بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# نورِ شریعت



۱۱۔ ماہ مبارک رجب الخیر

سنہ ۱۳۸۷

مصنفہ

عبد المصطفیٰ ناصر اہل السنّت

مولٰینا ابو المحامد حافظ قاری

نور محمد شیخوپوری

کڑیالوی باغانوالہ نمبر ۱۹

اچھرہ لاہور پاکستان

تعداد ۱۰۰۰

قیمت [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من یرد اللہ خیرا یفقہہ فی الدین ۔

اللہ تعالیٰ جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے

الحمدللہ کتاب بےنظیر گلدستۂ بےمثیل جامع ہر خیر و برکت
مصدرِ ہر فیض و رحمت مشتمل بر مسائلِ نماز مسمّٰی بہ

# نورِ شریعت

سنہ ۱۳۷۰ھ ۱۱ ماہ مبارک رجب الخیر

تالیف و تصنیف

خادم اہل السنت والجماعت فاضل حزب الاحناف جناب
مولینا مولوی مبلغ اسلام و واعظ خوش بیان ابو المحامد
حافظ قاری نور محمد صاحب دامت فیوضہم
سنی حنفی قادری کریالوی شیخوپوری

اچھرہ لاہور پاکستان

تعداد دو ہزار ۲

# فہرست

مندرجہ ذیل مقامات سے نورِ شریعت مل سکتی ہے

(۱) حضرتِ شیخ الکاملین و رئیس العارفین داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نوری کتب خانہ

(۲) حضرتِ قبلہ حاجی جان محمد صاحب رئیس اچھرہ لاہور۔

(۳) حضرت مولانا محمد عبد العزیز صاحب خطیب مزنگ لاہور۔

(۴) حضرت مولانا غلام الدین صاحب انجمن شیڈ لاہور۔

(۵) جناب حاجی غلام جیلانی صاحب نقشبندی مجددی جماعتی جماعت منزل ۲۶/۲۱ بیرون ٹکسالی دروازہ لاہور

(۶) حضرت سید اصغر علی شاہ صاحب ڈاکٹر اچھرہ لاہور

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

فاضل شاہ خوشنویس سالکوٹ

تصدیق۔ استاذ العلماء حضرت مولٰنا مولوی ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب امت برکاتہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ۝

محب و محترم مولٰنا مولوی ابوالمحامد حافظ قاری نور محمد صاحب امت برکاتہٗ کی کتاب نور شریعت کو میں نے بعض مقامات سے دیکھا مسائل نماز ہیں مطابق مذہب حنفیہ صحیح وصواب پایا۔ دعا کرتا ہوں کہ مولٰی عزوجل مصنف جلیل کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ اور ہر ایک اہل سنت کو اسکے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے اور اسکو اپنے مطالعہ میں رکھنے سے تاقیامت نفع کثیر پہونچائے اور مقبول ہر خاص وعام فرمائے (آمین) فقیر قادری ابوالفضل محمد سردار احمد لائل پور

تقریظ:۔ شیخ الحدیث حضرت مولٰنا مولوی ابوالبرکات سید احمد صاحب
لازالت اشجار علومہم مثمرۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

نحمدہٗ ونصلی علٰی حبیبہ الکریم ۝

فقیر نے کتاب مسمّٰی بہ نور شریعت مصنفہ اخی الاخص مولینا مولوی ابوالمحامد حافظ نور محمد صاحب زیدعلمہ فاضل حزب الاحناف شیخوپوری مختلف مقامات سے دیکھا مسائل نماز میں مطابق مذہب حنفیہ پر مشتمل پایا۔ عوام کے لئے ضروری مسائل زبانی یاد کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔ مولٰنا نے عوام کی خاطر نہایت سلیس اور آسان اردو میں کتاب مرتب فرماکر عوام الناس اور خصوصاً دیندار بچوں پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس کو ہر مسلمان اپنے مطالعہ میں رکھے۔ اور گھر میں پڑھ کر سنائے۔ مولٰی تعالٰی مولینا کی محنت قبول فرمائے اور کتاب کو مقبول ہر خاص وعام بنائے۔ فقط فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد عفی عنہ ناظم دارالعلوم حنفیہ مرکزی انجمن حزب الاحناف دہلی دروازہ محلہ چہل بیبیاں۔ ۱۳۷۰ھ
پاکستان لاہور

۷۸۶

طابع وناشر:۔ معاون وناصر اہل السنت مخدوم مربی الغربآء ومفیض الفقرآء حاج الحرمین الشریفین جناب حاجی غلام جیلانی صاحب نقشبندی مجددی جماعتی وارث برکاتھم رئیس جماعت منزل ۲۶۱ بیرون ٹکسالی دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

الحمد للہ الذی ارسل الینا رسولہ بالقراٰن ۝ وھدانا بہ الی عقائد الایمان ۝ واظھر ھذا الدین القویم علی سائر الادیان ۝ وافرض علینا خمس صلوٰت من لدن نزول القراٰن الی یوم المیزان ۝ والصلوٰۃ والسلام الاتمان فی کل حین وّاٰن ۝ علی سید الانس والجان ۝ الذی جعلہ اللہ مطلعا علی الغیوب فعلم ما یکون وما کان ۝ و علی اٰلہ واصحابہ وجمیع من تبعھم باحسان ۝ واجعلنا منھم یا رحمٰن یا منان ۝

اما بعد - فقیر درگاہ الٰہی سنی حنفی قادری کرٹیالوی شیخوپوری چک نمبر ۱۹ باغانوالہ **ابوالمحامد حافظ نور محمد** غفر اللہ لہ ولوالدیہ ۝ خادم اہل السنت والجماعت عرض کرتا ہے کہ زمانہ کی حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ سلطنت خداداد پاکستان کی مکمل استقامت و ترقی اسلام و عمل شرعی کرنے اور مسلمان بھائیوں کی سہولت کیلئے صحیح صحیح مسائل نماز جسکا نام **نور شریعت** رکھا گیا ہے - جو زمانہ موجودہ میں بالکل بے نظیر اور مسلمانوں کے لیے بہت ہی مفید ہے - باوجود سخت مجبوری توکلاً علی اللہ مقصد کو شروع کیا ہے جو حوالۂ قرآن مجید و حدیث شریف وغیرہ معتبر کتب فقہ ہدیہ ناظرین ہے - برادران اہل السنت والجماعت اس کتاب کو پڑھنے سے مسائل نماز آپ لوگوں کو بالتفصیل معلوم ہوں گے - کمترین کی اللہ جل مجدہ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم اور حضور محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے وسیلہ سے اس کتاب کو مقبول فرمائے - اور ہم کل مسلمانوں کو اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرماوے آمین فقیر

کے لئے خیر و عافیت دارین ایمان و مذہب اہل السنت والجماعت پر خاتمہ کی دعا فرما دیں۔
اللّٰھُمَّ رَبَّنَا ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ ۂ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ ۂ
بِالْخَیْرِ وَالْاِیْمَانِ ۂ وَاَمِتْنَا عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ ۂ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ ۂ
بِالْخَاتِمَۃِ عَلَی الْاِیْمَانِ ۂ وَارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَجْمَعِیْنَ ۂ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۂ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۂ

# تمہیدِ نماز کا بیان

## مسلمان بھین بھائیوں کو نماز پڑھنے کا حکم شرعی

فرمان رب العالمین۔
اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۂ پارۂ ۲۱ سورۃ روم رکوع ۶
نماز کو قایم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو (مشرکین پانچوقتہ فرض نمازوں اور اسلام کے بالکل منکر ہیں نہ نمازی) ۱۲
ارشاد ہوتا ہے: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ط
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بیشک اللہ صبر
کرنیوالوں کے ساتھ ہے۔ پارہ دوئم سورہ بقرۃ رکوع ۲

## ان آیات کریمہ کی تشریح حدیثوں سے

حضور علیہ السلام نے ایک روز نماز کا بیان فرمایا۔ فَقَالَ مَنْ
حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّبُرْھَانًا وَّنَجَاۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَّمْ
یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ تَکُنْ لَّہٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْھَانًا وَّلَا نَجَاۃً وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ
وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الشُّعَبِ ۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے نماز پر حافظت کی۔ اسے پڑھتا رہا

تو نماز اس کے لئے نور اور برہان ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن نجات پائیگا۔ اور جس نے اس کی محافظت نہ کی۔ اسے چھوڑ دیا۔ نہ اس کے لئے نور اور نہ برہان ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ہمراہ ہوگا۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ط جس نے (پانچوقتہ فرض) نماز کو فرض نہ جان کر چھوڑ دیا وہ کافر ہوگیا۔

## مسلمان بھین بھائیونکو نماز پڑھنیکا درس عبرت

اے بے نماز دل سے سیاہی کو دور کر
نیت باندھکر جب کھڑا ہو تو نماز کو
قیامت کے دن اول پوچھ ہوگی نماز کی
اسی حقیقے جہنم میں داخل ہونگے بے نماز
فرض و واجب اور سنت پر عمل کرتا ہو

فرض خدا ہے عبادت سے دل کو نور کر
دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھائے سجدہ حضور کر
عذاب جہنم ہوگا بے نماز کو نہ غرور کر
ہر حقبہ ہے ستر ہزار برس کو شعور کر
اصل ہدیہ مومن تو رسے نماز کو منظور کر

## مسلمانوں پانچوقتہ فرض نمازونکے ذریعہ سے اپنے بدنونکو پاک رکھیں

بے نماز غافلا دل دی سیاہی دور کر
بدن اپنے نوں پاک رکھ پڑھ پنجوقت نماز
جو آنا اب حرام چھڈ بندگی نوں نہ داغ لا

من کے حکم رحمان دا دل نوں نور نور کر
اللہ رسول نوں رکھ راضی سجدہ درج دربار کر
عمل اپنا صاف رکھ نور دا دیدار کر

## مسلمان بھین بھائیونکو پانچوقتہ نماز پڑھنے کی ترغیب

بے نماز بھائی جوڑی رب نال جوڑ
چھوڑ غفلت بیبا مکھ کعبے نوں موڑ

پنج فرض نمازاں
رکھ اللہ نوں راضی
ہو جانیگی بپاری
عمر غفلت وچ جاوے
بن کے مسلم بھائی
کیتی دنیا پیاری
قیامت آنی ضرور
بانگا بانگ الاوے
نام مسلم سداویں
مومن رب دا بردا
مرکر سب ڈرجاناں
اکھاں سوہنیاں ویراں

رب دیندا آوازاں
جہڑا کل دا قاضی
شیطان کیوں مت ماری
قبر نت بلاوے
عمر سگی گنوائی
چھڈی اللہ دی یاری
چھڈ فخر غرور
وال مسجد الاوے
مسجد دل نہ آویں
قدم مسجد وَل دھردا
دیراں ہتھیں دفناناں
جاناں وانگ فقیراں
نور عمر ضایاں کردا
یاد مولا نوں کردا

پڑھ نال نیازاں
رہو رضا اپر راضی
لالائے اللہ نال یاری
تینوں شرم نہ آوے
بدیاں لاج لگائی
ہو گئے پکے شرابی
آکھے نور ظہور
ایہو رب نوں بھاوے
ٹھگ ایتھوں سداویں
منکر دوروں ڈردا
ہیٹھ مٹی دباناں
لاکے کفن دیاں لیراں
حق دسنوں نہ ڈردا
اس نوں مولا دی لوڑ

ربدا حکم نہ چھوڑ
مرضی مولا دی لوڑ
کل بدیاں چھوڑ
بلیٹھوں بیڑی نوں بوڑ
کیتا حق دا جوڑ
بن گئے ضدی کروڑ
دامن شرعدا نہ چھوڑ
تیرے عملاں دی توڑ
چھڈ ایہ اجوڑ
بیٹھا بیڑی نوں بوڑ
خالی قبراں دے روڑ
وسا قبراں دا لوڑ

## مسلمان بہین بھائیوں کو سمجھوتہ شرعی

غافل نہ رہنا اے میری بہینوں نماز سے
اس سے ناراض ہوں نہ کیوں اللہ اور رسول
بہینو قضا نہ کرنا ہرگز نماز کو
محشر میں کام آوے گی تمہارے یہ نماز
وقتِ نماز چھوڑ دو سب کام کاج تم
کیوں دل چراتی پھرتی ہو حکمِ رسول سے

ہوتی ہیں ساری مشکلیں آسان نماز سے
رتبہ نہیں جو واسطے انسان نماز سے
اعضا تمہارے ہوں گے درخشاں نماز سے
پاؤ گی تم مرتبہ اعلیٰ نماز سے
ہوویگا تازہ تمہارا ایمان نماز سے
ہوتا نہیں ہے بہینو نقصان نماز سے

نیا ہی ظہور آ کے دکھایا نماز نے | حاصل کیے ہیں ہزاروں فیضان نماز سے

## مسلمان ماؤں بہنوں کو صحیح تسلّی

جنت دلادے گی اے بیبیو نماز
مرنے کے بعد قبر میں تنہا نہ ہو گی تم
جب خدا کے فضل سے جنت میں جاؤ گی تم
اُٹھی روزِ حشر کا کیوں فکر کرتی ہو تم

اللہ سے ملاوے گی اے بیبیو نماز
ہمدرد بنکے آوے گی اے بیبیو نماز
تاج سر پہنادے گی اے بیبیو نماز
پنکھا تمہیں ہلادے گی اے بیبیو نماز

## ایمان کا بیان

مولا کریم فرماتا ہے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ قف وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ؕ۔ ایمان لایا رسول اس پر جو اتارا گیا اس پر اس کے رب کی طرف سے۔ اور ایمان والے سب نے مانا۔ اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم نہیں فرق کرتے اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں اور عرض کی ہم نے سنا اور ہم نے مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیرے ہی طرف پھر نا ہے ؕ پارہ ۳ سورۃ البقرہ رکوع ۸

## ایمان کے پانچ اصولوں کو یاد رکھیں

(۱) اللہ پر ایمان لانا یہ اس طرح پر تصدیق و اعتقاد کرے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک و نظیر نہیں اس کے تمام ناموں اور صفتوں پر ایمان لائے کہ وہ حق ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ (۲) فرشتوں پر ایمان لانا یہ اس طرح پر یقین کرے کہ وہ موجود ہیں معصوم ہیں پاک ہیں اللہ کے اور

رسولوں کے درمیان واسطہ ہیں ان تک احکام الٰہی پہونچانے کے لئے۔ (۳) جو اللہ تعالےٰ نے کتابیں اپنے رسولوں پر اتاریں وہ حق ہیں۔ قرآن مجید بدل نہیں سکتا محفوظ ہے۔ (۴) کل رسولوں پر ایمان لانا یہ اس طرح پر اپنا عقیدہ ایمانی قائم کرے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ گناہوں سے پاک ہیں معصوم ہیں تمام مخلوق سے افضل ہیں وحی کے امین ہیں اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں۔ اس نے اپنے بندوں کی طرف ہدایت کے لئے بھیجا۔ (۵) یقیناً نقشہ قیامت کا قائم ہوگا کہ دن قیامت کے مرنے کے بعد زندہ اٹھنے پر ایمان لانا یہ اس طرح پر ہے کہ ہر ایک کلمہ گو اہل السنت والجماعت یہ عقیدہ رکھے کہ بحکم الٰہی قبروں سے اٹھنے کے بعد ہماری زندگی دائمی ہوگی۔

**تنبیہ ضروری** ہر ایک ایمان دار اہل السنت والجماعت پر فرض ہے کہ وہ اپنے ایمان و عقائد شرعیہ کو اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام و اولیاء عظام کی توہین و گستاخی و بے ادبی کرنے سے محفوظ رکھے کیونکہ ان کی بے ادبی و گستاخی اور توہین کرنے سے انسان کے دین و ایمان اور دنیا و آخرت کی دولت تباہ ہوجاتی ہے۔ **اشعار۔**

بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگاہ ڈھوئی — لے منزل مقصود نہ پہونچا باجھ ادب دے کوئی
نبیاں ولیاں دی کرن بے ادبی رنگ شیطاں اندر رکھدے — واجب القتل اے یہ بدمذہب درج بے ادبی مردے
مسلمانوں کہیں شیطان کے پھندے میں نہ آجانا — بچانا اپنے ایماں کو کہیں دھوکا نہ کھا جانا
یہی مقصد یہی عظمت یہی گلزار جنت ہے — چلے آؤ مسلمانوں یہی دربار محمد ہے
کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں کیا ہے لوح و قلم تیرے ہیں
حب مصطفےٰ اے دل جسے حاصل نہیں — لاکھ مومن ہو ولیکن ایمان میں کامل نہیں
نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا اور زکوٰۃ اچھی — مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جبتک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی عزت پر — خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

**ایمان مفصل**

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور دن

الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

قیامت پر اور اندازہ نیکی اور بدی پر کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ اٹھنے پر۔

**ایمان مجمل**

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسے کہ وہ ہے ساتھ اپنے ناموں کے اور اپنی صفتوں کے اور میں نے

جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌۢ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌۢ بِالْقَلْبِ ؕ

قبول کیا اس کے تمام حکموں کو اقرار کرکے زبان سے اور تصدیق کر کے دل سے۔

**پہلا کلمہ طیبہ**

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔

**دوسرا کلمہ شہادت**

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

نہیں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ بیشک حضور محمد مصطفےٰ علیہ السلام اس کے بندے اور رسول ہیں۔

**تیسرا کلمہ تمجید**

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

پاک ہے اللہ اور سب خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ

اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

سب سے بڑا ہے اور اللہ بڑے بزرگ کی مدد کے سوا نہ ہم گناہ سے بچ سکتے ہیں۔ نہ ہم نیکی کر سکتے ہیں

**چوتھا کلمہ توحید**

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہی ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

اور اسی کی تعریف ہے۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے نہیں مریگا کبھی بھی۔ مالک ہے بزرگی اور بخشش کا۔

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

اس کے ہاتھ میں نیکی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

**پانچواں کلمہ استغفار**

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْۢبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ

میں اللہ سے تمام گناہوں سے معافی مانگتا ہوں کہ میرا رب ہے تمام گناہوں سے جو میں نے قصداً کیا

خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِىْ اَعْلَمُ وَمِنَ

بھول کر چھپ کر یا کھلم کھلا اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو میں جانتا ہوں اور اس گناہ

الذَّنْبِ الَّذِىْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ط وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ ط

سے جو میں نہیں جانتا۔ بیشک توہی جاننے والا ہے غیبوں کا اور چھپانے والا ہے عیبوں کا۔

وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ ٥

اور بخشنے والا ہے گناہوں کا۔ اور نہ ہم گناہ سے بچ سکتے ہیں اور نہ ہم نیکی کرسکتے ہیں مگر اللہ بڑے بندگی کی رو سے

## چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا

یا اللہ بیشک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شریک کروں تیرا کسی کو

وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ

اور میں جانتا ہوں اسکو اور معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس بات سے کہ میں نہیں جانتا توبہ کرتا ہوں اس سے اور میں بیزار ہوں

الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ

کفر سے اور شرک اور جھوٹ اور غیبت اور بدعت اور چغلی اور گالیوں

وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِىْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ

اور تہمت لگانے سے اور سب گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں ایمان لایا اور میں کہتا ہوں نہیں کوئی

اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ٥

معبود مگر اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں اللہ کے۔

# طہارت کا بیان

نماز کے لئے طہارت کا ہونا لازمی ہے۔ بلا طہارت نماز نہیں ہوتی بلا طہارت جان بوجھ کر نماز پڑھنے کو علماء شرعاً کفر لکھتے ہیں کیونکہ اس بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی توہین کی حضور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ طہارت نصف ایمان ہے۔ طہارت دو قسم کی ہے طہارت وضو صغریٰ طہارت غسل کبریٰ جن چیزوں سے وضو فرض ہوتا ہے ان چیزوں کو حدث صغریٰ

اور جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے ان کو حدثِ اکبر کہتے ہیں۔ ان امور کے متعلقات کا مختصر ذکر کیا جائیگا

## تنبیہ ضروری شرعی

کچھ ایسے مصطلحات جن کے سمجھنے کی نمازی کو اشد ضرورت رہتی ہے۔ اس جگہ ذکر کئے جاتے ہیں۔

## مثلاً فرض اعتقادی کی تعریف

وہ حکم ہے جو بلا اختلاف دلیل قطعی سے ثابت ہو کہ اس میں قطعاً کوئی شبہ نہ ہو۔ اس کا منکر ائمۂ اہل السنت والجماعت کے نزدیک مطلقاً کافر ہے مثلاً نماز کی فرضیت کہ اس کا منکر بالاتفاق وبالاجماع کافر ہے۔

## فرض عملی کی تعریف

وہ حکم ہے جو دلیل قطعی سے ثابت نہ ہو۔ مگر اجتہاداً اور شرعاً ثبوت اس کا ضروری ہے جس کے کئے بغیر مجتہد کے نزدیک عبادت قبول نہیں ہوتی۔ مثلاً چوتھائی سر کا مسح اجتہادی فرض ہے۔ نہ کرنے سے وضو نہ ہوگا انکار کرنے سے کفر لازم نہیں آتا۔ مگر فسق وگمراہی ہے۔

## واجب اعتقادی کی تعریف

وہ حکم ہے۔ جو دلیل ظنی سے عبادت میں اس کی ضرورت عقیدۃً ثابت ہو منکر پر کفر نہیں مگر گناہ لازم آتا ہے۔ جیسے دعائے قنوت۔

## واجب عملی کی تعریف

وہ حکم ہے جو دلیل ظنی سے عبادت میں اس کی ضرورت عملاً ثابت ہو۔ مثلاً دعا قنوت کو شرعاً واجب سمجھنا واجب اعتقادی ہے۔ اور اس کو وتروں کی تیسری رکعت میں پڑھنا واجب عملی ہے۔ نہ پڑھنے سے نماز میں نقصان آتا ہے۔ جو سجدہ سہو ادا کرنے سے پورا ہو جاتا ہے۔ واجب کا ایک مرتبہ چھوڑنا گناہ صغیرہ اور بہت مرتبہ چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔

## سُنّت مؤکدہ کی تعریف

وہ عبادت ہے کہ جس پر حضور محمد مصطفٰے علیہ السّلام نے ہمیشگی فرمائی ہو۔ کبھی ایک دو مرتبہ چھوڑ بھی دیا ہو۔ اس کے کرنے کی تاکید فرمادی ہو۔ اس کا چھوڑنا گناہ کرنا ثواب اور چھوڑنے کی عادت سے مستحق عذاب ہو مثلاً نماز صبح کی دو سنّت۔ نماز ظہر کی چھ سنّت۔ نماز شام کی دو سنّت۔ نماز عشاء کی دو سُنّت۔

### سُنّتِ غیر مؤکّدہ کی تعریف

وہ عبادت ہے کہ جس کا چھوڑنا اچھا نہ ہو حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس کے کرنے پر ہمیشگی فرمائی ہو یا نہ۔ کرنا اسکا کرنا باعثِ ثواب، نہ کرنا مستحقِ عذاب نہیں۔ مثلاً نمازِ عصر کی چار سنّت، نمازِ عشاء کی چار سنّت۔

### مُستحب کی تعریف

کہ جس کا کرنا شرعاً اچھا ہو۔ سیّد الکونین محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا نے اس کو کیا ہو یا کرنے کی ترغیب فرمادی ہو۔ یا محقق علماء نے اس کو اچھا سمجھا ہو۔ اس کا کرنا باعثِ ثواب۔ نہ کرنے سے مطلقاً کچھ نہیں جیسے سر کا مسح۔

### مُباح کی تعریف

جس کے کرنے سے ثواب نہیں نہ کرنے سے عذاب نہیں مثلاً نماز میں بلا منہ پھیرے دونوں انکھوں کے گوشوں سے دیکھنا۔

### حرام قطعی کی تعریف

جس کا حرام ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہو۔ وہ فرضِ قطعی کا مقابل ہوتا ہے۔ اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنا گناہ کبیرہ اور بچنا فرض و ثواب ہے۔ مثلاً نماز میں بات کرنا۔

### مکرُوہ تحریمی کی تعریف

جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو وہ واجب کا مقابل ہوتا ہے۔ اس کے کرنے سے عبادت میں نقصان لازم آتا ہے اگرچہ اس کا کرنا حرام سے کم رتبہ ہے۔ بہت مرتبہ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ مثلاً نماز میں کندھوں پر کپڑا لٹکانا

### اِسَاءت کی تعریف

جس کا کرنا گناہ اور کرنیکی عادت پر مستحق عذاب ہو۔ یہ سنّت مؤکّدہ کا مقابل ہے جیسے نماز کے آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درُود شریف نہ پڑھنا۔

### مکرُوہ تنزیہی کی تعریف

جس کا کرنا شرعاً ممنوع ہو۔ اس کے کرنے سے عذاب الٰہی ہو جو سنّت غیر مؤکّدہ کا مقابل ہے مثلاً ایسے میلے کپڑوں سے نماز پڑھنا جو عام مجمع میں پہن کر نہ جاتا ہو۔

### خلافِ اولیٰ کی تعریف

وہ عمل ہے جس کا کرنا اچھا نہ تھا۔ اگر کر لیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ جیسے صرف ٹوپی یا صرف عمامہ سے نماز پڑھنا خلافِ اولیٰ ہے

ٹوپی اور عمامہ دونوں سے پڑھنا افضل و اَولیٰ ہے۔

**اَلاِقْتِبَاسُ مِنْ هٰذِهِ الْكُتُبُ** مثلاً قرآن مجید بخاری مُسلم، ترمذی، دُرِّ مختار، رُدُّالمحتار، آیہ، شرح وقایہ، عالمگیری، فتاوٰی رضویہ، طحاوی طحطاوی مشکوٰۃ، قدوری، کنز الدقائق، بہارِ شریعت نورالایضاح، مالابُدَّمنہ، معانی شرح کیدانی منیہ جوہرہ وغیرہ۔

# وُضُو کا بیان

ارشادِ الٰہی:۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ
اے ایمان والو! جب ارادہ کرو نماز پڑھنے کا (تمہارا وضو نہ ہو) تو دھوؤ اپنے منہوں کو
وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ پارہ ۶
اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں کا اور دھوؤ اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک۔
۶، سورۃ المائدۃ، رکوع پہلا۔

**وضو میں چار فرض ہیں** (۱) منہ کو دھونا شروع پیشانی کے بال اُگنے کی انتہا سے ٹھوڑی کے نیچے تک لمبائی میں اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک منہ ہے اس حد کے اندر چہرے کے ہر حصہ کو خوب مل کر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے **تنبیہ اسلامی** داڑھی کے بال اتنے گنجان ہوں کہ بالوں کی جڑوں اور چہرے تک پانی نہیں پہنچتا۔ تو ایسی داڑھی پر مسح فرض ہے (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا اگر ہاتھوں کا زیور اتنا تنگ ہو کہ نیچے پانی نہیں پہنچتا۔ تو انکو ہلا کر خوب مل کر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا تازہ پانی سے سر کے بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اگر ہوں تو خاص بالوں کی چوتھائی کا ایک مرتبہ مسح فرض ہے (۴) پاؤں کا دھونا۔ اگر کڑے اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہیں پہنچتا تو ان کو ہلا کر خوب مل کر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے

# وضو کی سنتوں کا بیان

## وضو کی گیارہ سنتیں ہیں

(۱) نیت دل سے وضو کرنا۔ (۲) بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا گویا اپنا سارا بدن پاک کر لیا۔ (۳) دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک خوب مل کر تین تین مرتبہ دھونا۔ (۴) مسواک کرنا۔ مسواک پیلو یا زیتون یا کڑوی لکڑی وغیرہ کی سیدھی بے گرہ اور چھوٹی انگلی کے برابر ایک بالشت لمبی ہو اتنی موٹی نہ ہو کہ جس کا استعمال دشوار ہو

## مسواک کرنے کا طریقہ مسنون

مسواک کو اوّل تین مرتبہ پانی سے تر کرکے داہنے ہاتھ سے پکڑے نرم انگلی مسواک کے نیچے درمیان کی تین انگلیں اوپر انگوٹھا نیچے ہو۔ پہلے داہنی طرف اوپر کے دانت پھر بائیں طرف اوپر کے دانت پھر داہنی طرف نیچے کے دانت پھر بائیں طرف نیچے کے دانت پر خوب ملے مسواک تین مرتبہ دائیں بائیں نیچے اوپر دانتوں کی چوڑان پر استعمال کرے مسواک کو ہر مرتبہ دھو لیا جائے -

## مسواک کرنے میں شرعاً ان چیزوں کی ممانعت ہے

مسواک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان سوار ہوتا ہے جار انگلیوں کے ساتھ پکڑنے سے بواسیر پیدا ہوتی ہے دانتوں کی لمبائی میں پیٹ کے بل کرنے سے تلی بڑھتی ہے مسواک کو چوسنے سے اندھا ہو جاتا ہے بعد فارغ ہونے کے بلا دھوئے رکھنے سے شیطان استعمال کرتا ہے لٹا کر رکھنے سے دیوانگی پیدا ہوتی ہے مسواک کرنے وقت میں تھوک نگلنے سے جذام و برص کی بیماری لگتی ہے بعد میں چوسنے سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے

## وضو مسواک کرکے نماز پڑھنے میں بہت فائدے ہیں

جو وضو کے ساتھ مسواک کرکے نماز پڑھی جاتی ہے وہ ستر درجہ افضل ہے اس نماز پر جو وضو بے مسواک کے ساتھ پڑھی جائے۔ نمازی وضو کرکے جب نماز کو کھڑا ہوتا ہے۔ ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قرأت سنتا ہے۔ اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے مسواک کرنے سے رحمت الٰہی برستی ہے۔ اور قبر بہت وسیع ہوتی ہے۔ بدن میں چستی آجاتی ہے منہ کی بدبو اور بلغم دور ہوتی ہے۔ دانت چمکدار اور قوی ہوتے ہیں سر کی رگوں کو آرام آتا ہے

اور درد دور ہوتا ہے۔ گوشت کھاتے وقت نرم اور کھانا جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ مسواک مسواک کرنے والے کو نبیوں کے طریقے پر چلاتی ہے۔ قرآن کریم پڑھنے والے کے منہ میں صفائی اور خوشبو پیدا ہوتی اور گفتگو میں لطف آتا ہے۔ بلا ناغہ مسواک کرنے سے موت کے سوا تمام مرضوں کے لئے شفا ہے۔ وضو مسواک کر کے نماز پڑھنے والے کو مرتے وقت کلمہ نصیب ہوگا۔ افیون کھانیوالے کو مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہوگا۔ (۵) ہر ایک عضو کو پے در پے دھونا کہ ایک خشک نہ ہونے پائے دوسرا دھولیا جائے۔ (۶) پانی کے تین چلو سے تین مرتبہ کلی کرنا۔ (۷) ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالنا۔ (۸) سر اور کانوں کا مسح کرنا۔ یہ اس طرح پر ہے کہ انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے سوا ہاتھ کی تین انگلیوں کا سرا دوسرے ہاتھ کی تین انگلیوں کے سرے سے ملائے۔ پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گدی تک اس طرح لے جائے کہ دونوں ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ پھر ہتھیلیوں کے ساتھ مسح کرتا ہوا واپس لائے اور کلمے کی انگلی کے پیٹ سے کان کے پیٹ کا مسح کرے اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی پیٹھ کا مسح کرے۔ پھر داہنے ہاتھ کی انگلیوں کی پیٹھ سے داہنی طرف کی گردن کا مسح کرے۔ پھر بائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پیٹھ سے بائیں طرف کی گردن کا مسح کرے (۹) دونوں ہاتھ کی پیٹھ سے گلے پر حلقوم کے نیچے سے ٹھوڑی کی طرف انگلیاں ڈال کر داڑھی کا خلال کرے (۱۰) دونوں ہاتھوں کا خلال کرنا۔ یہ اس طرح پر ہے کہ پہلے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں پیٹھ کی طرف سے ڈال کر خلال کرے۔ پھر بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں پیٹھ کی طرف سے ڈال کر خلال کرے۔ (۱۱) دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ یہ اس طرح پر ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے انگوٹھے پر ختم کرے۔ پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی انگلی پر ختم کرے

## مستحبات وضو

**وضو کے ۲۸ مستحب ہیں**

(۱) وضو کے لئے مٹی کا برتن یا پیتل کا آفتابہ ہو۔ یا تلبے کا لوٹا اگر قلعی دار افضل ہے۔ اس میں پانی ڈال کر پھر کعبہ کی

طرف منہ کر کے بلند جگہ بیٹھے۔ (۲) داہنی طرف سے وضو شروع کرنا (۳) وضو میں درود شریف یا کلمہ شہادت پڑھنا۔ (۴) وضو کا پانی پاک جگہ گرانا۔ (۵) ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا۔ (۶) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۷)۔ داہنے ہاتھ سے پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو مل کر دھوئیں اور یہ دعا پڑھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّ

شروع کرتا ہوں اللہ بزرگ کے نام سے اور اللہ کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں اسلام حق ہے اور

اَلْكُفْرُ بَاطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَّالْكُفْرُ ظُلْمَةٌ نَوَيْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ لِرَفْعِ

کفر باطل ہے اسلام نور ہے اور کفر اندھیرا ہے میں نیت کرتا ہوں کہ وضو کروں ناپاکی کو

الْحَدَثِ

دور کرنے کیلئے۔

**ضروری تنبیہ مفید** انگوٹھی کو پھیرنا مستحب ہے جبکہ ڈھیلی ہو۔ کہ پانی کا پہنچنا معلوم ہو۔ ورنہ پھیرنا فرض ہے۔ (۸) داہنے ہاتھ سے منہ میں پانی ڈال کر کلی کریں۔ یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ كَاْسًا لَّا اَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا

یا اللہ پلا مجھے اپنے پیارے نبی علیہ السلام کے حوض سے ایسا جام کہ پھر میں بعد اس کے کبھی پیاسا نہ رہوں

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

یا الٰہی تیری مدد فرما قرآن شریف کی تلاوت پر اور اپنے ذکر پر اور اپنے شکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر

(۹) ناک میں دائیں ہاتھ سے پانی ڈالیں بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے صاف کریں۔ یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ

یا الٰہی مجھے جنت کی خوشبو سونگھا اور مجھے دوزخ کی بدبو سے محفوظ رکھ۔

(۱۰) منہ کو دھوئیں تو یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّلَا تُسَوِّدْ وَجْهِيْ يَوْمَ

اے اللہ سفید کر میرا منہ جس دن سفید ہونگے کچھ منہ اور میرا منہ کالا نہ کر جس دن

تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ کالے ہونگے کچھ منہ۔

(۱۱) داہنے ہاتھ کو کہنی تک دھوئیں تو یہ دعا پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۝

یا اللہ عطا فرما مجھے نامۂ اعمال میرا میرے داہنے ہاتھ میں اور حساب میرا آسان فرما۔

(۱۲) بائیں ہاتھ کو کہنی تک دھوئیں تو یہ دعا پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ ۝

یا اللہ نہ دینا مجھے نامۂ اعمال میرا میرے بائیں ہاتھ میں اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے۔

(۱۳) سر کا مسح کریں تو یہ دعا پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَى النَّارِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ

یا الٰہی حرام فرما میرے بال اور میری کھال آگ پر۔ یا الٰہی مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ

عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ۔

جس دن تیرے سایۂ عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہو۔

(۱۴) کانوں کا مسح کریں تو کلمہ کی انگلیاں کانوں میں داخل کریں اور یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۝

یارب! کر مجھے ان لوگوں میں سے جو سنتے ہیں بات کو تو اچھی بات کا اتباع کرتے ہیں

(۱۵) پھر تازہ پانی لیکر دونوں ہاتھوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کریں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ۝

یارب العالمین! میری گردن کو آزاد فرما آگ سے۔

(۱۶) داہنے پاؤں کو دھوئیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَى الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ ۝

یا الٰہی ثابت رکھ میرا قدم پلصراط پر جس دن پھسلیں گے قدم۔

(۱۷) بائیں پاؤں کو دھوئیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ ۝

یا اللہ! معاف فرما گناہ میرے اور قبول فرما کوشش میری اور تجارت میری ہلاک نہ ہو۔

(۱۸) وضو کرنے میں بلا ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔ (۱۹) وضو کیلئے دوسرے وقت پر پانی بھر کر رکھ چھوڑنا (۲۰) وضو کیلئے پانی اپنے ہاتھ سے بھرنا۔ (۲۱) معذور نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کرنا (۲۲) وضو کرتے وقت کپڑوں کو ٹپکنے قطروں سے محفوظ رکھنا (۲۳) اطمینان سے وضو کرنا (۲۴) وضو کے بعد ہر عضو کو اتنا صاف کرنا کہ پانی کی بوندیں کپڑوں پر نہ ٹپکیں خصوصاً جب مسجد میں جانا ہو تو قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہ تحریمی ہے (۲۵) وضو کرتے وقت ہاتھوں کو نہ جھٹکے کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے۔

(۲۶) وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ دعا پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ

اے اللہ کر دے مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور کر دے مجھے پاک رہنے والوں میں سے اور کر دے مجھے

مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

اپنے نیک بندوں میں سے جنہیں کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں (۲۷)

(۲۷) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر شفاءِ امراض کیلئے تین گھونٹ پئیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اشْفِنِيْ بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ وَاعْصِمْنِيْ مِنَ

یا اللہ مجھے تندرستی عطا فرما اپنی شفا سے اور میرا علاج فرما اپنی دوا سے اور مجھے محفوظ رکھ دنیا کی دہشتوں

الْاَهْوَالِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ ۝

سے اور مرضوں سے اور دردوں سے۔

(۲۸) پھر آسمان کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھیں۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ

پاک ہے تو یا اللہ اور میں تیری تعریف کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو میں تجھ سے معافی چاہتا

وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۝

ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں

پھر سورۃ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ اخیر تک پڑھے اور پھر درود شریف کہیں اپنے سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر آیۃ الکرسی خالدون تک پڑھے۔

ایک قاعدہ کلیہ یاد رکھیں

اگر مسجد میں وضو کرے تو ہو سکے تو دو رکعت تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد پڑھے اگر جنگل یا گھر یا کھیت وغیرہ میں

کرے تو صرف دو رکعت تحیۃ الوضو ہی پڑھے مگر صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اور نماز عصر پڑھنے کے بعد غروبِ آفتاب تک تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد اور نوافل نہ پڑھے کیونکہ ان وقتوں میں نوافل مکروہ ہیں مگر قضا نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ (کتبِ فقہ)۔

## مکروہاتِ وضو

**وضو کے ۱۸ مکروہ ہیں**

(۱) وضو کے لئے پلید جگہ بیٹھنا۔ (۲) وضو کا پانی پلید جگہ گرانا (۳) پانی میں رینٹھ یا کھنگار یا تھوک وغیرہ ڈالنا (۴) عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا (۵) مسجد کے اندر وضو کرنا (۶) قبلہ کی طرف ناک جھاڑنا یا تھوکنا یا کلی کا پانی یا کھنگار پھینکنا (۷) وضو کے قطروں کا لوٹے وغیرہ برتن میں گرانا (۸) وضو میں بلا ضرورت دنیا کی باتیں کرنا (۹) وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا (۱۰) وضو میں اتنا تھوڑا پانی خرچ کرنا کہ جس سے سنّت ادا نہ ہو سکے (۱۱) منہ پر زور سے پانی مارنا یا منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا (۱۲) گلے کا مسح کرنا (۱۳) بلا عذر بائیں ہاتھ سے کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ (۱۴) بلا عذر دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۵) مسجد کے لوٹوں میں سے اپنے لئے کوئی لوٹا مخصوص کر لینا (۱۶) تازہ تین پانیوں سے تین مرتبہ مسح کرنا (۱۷) جس کپڑا سے استنجا کی جگہ کو خشک کیا گیا ہو اس سے اعضاء وضو خشک کرنا (۱۸) وضو کے وقت آنکھوں اور ہونٹوں کو بند کرنا۔ اگر تھوڑا سا حصہ بھی خشک رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔

## مُفسداتِ وضو

**وضو کو توڑنے والی ۲۰ چیزیں ہیں**

پیشاب^۱ پاخانہ^۲، ودی^۳، مذی^۴، منی^۵، کیڑا^۶، پتھری^۷، مرد یا عورت دونوں کے اگلے یا پچھلے راستے سے نکلیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مرد یا عورت کے پچھلے راستے سے ہوا^۸ خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مرد و عورت کے بدن سے خون^۹ یا پیپ^۱۰ یا زرد پانی^۱۱ نکل کر ایسی جگہ پہنچا جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے وضو ٹوٹ گیا منہ سے خون^۱۲ نکلا اگر خون تھوک پر

غالب ہے۔ وضو ٹوٹ گیا منہ بھر[17] کے، کھانے یا پانی یا صفرا کی قے سے کی، وضو ٹوٹ گیا۔ بیہوشی[12]، جنون[13]، غشی[14]، اتنا نشہ[15] کہ چلنے میں پاؤں نہیں جمتے وضو ٹوٹ گیا۔ مباشرتِ فاحشہ[18] مرد، عورت یا دو عورتیں یا دو مرد اپنی شرمگاہوں کو ننگی حالت میں ملائیں بشرطیکہ درمیان کوئی پردہ نہ ہو، وضو ٹوٹ گیا قہقہہ[19]، رکوع سجود والی نماز میں کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیٹ کر یا کسی چیز کا سہارا لے کر سونے[20] سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

**اِقتبستُ مِن ھٰذہِ الکتُب:۔** مثلاً قرآن مجید، مسلم، بخاری، مشکوٰۃ، ہدایہ، شرح وقایہ، مراقی الفلاح اور درِ مختار، عالمگیری، ردّ المحتار، فتاوٰے رضویہ، کنز الدقائق۔ وظائف اشرفی، بہار شریعت، قدوری، نور الایضاح بہشتی جوہرہ، طحطاوی، فتاوٰے قاضی خان، مُنیہ وغیرہ۔

# بیتُ الخلا کا بیان

ربّ العلمین فرماتا ہے: فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ ﴿ پارہ ۱۱ سورہ توبہ، رکوع ۱

اس (مسجد قبا شریف) میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں پاک ہونے کو۔ اور اللہ پسند کرتا ہے پاک ہونے والوں کو

**بیتُ الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:۔**

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے یا اللہ بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث شیطانوں اور خبیث شیطانیوں سے

**بیتُ الخلا میں بیٹھنے کا طریقہ** بیت الخلا میں پہلے بایاں پھر دایاں پاؤں رکھے۔ دونوں پاؤں کو کشادہ کرکے بیٹھے۔ جبتک بیٹھنے کے قریب نہ ہو۔ اپنے بدن سے کپڑا نہ ہٹائے نہ حاجت سے زیادہ بدن کو کھولے۔ نہ داہنے ہاتھ سے اپنے آلۂ مخصوص کو پکڑے نہ ڈھیلا کرے۔ نہ ادھر ادھر دھیان کرے نہ نجاست کو دیکھے۔

پیشاب، پاخانہ کو دور پردہ کی جگہ میں جائے مثلاً عام بیت الخلا جو گھروں بازاروں میں بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان میں یا جنگل وغیرہ

## پیشاب پاخانہ پھرنا ان مقامات میں شرعاً ممنوع ہے

مثلاً کنواں حوض، تالاب، چشمہ، ندی، گھاٹ پانی کے اندر بہتا ہو یا نہ، پکے ہوئے فصلوں یا مویشیوں کا چارہ یا چارہ کے کھیت میں، درختوں کے نیچے یا جس جگہ لوگ بیٹھتے اٹھتے ہوں، استنجا گاہ، غسلخانہ، مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں، قبرستان، چورستہ اور راستہ میں، سوراخ میں، کشتیوں کی جگہ، تنور، بھٹی اور چولہا میں، سخت زمین پر کہ چھینٹیں اڑ کر بدن پر نہ پڑیں۔ خود نیچی جگہ بیٹھنا پیشاب کی دھار اونچی جگہ گرنا شرعاً تنبیہ لازمی۔ پیشاب پاخانہ کرتے وقت اپنے بدن کو پیشاب کی چھینٹوں اور نجاست سے بچانا لازمی ہے۔ کیونکہ عام عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے۔ لیٹ کر کھڑے ہو کر، یا کسی کے سامنے ننگے ہو کر پیشاب پاخانہ کرنا خلاف تہذیب بلکہ ممنوع ہے۔ سوراخ میں پیشاب کرنے سے مرض ادھرنگ اور پاخانہ دیر تک بیٹھنے سے بواسیر پیدا ہونے کا شدید خطرہ ہے۔

## پیشاب پاخانہ کریں تو ان چیزوں کا ادب ملحوظ رہے

مثلاً قبلہ کی طرف نہ منہ نہ پیٹھ۔ چاند، سورج، آسمان کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ بلکہ شرم سے سر جھکا رہے۔ اگر بھول کر ان کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھ بھی گیا تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے۔ علاوہ اس کے امور دینی میں غور نہ کرے کہ رحمت الٰہی سے باعث محرومی ہے۔ بیت الخلا میں کھلا تعویذ یا جس پر کوئی آیت قرآن مجید یا کوئی دعا یا خدا اور رسول یا بزرگ کا نام لکھا ہو یا وہ انگوٹھی کہ جس میں اللہ یا رسول یا قرآن مجید یا کوئی نام شرعی کھدا ہو۔ ساتھ لے جانا ممنوع ہے بلکہ مطلقاً کلام نہ کرے مثلاً السلام علیکم یا قرآن مجید یا چھینک مارنے والے کا الحمد للہ پڑھنے کے بعد یرحمک اللہ سے جواب دینا ممنوع ہے کیونکہ وہ محافظ انسان کے ساتھ رہتے ہیں، وہ پیشاب پاخانہ کرتے وقت علیحدہ پردہ کر لیتے ہیں پھر آدمی کی کلام سننے کی انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ آدمی کو ننگا دیکھ کر انہیں نفرت آتی ہے

## عام تنبیہ عادی

امردوں، عورتوں

بچوں کی عادت ہے کہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت ناجائز باتیں کرتے ہیں یہ ناجائز وحرام بلکہ خلافِ تہذیب ہے۔

## تنبیہ ضروری شرعاً کن کو السلام علیکم کہنا ممنوع اور کن پر السلام علیکم کا جواب دینا واجب وضروری نہیں

مثلاً جب دو حافظ باہم دور کرتے ہوں یا جو شخص قرآنِ مجید اور تفسیر و حدیث اور فقہ وخطبہ پڑھتے ہوں۔ وعظ خیر و برکت اور قیام تعظیمی ومناظرہ کرتے اور فتویٰ لکھتے ہوں۔ مؤذن اذان و مکبر تکبیر اور نمازی نماز پڑھتا اور قاضی فیصلہ دیتا ہو۔ اور جو دعا و ذکر میں مشغول ہوں۔ اجنبی جوان عورتوں، اور جو جوان عورتوں کو دیکھتے ہوں۔ اور جو جوا کھیلتے۔ وڑا سٹہ، شطرنج۔ کبوتر اڑاتے بٹیر، بٹیر لڑانے اور تاش۔ پاشا۔ چوپڑ۔ بارہ گٹاں کھیلتے ہوں۔ جو گانا گاتے، باجا بجاتے، سنیما، تھیٹر، تماشا، رنڈیوں وغیرہ کا ناچ دیکھتے ہوں اور جو شخص غصے میں جھگڑا کرتے لڑتے گالیاں دیتے اور گندی گفتگو کرتے ہوں۔ دیوانوں اور جو بیہوش و بندیں ہوں۔ بدعی مدعا عیبہ اور بد مذہبوں کو جس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ چکی ہو۔ اور جو اللہ تعالیٰ، اور نبیوں، ولیوں کی توہین و گستاخی کرتے، گالیاں دیتے ہوں۔ اور جو شراب و بھنگ چرس اور حقہ پیتے ہوں اور جو پیشاب، پاخانہ پھرتے یا ننگے غسل کرتے ہوں۔ اور جو بازاروں دکانوں میں ننگے بیٹھتے ہوں۔ ان سب پر السلام علیکم کہنا شرعاً ممنوع ہے۔ اگر کوئی بھول کر انکو سلام علیکم کہے بھی تو ان پر السلام علیکم کا جواب دینا واجب وضروری نہیں (کتبِ فقہ)

## بیت الخلا میں کن ڈھیلوں سے استنجا کرنا جائز اور کن سے ناجائز ہے:۔

ڈھیلوں کی شرعاً کوئی تعداد معین نہیں۔ مثلاً ڈھیلے مٹی، پتھر، ریتا، کنکر، پھٹا ہوا کپڑا سے استنجا کرنا جائز ہے۔ مگر بلا عذر پکی اینٹ ٹھیکری، شیشہ، کوئلہ، کاغذ۔ مویشیوں کا چارہ ہڈی۔ کھانا، گوبر، قیمتی شئے، نفع دینے والا کپڑا وغیرہ سے استنجا کرنا ممنوع ہے۔

**استنجا کرنے کا طریقہ** ڈھیلوں سے مخرجِ نجاست کو خوب مل کر صاف کرے کہ گندہ مادہ مٹ جانے سے بواسیر پیدا ہونے کا خطرہ نہ رہے۔ ڈھیلے

طاق یعنی تین، پانچ یا سات عدد اپنے ساتھ لے جائے **موسم گرمی میں** پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو، دوسرا پیچھے سے آگے کو، تیسرا آگے سے پیچھے کو لے جائے کیونکہ موسم گرمی میں مرد کے خصیتین لٹکے ہوئے ڈھیلے رہتے ہیں۔ بدن وغیرہ کو نجاست لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ **موسم سردی میں** پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو، دوسرا آگے سے پیچھے کو تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے کیونکہ موسم سردی میں مرد کے خصیتین سکڑے ہوئے سمٹے رہتے ہیں۔ یہ دونوں طریقے مردوں کے لئے مخصوص ہیں مگر عورت ڈھیلوں سے استنجا اسی طرح کرے جس طرح مرد گرمیوں میں کرتے ہیں۔ پاک ڈھیلوں کو داہنی طرف رکھے۔ بعد استعمال بائیں طرف پھینک دے۔ جو طرف نجاست والی ہو وہ نیچے ہو۔ جب فارغ ہو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے عضو مخصوص کو جڑ کی طرف سے سونتے کہ رکے ہوئے قطرے خارج ہو جائیں پھر کھڑا ہو کر بدن کو چھپائے۔ پھر ٹہلنے یا زمین پر زور سے پاؤں کو مارنے یا داہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو داہنے پر زور سے دبانے یا بلندی سے نیچے اترنے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا کھنکارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے استنجا کی صفائی کا پورا اطمینان ہوتا ہے۔ جب خشک ہو کر پیشاب کے قطروں کا آنا بند ہو جائے تو ڈھیلوں کو پھینک دے۔

**مکروہ طبعی کو یاد رکھیں** مستعمل ڈھیلوں کو دوبارہ استعمال کرنا ناجائز۔ بلکہ مکروہ طبعی ہے۔

**پھر بیت الخلاء سے نکل کر یہ دعا پڑھیں:۔**

غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَمْسَکَ

تجھ سے بخشش مانگتا ہوں یا اللہ سب تعریف اس اللہ کی کہ جس نے دور کی مجھ سے وہ چیز جو مجھے دکھ دیتی تھی۔

عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ۔

اور روک دی مجھ پر وہ چیز جو مجھے نفع دیتی تھی۔

**طہارت خانہ میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:۔**

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ

شروع کرتا ہوں اللہ بزرگ کے نام سے اور اس کی تعریف کے ساتھ اور اللہ کا شکر ہے کہ ہیں دین اسلام پر ہوں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ الَّذِیْنَ لَا

یاالٰہی کر مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور کر مجھے طہارت کرنے والوں میں سے وہ لوگ کہ جن پر

خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

## پانی سے استنجا کرنے کا طریقہ

پانی کا لوٹا وغیرہ اونچا رکھے کہ بدن پر چھینٹیں نہ پڑیں طہارت خانہ میں کشادہ ہوکر بیٹھے۔ مگر رمضان مبارک میں احتیاط ضروری ہے کیونکہ بدن میں پانی جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لہذا استنجا کرتے وقت سمٹ کر بیٹھے۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر آہستہ آہستہ صفائی کریں پہلے پیشاب گاہ پھر مخرج نجاست کو ہوسکے تو پاک مٹی وغیرہ سے خوب کا نچ کو صاف کیجئے کہ ہاتھ اور مخرج نجاست میں گندی بو باقی نہ رہے۔ پھر رومال سے پونچھ ڈالے۔ رومال نہ ہو تو ہاتھ سے بار بار پونچھ کر خشک کر ڈالے۔ اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو شرمگاہ پر پانی چھڑک لے وسوسہ دور ہوجائے گا۔

### پھر طہارت خانہ سے نکل کر یہ دعا پڑھیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّقَائِدًا وَّ

سب خوبیاں اللہ کے لئے کہ جس نے پانی کو پاک کرنیوالا بنایا۔ اور اسلام کو نور اور راستہ بتانے والا اور

دَلِیْلًا اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی جَنّٰتِ النَّعِیْمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ

پیشوا بنایا اللہ کی طرف اور نعمتوں والے باغوں کی طرف یا اللہ محفوظ رکھ میری شرمگاہ کو اور پاک فرما میرے دل کو

وَمَحِّصْ ذُنُوْبِیْ۔

اور محو فرما میرے گناہ کو

## غسل کا بیان

قادر مطلق فرماتا ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ، پارہ ٦ سورہ مائدہ رکوع ٦۔

اگر تم ناپاک ہو تو غسل کرو۔

مولیٰ تعالےٰ فرماتا ہے: لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۔ ۲ پارہ سورۃ بقرہ رکوع ۱۱

عورتوں سے مجامعت نہ کرو جبتک نہ پاک نہ ہوجائیں

## غسل میں تین فرض ہیں

(۱) کُلّی کرنا کہ داہنے ہاتھ سے منہ میں پانی ڈال کر حلق اور زبان کی جڑ تک خوب مل مل کر اور غرارہ کرکے ایک مرتبہ پانی پہنچانا فرض ہے۔ مگر روزہ کی حالت میں غرارہ کرنے سے احتیاط ضروری ہے۔ کیونکہ حلق سے بدن میں پانی جانے کا خطرہ ہے (۲) ناک میں داہنے ہاتھ سے پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے خوب مل کر صاف کرکے انتہائی بانسے کی جگہ تک پانی پہنچانا ایک مرتبہ فرض ہے۔ (۳) تمام ظاہر بدن کو سر کے بالوں سے پاؤں تک بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو بالوں کی جڑوں سے تو کوں تک خوب مل کر پانی بہائے۔ ایسا کہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔ عورت پر صرف بالوں کی جڑوں کا تر کرنا کافی ہے۔ اگر چوٹی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بلا کھولے بالوں کی جڑیں تر نہ ہونگی۔ تو کھول کر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔

## غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

(۱) منی کا اپنے محل سے کود کر شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو مخصوص سے نکلنا سبب فرضیتِ غسل کا ہے اگر شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہیں ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی تو غسل فرض نہیں مگر وضو ٹوٹ گیا۔ (۲) اگر منی اپنے محل سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مرد نے اپنے حضر کو مضبوط پکڑ لیا منی باہر نہیں نکلی۔ پھر بلا شہوت نکلی غسل فرض ہے (۳) اگر مرد نے اپنے حشفہ کو عورت کی شرمگاہ میں آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے سے داخل کیا غسل فرض ہے اگرچہ نابالغ پر غسل فرض نہیں ہوتا مگر عادی بنانے کے لئے اس کو غسل کا حکم دیا جائے گا۔ مثلاً مرد بالغ ہے۔ لڑکی بالغہ ہے تو مرد پر غسل فرض ہے۔ لڑکی کو عادی بنانے کے لئے غسل کا حکم دیا جائے گا۔ اگر لڑکا نابالغ ہے لڑکی بالغہ ہے تو لڑکی پر غسل فرض ہے لڑکے کو عادی بنانے کے لئے نہانے کا حکم دیا جائے گا (۴) عورت کا حیض سے پاک ہونا (۵) عورت کا نفاس سے پاک ہونا۔

## تین غسل واجب ہیں

(۱) کافر مرد یا عورت جنبی ہے یا حیض نفاس والی کافرہ عورت مسلمان ہوئے یا اسلام لانے سے پہلے حیض نفاس سے فراغت ہو چکی ہے۔ صحیح فیصلہ شرعی یہی ہے کہ ان پر غسل واجب۔ مگر اسلام لانے سے پہلے غسل کر چکے ہیں یا کسی طرح تمام بدن پر پانی پہنچ گیا تو صرف ناک میں پانی بانسے تک چڑھانا کلی اور غرارہ کرنا کافی ہوگا (۲) مسلمان میت کو زندہ مسلمانوں پر غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ اگر ایک نے بھی غسل دے دیا تو سب بری الذمہ ہو گئے اگر کسی نے بھی غسل نہ دیا سب گنہگار ہونگے۔ (۳) مسلمانوں کو اگر پہاڑ کی کھڈ یا جنگل یا پانی میں مسلمان مردہ ملا اس کو غسل دینا فرض ہے

## ایک مسئلہ یاد رکھیں کہ اکثر مخلوق اس سے غافل ہے

خاوند اپنی بیوی کو اس کے مرنے کے بعد غسل نہیں دے سکتا کیونکہ مرد کا عورت کے مرجانے کے بعد علاقہ نہیں رہتا۔ مگر عورت اپنے خاوند کو اس کے مرنے کے بعد غسل دے سکتی ہے کیونکہ عورت کا علاقہ شرعاً چار مہینے دس دن تک ایام عدت تک قائم ہے۔ علاوہ اس کے اگر مرد درمیان عورتوں کے یا عورت درمیان مردوں کے مر جائے تو ایسی صورت میں عورت کا مرد محرم اور مرد کی عورت محرم تیمم کرائے۔ اگر محرم بھی موجود نہ ہو تو اجنبی مرد یا عورت ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر مردے کو تیمم کرائے مگر نظر کو بند رکھے۔

## غسل کرنے کا طریقۂ مسنون

اوّل دونو ہاتھوں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ پانی سے دھوئے پھر پیشاب گاہ کو دھوئے پھر مخرج نجاست کو خوب مل کر صاف کرے پھر جو نجاست بدن پر لگی ہو۔ اس کو دور کرے۔ پھر پورا وضو کرے۔ تنبیہ ناسمجھوں کو۔ پھر اگر ایسے مقام میں غسل کرتا ہے کہ غسل کا پانی پاؤں میں جمع ہو جاتا ہے تو پاؤں کو نہ دھوئے۔ بلکہ غسل کے بعد وہاں سے ہٹ کر دھوئے اگر مجبوراً ننگا غسل کرتا ہے تو مطلقاً کلام کرنا ممنوع ہے مگر عذراً۔ اگر کپڑا باندھ کر غسل کرتا ہے تو کلام کرنا درست ہے پھر تمام بدن کو تین مرتبہ پانی سے خوب مل مل کر دھوئے۔ نماز کے لئے بلا وجہ شرعی دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں بلکہ یہی غسل کا وضو کافی ہے۔

## پانچ دنوں میں غسل کرنا سنّت ہے

(۱) عید الفطر۔ (۲) عید الاضحیٰ کے لئے

(۳) جمعہ مبارک کے دن (۴) احرام کے لئے۔ (۵) عرفہ کے دن۔

## مستحب غسلوں کا بیان

**۲۶ غسل مستحب ہیں** (۱) وقوفِ عرفہ، (۲) وقوفِ مزدلفہ، (۳) حاضری حرم شریف (۴) طواف بیت اللہ شریف (۵) حاضری مدینہ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم (۶) تینوں جمروں کو کنکریاں مارنے (۷) دخول منٰے کے لئے (۸) مجلس خیر و برکت خصوصاً میلاد شریف و وعظ کے لئے (۹) شب قدر (۱۰) شب براءت (۱۱) عرفہ کے دن۔ (۱۲) مردہ کو غسل دینے کے بعد (۱۳) مجنون کو ہوش میں آنے کے بعد (۱۴) غشی سے ہوش میں آنے کے بعد (۱۵) نشہ دور ہونے کے بعد (۱۶) گناہ سے توبہ کرنے کے بعد (۱۷) نیا کپڑا جوتا وغیرہ پہننے کے بعد (۱۸) سفر سے واپس آنے کے بعد (۱۹) استحاضہ کا خون ختم ہونے کے بعد (۲۰) نماز کسوف (۲۱) نماز خسوف (۲۲) نماز استسقاء، (۲۳) خوف اندھیری کے لئے (۲۴) سخت اندھیری چلتے وقت (۲۵) بدن پر نجاست لگی ہوئی معلوم نہ ہونے کی صورت میں (۲۶) غصہ دور ہونے کے بعد۔

**اَخَذْتُ مِنْ ھٰذِہِ الْکُتُبِ۔** مثلاً قرآن مجید۔ بخاری، مسلم، درِ مختار، ہدایہ۔ شامی، عالمگیری، ردُّ المحتار، دارقطنی ابو داؤد، ترمذی، مشکوٰۃ، فتاویٰ رضویہ، شرح وقایہ۔ منیہ، کنز الدقائق۔ مالابدّ منہ، فتح القدیر، وظائف اشرفی، بہارِ شریعت، برہنہ نور الایضاح، جوہرہ وغیرہ

## پانی کا بیان

اللہ کریم فرماتا ہے: اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَھُوْرًا ۝ پارہ ۱۹ سورہ فرقان رکوع ۳۔
ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا۔

يُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ

(اللہ آسمان سے تم پر پانی اتارتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور دور کرے تم سے پلیدی شیطان کی (پارہ ۹ سورۃ انفال رکوع ۲

## کن پانیوں سے وضو اور غسل جائز اور کن سے ناجائز ہے

جن پانیوں سے وضو درست ہے ان سے غسل بھی درست ہے ۔ جن سے وضو درست نہیں ان سے غسل بھی درست نہیں مثلاً بارشوں، ندیوں، چشموں، نہروں، حوضوں، سمندروں، کنوؤں، دریاؤں، برفوں، اولوں کے پانیوں سے وضو اور غسل جائز ہے **مسئلہ** ۔ وہ چیزیں جو پانی پر غالب ہوں، پانی مغلوب ہو جیسے شوربا۔ شربت، چائے، زعفران، گلاب، عرق ان کے علاوہ دودھ، لسی، آٹا، ستو وغیرہ رنگ جو پانی پر غالب ہوں، ان سے وضو غسل ناجائز ہے کیونکہ ان سے میل دور نہیں ہوتی، بلکہ الٹا چکناہٹ پیدا ہوتی ہے **مسئلہ** اگر پانی میں ریتا یا چونا یا رنگ یا گیری یا صابن یا غبار یا لسی یا دودھ یا سرمہ یا آٹا وغیرہ مل گیا جس سے رنگ یا بو یا مزہ میں کچھ فرق آگیا مگر پانی غالب ہے۔ یہ چیزیں مغلوب ہیں۔ وضو غسل جائز ہے **مسئلہ** بہتا ہوا پانی جو تنکا بہا لے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ نجاست پڑنے سے پلید نہ ہوگا جب تک نجاست پانی کے رنگ یا بو یا مزہ کو نہ بدل دے۔ اگر نجاست سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا۔ تو پانی پلید ہوگیا۔ اور یہ پانی اس وقت پاک ہوگا کہ جب نجاست پانی کی تہ میں بیٹھ جائے اور پانی کے اوصاف درست ہو جائیں۔ تو پانی پاک ہو جائے گا۔ اگر پاک چیز سے مثلاً دودھ یا صابن یا لسی یا شوربا یا عرق وغیرہ سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو وضو غسل جائز ہے بشرطیکہ پانی ان چیزوں پر غالب ہو اور یہ مغلوب ہوں۔

## مسئلہ کنوئیں کی نجاست کا حکم

کنوئیں میں جانور گرا۔ پھٹا پھولا نہیں اگر جانور گرنے کا وقت معلوم نہیں تو ایک دن ایک رات پہلے وقت معلوم ہونے سے کنوئیں پر ناپاک ہونے کا حکم ہوگا اگر پھٹ پھول گیا ہے تو تین راتیں تین دن پہلے وقت معلوم ہونے سے نجاست کا حکم ہوگا پہلی صورت میں ایک رات ایک دن کی نمازیں اور دوسری صورت میں تین راتیں اور تین دن کی نمازیں پھیری جاویں بشرطیکہ

وضو اور غسل اس کنوئیں کے پانی سے کیا ہو اور اسی طرح کپڑے بھی دوبارہ دھوئے جائیں جو
اس کنوئیں کے پانی سے دھوئے ہیں **مسئلہ** نہر کی چوڑائی میں مُردہ جانور پڑا ہے۔ اس
پر پانی بہتا ہے جو جانور کو لگ کر بہتا ہے۔ وہ تھوڑا ہے یا زیادہ ہر جگہ سے وضو غسل جائز
ہے۔ جبتک پانی کا رنگ یا بُو یا مزہ نہ بدلے یہی صحیح فیصلہ شرعی ہے **مسئلہ** بڑا حوض
اور دہ در دہ وُہ ہوتا ہے جو دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا ہو۔ اسی طرح بیس ہاتھ لمبا، پانچ ہاتھ
چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا چار ہاتھ چوڑا ہو۔ لمبائی چوڑائی کا سو ہاتھ ہو۔ اگر حوض گول
ہو تو اس کی گولائی ساڑھے پینتیس ۳۵ ہاتھ ہو۔ اگر لمبائی چوڑائی میں اتنا نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے
اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو۔ اس کا پانی تھوڑا ہوگا۔ بلکہ ہر وہ گڑھا جو سو ہاتھ ہو۔ وہ بڑا حوض
ہے۔ اگر سو ہاتھ سے کم ہے تو وہ چھوٹا حوض ہے۔

## کن صورتوں میں کنوئیں کا کل پانی نکالا جائے گا

**مسئلہ** - پیشاب - بہتا ہوا خون
تاڑی - سیندی - شراب،
ناپاک لکڑی، ناپاک کپڑا، وغیرہ۔ جن جانوروں کا گوشت حلال اور حرام ہے مثلاً مُرغی،
بطخ، گائے، بیل بھینس، اونٹ، بکری، ہاتھی، شیر، چیتا، کتا، ریچھ، سوئر وغیرہ۔ ان
کی بیٹ، گوبر، مینگنیاں، پیشاب، نجاست غلیظہ ہے۔ ان سے کوئی چیز بھی درہم کے
برابر کنوئیں میں گر پڑے تو کل پانی نکالا جائے **مسئلہ** مُرغا مرغی، بلی، چوہا، چھپکلی یا جو بھی
جانور جس میں بہنے والا خون ہو۔ کنوئیں میں گرنے سے مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے۔ کل پانی
نکالا جائے **مسئلہ** آدمی کا بچہ جو زندہ پیدا ہوا حکم میں آدمی کے ہے بکری کا چھوٹا بچہ
حکم میں بکری کے ہے۔ **مسئلہ** جو جانور کبوتر سے چھوٹا ہو۔ حکم میں چوہے کے ہے۔ جو
بکری سے چھوٹا ہو حکم میں مرغی کے ہے **مسئلہ** کافر مُردہ اگرچہ سو مرتبہ دھویا گیا ہو۔ کنوئیں
میں گر جائے یا اس کی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائے گا۔ کل پانی نکالا
جائے **مسئلہ** آدمی کا بچہ جو مُردہ پیدا ہو۔ کنوئیں میں گر جائے پانی نجس ہو جائے گا۔ کل پانی
نکالا جائے **مسئلہ** اگر کنوئیں میں چھ چوہے گر کر مر جائیں تمام پانی نکالا جائے **مسئلہ**
سوئر کنوئیں میں گرا۔ اگرچہ نہ بھی مرے۔ پانی نجس ہوگیا۔ کل پانی نکالا جائے **مسئلہ** بلی نے چوہے

کو ملو یا اور زخمی ہوگیا۔ پھر بلی کے منہ سے چھوٹ کر کنوئیں میں گرا کل پانی نکالا جائے **مسئلہ** دو بلیاں کنوئیں میں گر کر مرجائیں سب پانی نکالا جائے **مسئلہ** چھوڑی ہوئی مرغی جو گندگیوں میں منہ ڈالتی ہے اس کے پاؤں یا چونچ میں نجاست لگی ہونے کا علم یقینی ہو۔ کنوئیں میں گرے پھر زندہ نکل آئے کل پانی نکالا جائے **مسئلہ** مردار کی ہڈی جس پر گوشت یا چکناہٹ لگی ہو۔ پانی میں گرجائے پانی پلید ہوگیا مگر سور کی ہڈی گرنے سے اگرچہ اس پر چکناہٹ یا گوشت نہ بھی ہو۔ پانی مطلقاً ناپاک ہوگیا۔ کل پانی نکالا جائے۔ درمختار

**کل پانی نکالنے کا قاعدہ کلیہ** کنوئیں سے اتنا پانی نکالا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھر جائے۔ کنواں پاک ہوگیا اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں۔ نہ دیوار دھونے کی حاجت۔

## کنوئیں سے پانی نکالنے کا صحیح طریقہ

**پہلا طریقہ** اوّل وہ چیز جو کنوئیں میں گری ہے نکالی جائے پھر اس معین ڈول کے ذریعے جو شہروں اور دیہاتوں میں مستعمل ہوتا ہے کنوئیں سے اتنا پانی نکالا جائے جتنا نکالنے کا حکم ہے۔ اتنا نکالنے سے رسی ڈول بھی ساتھ ہی پاک ہو جائے گا دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں۔ علاوہ اس کے چھوٹے بڑے ڈول ہونے کا کوئی اعتبار نہیں دو پرہیزگار مسلمان جو پانی کی چوڑائی گہرائی بتا سکتے ہیں۔ ان کے بتانے کے مطابق اتنے ڈول نکالے جائیں۔

**دوسرا طریقہ** کنواں چشمے دار ہو کہ جس کا پانی نہیں ٹوٹتا۔ اس کے پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسی سے ناپ کر فوراً سو ڈول نکالیں پھر پانی ناپیں تو جتنا پانی کم ہوا اس حساب کے مطابق پانی نکالیں۔ کنواں پاک ہو جائے گا۔ مثلاً پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی دس ہاتھ ہے۔ پھر سو ڈول نکالنے سے نو ہاتھ رہا معلوم ہوا کہ سو ڈول نکالنے سے ایک ہاتھ پانی کم ہوا۔ کل پانی دس ہاتھ ہے۔ تو ایک ہزار ڈول ہوا۔

**کن صورتوں میں چالیس ڈول سے ساٹھ تک نکالے جائیں گے** **مسئلہ** کبوتر،

مرغی - بلی - خشکی کا بڑا سانپ جس میں بہنے والا خون ہو - نیولا - گوہ - ان میں سے کوئی بھی کنوئیں
میں گر کر مرجائے - تو چالیس ڈول سے ساٹھ تک نکالے جائیں - مسئلہ - تین یا چار
یا پانچ چوہے کنوئیں میں گر کر مرجائیں تو چالیس سے ساٹھ ڈول تک نکالے جائیں - مسئلہ
چھوڑی ہوئی مرغی جو گندگیوں میں منہ ڈالتی ہے - اور بطخ بھی اس کے جسم پر نجاست لگی ہونے
کا علم یقینی نہ ہو - کنوئیں میں گرے پھر زندہ نکل آئے تو چالیس ڈول سے ساٹھ تک نکالے
جائیں -

## کن صورتوں میں بیس ڈول سے تیس تک نکالے جائیں گے -

مسئلہ - ایک دو چوہے خشکی کا مینڈک جس میں بہنے والا خون ہو - چھچھوندر - چڑیا - چھپکلی
گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور جس میں بہنے والا خون ہو کنوئیں میں گر کر مر
جائے تو بیس ڈول سے تیس تک نکالے جائیں -

## کن صورتوں میں صرف بیس ڈول نکالے جائینگے -

مسئلہ اگر کنوئیں میں وہ جانور
جس کا جھوٹا پاک ہے - گر کر زندہ نکل آیا - مگر اس کے جسم پر نجاست لگی ہونے کا علم یقینی نہیں
مثلاً گائے - بیل - بھینس - بکری - کبوتر - تیتر - گھوڑا - چڑیا - چھچھوندر - چھپکلی - گرگٹ -
تو بیس ڈول نکالے جائیں گے -

## کن صورتوں میں کنواں پاک رہے گا -

مسئلہ مینگنیاں - گوبر - لید اگرچہ پلید
ہیں - اگر کنوئیں میں گریں تو بوجہ ضرورت
ان کا قلیل معاف ہے - اڑنے والے جانور مثلاً کبوتر - چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرندا چیل
شکرا - باز ان کی بیٹ گر جائے - ان کے بدن پر خون نہ ہو - اگر ہو تو قابل بہنے کے نہ
ہو - اگر خون فقیہہ شہید کا بدن سے علیحدہ ہو کر پانی میں مل جائے یا وہ خون قابل بہنے کے
ہو مگر خشک ہو گیا ہو - اور بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملے کنواں پاک رہے گا - مسئلہ
وہ جانور جس کی پیدائش پانی میں ہو کنوئیں میں گر کر مر جائے یا مرا ہوا گرے اگرچہ پھول پھٹ

جائے یا خشکی پر رہنے والا چھوٹا مینڈک گر کر مرجائے یا سڑ جائے یا جن جانوروں میں بہنے والا خون نہ ہو جیسے مچھلی - مکھی - مچھر - پسّو کنوئیں میں گر کر مرجائے - مردار کی ہڈی جبکہ اس پر چکناہٹ یا گوشت نہ لگا ہو - مردار کی رنگی ہوئی کھال گر جائے - بے وضو یا جس پر غسل فرض ہو - ان کے جسم پر نجاست لگی ہونے کا علم یقینی نہ ہو - صرف ضرورت کے لئے کنوئیں میں ڈول نکالنے کے لئے اتریں - بھینس کا پیٹھا جو بندش کے کام آتا ہو کنوئیں میں گرے - اگرچہ گل گیا ہو جس ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو - اس کا پھکنا گرے ان سب صورتوں میں کنواں پاک ہے۔ **مسئلہ** وہ پڑیا جو کنوآں صاف کرنے کے لئے ڈالی جاتی ہے جب تک اس کی نجاست پر علم یقینی نہ ہو کنوآں پاک ہے - مرغی کا انڈا جس پر ابھی رطوبت لگی ہو پانی میں گر جائے کنواں نجس نہ ہوگا -

**کن کا جوٹھا پاک ہے۔** جنبی - حیض - نفاس والی عورت - بندرہنے والی مرغی جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہو - چارپائے یا پرندے مثلاً گائے - بیل - بھینس - بکری - کبوتر - تیتر - چڑیا - شکاری جانور پال کر تعلیم دی ہو - نجاست میں چونچ نہ لگی ہو - پانی میں رہنے والے جانور - پانی میں پیدا ہوئے ہوں یا نہ

**کن کا جوٹھا مکروہ ہے۔** جو مرغی چرتی پھرتی ہو - بطخ بھی اور گندگیوں پر منہ بھی نہ ڈالتی ہوں - گندا چارا کھانیوالی گائے - شکاری جانور جیسے شکرا - باز - بہری - چیل - کوّا وغیرہ گھر میں رہنے والے جانور جیسے - بلی - چوہا - سانپ چھپکلی -

**کن کا جوٹھا مشکوک ہے۔** گدھے - خچر -

**کن کا جوٹھا ناپاک ہے۔** بندر - ریچھ - لنگور - سوئر - کتا - شیر - چیتا - بھیڑیا - ہاتھی - گیدڑ - لومڑ انکے علاوہ پھاڑ کھانے والے جانور -

# تیمم کا بیان

مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۵ اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم کا کوئی پاخانہ سے آیا یا تم نے عورتوں سے جماع کیا۔ پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔ تو اپنے مونہوں اور اپنے ہاتھوں کا مسح کرو۔ پارہ ۵ سورۃ النسآء رکوع ۷۔

## مسائل تیمم

**تیمم کے ۱۳ مسئلے ہیں۔**

**مسئلہ** جس کا وضو نہ ہو مگر پانی پر قدرت نہیں وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرے۔ **مسئلہ** ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل کرنے سے زیادہ بیمار یا دیر میں تندرست ہونے کا اندیشہ ہے تیمم کرے۔ **مسئلہ** کنوآں موجود ہو مگر رسی ڈول پر قدرت نہیں تیمم کرے۔ **مسئلہ** پانی قریب ہے مگر پانی پر دشمن کا خوف ہے کہ مار ڈالے گا یا سانپ کاٹ کھائیگا۔ یا شیر پھاڑ کھائے گا تیمم کرے **مسئلہ** سفر میں پانی میل فاصلہ دور ہے اور یقین ہو کہ میل فاصلہ کے اندر پانی نہیں ملے گا مگر میل کے زیادہ فاصلہ پر مل جائے گا مستحب ہے کہ آخر وقت تک انتظار کرے **مسئلہ** پانی اتنا موجود ہے اگر وضو کریگا تو جانور پیاسا رہے گا یا خود پیاس سے مرجائے گا تیمم کرے **مسئلہ** آدمی کے پاس پانی موجود ہے مگر پانی کی قیمت بازار سے زیادہ مانگتا ہے اور خریدار کے پاس اتنی قیمت نہیں تیمم کرے **مسئلہ** عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی پانی پر قدرت نہیں تیمم کرے **مسئلہ** اتنی سردی ہو کہ جنبی کو غسل کرنے سے مرجائے۔ یا بیمار ہونے کا قوی یقین ہو۔ مگر غسل کرنے کے بعد لحاف وغیرہ اوڑھنے کے لئے کوئی چیز نہیں یا پانی تلاش کرنے سے قافلہ نظروں سے غائب ہو جائیگا یا ریل چھوٹ جائے گی۔ یا وضو یا غسل کرنے سے نماز

جنازہ یا عیدین چھوٹ جائیں گی تیمم کرے **مسئلہ** امام اور بادشاہ ان دونوں کو پانی کی موجودگی میں تیمم درست نہیں کیونکہ لوگ ان کی انتظار کریں گے اس کے علاوہ پانچوں وقتہ اور جمعہ فوت ہونے کے ڈر سے تیمم درست نہیں کیوں کہ جمعہ کا بدلہ ظہر اور پانچوں نمازوں کا بدلہ قضا ہے۔ **مسئلہ** جنبی ۔حائضہ ۔میت ۔بے وضو یہ سب ایک جگہ ہیں کسی نے پانی دیا کہدیا کہ خرچ کرو ۔وہ غسل کو کافی ہے ۔سب کو پورا نہیں آتا ۔وہ سب اپنا اپنا حصہ دے دیں ۔تاکہ میت کو غسل دیا جائے اور باقی تیمم کریں **مسئلہ** وضو اور غسل دونوں کی نیت سے ایک تیمم کافی ہے ۔علیحدہ علیحدہ نیت کی ضرورت نہیں۔

## تیمم میں تین فرض ہیں۔

(۱) تیمم میں نیت بالاجماع شرط ہے ۔جو نص قطعی سے ثابت ہے ۔**تیمم کی تعریف** نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ میں نے نیت کی کہ تیمم کروں پلیدی دور کرنے کیلئے **شعر**

نیت کراں تیمم پلیاں دور کراں پلیتی ❁ ایہ تیمم ملیتے رواالله رحمت کیتی

(۲) پھر دونوں ہاتھوں کو پاک زمین پر ایک مرتبہ مار کر تمام منہ پر سر کے بال لگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک مسح کرنا کہ کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے ۔نتھنوں کے اندر مسح کرنا ضروری نہیں مگر ہونٹوں کا وہ حصہ جو منہ میں داخل ہے اس پر مسح کرنا ضروری ہے **مسئلہ** دوسری مرتبہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر کہنیوں تک اس طرح پر مسح کرنا کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چاروں انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پیٹھ پر رکھ کر انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لیجائے ۔پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کے پیٹ کو ملتا ہوا گٹے تک لائے ۔اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پیٹھ کو ملے ۔اسی طرح داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے مگر ایک دم ہتھیلی اور انگلیوں کا مسح کر لیا تو تیمم ہو گیا۔

## تیمم کی سنتیں

**تیمم کی نو سنت ہیں۔** (۱) بسم اللہ سے تیمم شروع کرنا (۲) دونوں ہاتھوں کو

پاک مٹی پر مارنا۔ (۳) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کھلی رکھنا۔ (۴) دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مار کر جھاڑنا کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا کہ آواز نہ دے۔ (۵) پہلے منہ پھر دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک مسح کرنا۔ (۶) منہ اور ہاتھوں کا پے درپے مسح کرنا۔ (۷) پہلے داہنے پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا (۸) ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ (۹) انگلیوں کا خلال کرنا اگر غبار نہیں پہونچا مثلاً پتھر وغیرہ پکی اینٹ جیسی جنس پر تو خلال کرنا فرض ہے۔

## تیمم کن چیزوں سے جائز اور کن سے ناجائز۔

مٹی۔ پتھر۔ ریتا۔ چونا۔ سرمہ ہڑتال۔ گچ۔ گندھک مردہ سنگ۔ گیرو۔ زبرجد۔ فیروزہ۔ عقیق۔ زمرد۔ جواہر۔ پکی اینٹ۔ چینی۔ مٹی کے برتن۔ کھریا مٹی۔ تیمم ان چیزوں سے درست ہے۔ کیونکہ یہ جنس زمین سے ہیں۔ ان کے علاوہ چاندی۔ سونا۔ تانبا۔ پیتل۔ لوہا۔ جست۔ سکہ۔ قلعی۔ گھاس۔ لکڑی گندم۔ جوار۔ باجرا۔ کپڑا وغیرہ جنس پر تیمم درست نہیں کیوں کہ یہ جنس زمین سے نہیں۔ ہاں اگر یہ چیزیں پاک ہوں اور ان پر غبار بھی پاک ہو تو ان پر تیمم درست ہے۔

## تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔ (۱) قاعدہ کلیہ

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے۔ ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲) مریض غسل کا تیمم کرتا ہے یا غسل اور وضو دونوں کا ایک تیمم کرتا ہے۔ پھر تندرست ہو جاتا ہے۔ اب وضو کرنے سے نقصان نہیں ہوتا مگر غسل کرنے سے نقصان ہوتا ہے۔ وضو کر کے غسل کا تیمم کرے۔ (۳) متیمم پانی کے پاس سے گذرا اگر پانی کے قریب شیر یا سانپ یا دشمن ہے جن سے جان یا مال یا عزت جانے کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہیں کرے گا۔ وہ دور چلا جائے گا یا سواری ریل یا گھوڑے سے اتر نہیں سکتا۔ اس کے روکے رکتا نہیں یا ایسا بدمزاج گھوڑا ہے اتر سکتا ہے پھر چڑھنے نہیں دیگا اتنا کمزور ہے کہ اتر کر چڑھ نہیں سکتا۔ یا کنواں موجود ہے رسی ڈول نہیں ان سب صورتوں میں تیمم نہیں ٹوٹتا

(۴) اگر پانی کے پاس سے اونگھتا ہوا گزرا پھر پانی پر صحیح اطلاع ہوگئی تیمم ٹوٹ گیا۔ (۵) نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جوٹھا پانی دیکھا نماز کو پورا کر کے پھر اس پانی سے وضو کرے پھر تیمم کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔ (۶) نماز پڑھتا تھا دور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا۔ ریتا کو پانی سمجھ کر تھوڑے فاصلے پر گیا معلوم ہوا کہ ریتا ہے نماز فاسد ہوگئی تیمم نہیں ٹوٹا۔ (۷) کچھ آدمیوں نے تیمم کیا ہوا تھا کسی نے ان کو وضو کے لیئے پانی لا دیا کہہ دیا کہ اس سے جس کا جی چاہے وضو کرے تمام کا تیمم ٹوٹ گیا۔ اگر نماز میں تھے تو نماز بھی فاسد ہوگئی۔

# موزوں پر مسح کرنیکا بیان

مردوں عورتوں کو موزوں پر مسح کرنا متواتر حدیثوں سے ثابت ہے۔ جو وضو میں موزے پہنے ہوئے ہوں وہ بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے درست ہے مگر جنبی کے لیے نہیں کیوں کہ اس پر غسل فرض ہے کامل وضو پر موزوں کو پہننے کا حکم ہے۔ مگر مسح کی مدت بعد بے وضو ہونے کے شروع ہوتی ہے۔

## موزوں پر مسح کی مدت شرعی

مقیم کے لیئے مسح کی مدت ایک دن ایک رات ہے مسافر کے لیئے تین دن تین راتیں ہیں۔

## موزوں پر مسح کرنے میں دو فرض ہیں

(۱) موزوں پر مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے مقدار ہونا (۲) موزوں کی پیٹھ پر مسح ہونا۔

## موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ مسنون۔

سر اور کانوں اور گردن کا مسح کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے دائیں ہاتھ کی پوری تین انگلیوں کا پیٹ دائیں پاؤں کے موزہ پر اور بائیں ہاتھ کی پوری تین انگلیوں کا پیٹ بائیں پاؤں کے موزہ پر رکھ کر دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سروں سے شروع کر کے پنڈلی کی جڑ تک اس طرح لے جانا کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے خطوط

موزوں کی پیٹھ پر ظاہر ہوں۔

**شرعاً سمجھو تہ بالا طمینان** اگر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پیٹھ سے موزوں پر مسح کیا یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا یا موزہ کی چوڑائی کا مسح کیا یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں یا ہتھیلی سے مسح کیا ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا۔ مگر سنت کے خلاف ہوا۔ درس عبرت ایک پاؤں کا مسح بقدر دو انگل کیا اور دوسرے کا بقدر چار انگل کیا تو مسح نہ ہوا اسی طرح موزوں کے تلے یا کروٹوں یا پنڈلی یا ٹخنوں یا ایڑی پر مسح کیا تو مسح نہ ہوا۔ بے وضو نے زخم پر پٹی باندھی بشرطیکہ دھونے سے تکلیف ہوتی ہے تو مسح درست ورنہ نہیں۔ چھوٹی تین انگلیوں کے مقدار ٹخنہ کھلا ہو تو موزہ پر مسح درست نہیں۔ مسح اس موزہ پر درست ہے کہ جس میں ایک طرف سے دوسری طرف پانی نہ پہنچے۔

**موزوں کا مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے** جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان چیزوں سے مسح بھی ٹوٹتا ہے۔ مدت پوری ہونے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر وضو باقی ہے تو صرف پاؤں کا دھونا کافی ہے۔ موزہ اتارنے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ اگرچہ ایک ہی اُتارا ہو اسی طرح اگر موزہ سے ایک پاؤں آدھے سے زیادہ باہر آیا مسح ٹوٹ گیا ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

# حیض کا بیان

مولیٰ کریم فرماتا ہے۔ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ ط فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۝ اے محبوب آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دو وہ گندی شے ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو۔ اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک وہ پاک نہ ہوں۔ پھر جب پاک ہو جائیں

تو ان کے پاس جاؤ جس جگہ سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔ بیشک اللہ پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے پاک رہنے والوں کو پارہ ۲ سورہ بقرۃ رکوع ۲۸

## حیض و نفاس اور استحاضہ کا حکم

بالغہ عورتوں کو جو عادۃً خون آتا ہے۔ وہ حیض ہے۔ کہ اس میں بدبو ہوتی ہے۔ حیض کی کم مدت تین دن تین راتیں بہتر گھنٹے بنتے ہیں۔ زیادہ مدت دس دن دس راتیں ہیں۔ ایک منٹ بھی تین دن تین راتوں اور دس دن اور دس راتوں سے زیادہ ہو وہ حیض نہیں وہ استحاضہ ہے۔

## حیض کے چھ رنگ ہیں۔

کالا۔ سرخ۔ سبز۔ پیلا۔ میلا۔ مٹیلا۔ دفعہ شبہ کے لئے نقطۂ فقہیہ۔ عورتوں کو جو سفید رنگ رطوبت آتی ہے وہ حیض نہیں۔ بلکہ وہ ایک بیماری ہے

نفاس کیا ہوتا ہے۔ نفاس وہ ہوتا ہے جو عورتوں کو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے۔

## نفاس کی مدت شرعی

چالیس دن چالیس راتیں ہیں۔ چالیس دن کے بعد یا اندر جس دن بھی نفاس بند ہو جائے۔ غسل کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے۔ مگر یاد رکھیں کہ گھٹ مدت نفاس کی کوئی حد نہیں طہر شرعی کی مدت کم از کم پندرہ دن ہے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

## حیض نفاس والی عورتوں کا حکم مثلاً

حیض نفاس والی عورتوں کو قرآن مجید پڑھنا قطعاً حرام ہے۔ ان سب کو مثلاً تفسیر، حدیث کی کتابوں کو پکڑنا چھونا مکروہ ہے۔ مگر معلمہ کو حیض نفاس آتا ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے بچے کرائے جائز ہے۔ ان دنوں میں مسجد میں جانا سجدۂ تلاوت کرنا۔ طواف بیت اللہ شریف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو۔ نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا حرام ہے۔ مگر ان دنوں کی نمازیں معاف ہیں روزوں کی قضا باقی دنوں میں فرض ہے

## استحاضہ کا حکم۔

خون استحاضہ میں بدبو نہیں ہوتی بلکہ ایک بیماری ہے جو رحم سے نہیں آتا بلکہ شرمگاہ میں ایک رگ کا نام عاذل ہے اس کے

پھٹنے سے خون آتا ہے۔ مستحاضہ کو نماز روزہ معاف نہیں نہ ایسی عورت سے وطی حرام ہے استحاضہ اتنا ہوا کہ وضو کرکے فرض نماز ادا نہیں کرسکتی وہ معذور ہے۔ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرکے ایک وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

# نجاستوں کا بیان

نجاست دو قسم ہے۔ ایک کا حکم سخت اس کو غلیظہ کہتے ہیں ایک کا حکم ہلکا اسکو خفیفہ کہتے ہیں۔

## نجاست غلیظہ کا حکم

یہ کپڑا یا بدن پر درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ اگر بلا پاک کئے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ قصداً پڑھی تو گنہگار ہوگا۔ اگر بہ نیت حقارت پڑھا تو کفر ہوگا۔ اگر نجاست بقدر درہم ہے تو اس کا پاک کرنا واجب ہے۔ اگر بلا پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمہ ہوگی۔ دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ قصداً پڑھا تو گنہگار ہوگا اگر درہم سے کم ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے بلا پاک کئے پڑھی تو خلاف سنت ہوگی مگر دوبارہ پڑھنا بہتر ہوگا۔ درہم کی مقدار شرعی ہتھیلی کی گہرائی کے برابر ہوتی ہے کہ ہتھیلی کی گہرائی میں پانی ڈالا جائے تو جو گہرائی میں ٹھہر جائے اور اس گہرائی میں پانی رکے ہوئے کی مقدار درہم ہوتا ہے مثلاً۔ پاخانہ پیشاب۔ بہتا ہوا خون۔ پیپ۔ منہ بھرتی۔ حیض۔ نفاس۔ استحاضہ کا خون۔ شہید فقیہ کا خون بدن سے علیحدہ ہوا ہوا۔ ودی۔ مذی۔ منی۔ گھوڑے۔ خچر کی لید۔ بھینس۔ گائے۔ بیل کا گوبر۔ اونٹ۔ بھیڑ۔ بکری کی مینگنیں۔ نجاست غلیظہ ہے۔ کتا۔ شیر۔ لومڑ۔ بلی۔ چوہا۔ ہاتھی۔ بندر۔ لنگور۔ چیتا۔ بھیڑیا۔ گیدڑ۔ سوئر کا پیشاب پاخانہ۔ اور جو پرندے اڑتے ہیں جیسے مرغا۔ مرغی۔ بطخ کی بیٹ۔ نشہ لانیوالی تاڑی سیندھی۔ سانپ کا پیشاب پاخانہ۔ جنگلی سانپ۔ مینڈک کا گوشت جس میں بہنے والا خون ہو۔ چھپکلی۔ گرگٹ کا خون نجاست غلیظہ ہے۔ گائے۔ بیل۔ بھینس۔ اونٹ

بھیڑ - بکری - گھوڑے - گدھے - خچر اور وہ پرندے جن کا گوشت حرام ہے - شکاری ہوں یا نہ جیسے باز - بھری کا پیشاب - ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت - شیر - کتے چیتے کا لعاب دوسرے درندوں کا لعاب - نجاست غلیظہ ہے

**نجاست خفیفہ کا حکم** یہ کپڑا یا بدن پر چوتھائی سے کم لگی ہو تو معاف ہے - اس سے نماز ہو جائے گی - اگر پوری چوتھائی کو لگی تو بلا دھوئے نماز نہ ہوگی - سمجھو تہ فقہی نجاست غلیظہ نجاست خفیفہ میں مل گئی تو کل کا حکم نجاست غلیظہ ہوگا جن پرندوں کا گوشت حرام ہے شکاری ہوں یا نہ جیسے کوا چیل شکرا - باز - بھری - کونج - گوہ ان کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے - چمگادڑ کی بیٹ پیشاب دونوں پاک ہیں - حلال پرندے اڑنے والے جیسے کبوتر - تربیتا - مرغابی - بلبل - تیتر - طوطا - فاختہ بینولہ - مور ان کی بیٹ پاک ہے ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے - جو اس کے پیشاب کا ہے حرام جانوروں کا پتا نجاست غلیظہ ہے حلال جانوروں کا پتا نجاست خفیفہ ہے

**قاعدہ کلیہ شرعیہ ایمانیہ** پیشاب کی باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کپڑا یا بدن پر پڑ جائیں تو پاک رہیں گے -

# پانچوں فرض نمازوں اور انکے پانچوں وقتوں کا بیان

رب العالمین فرماتا ہے - اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۵ پارہ سورۃ نساء رکوع ۱۱

بیشک نماز مسلمانوں پر فرض ہے وقت مقرر کیا ہوا (لازم ہے کہ پانچوں فرض نمازوں کے وقتوں کی رعایت کی جائے -

مولی تعالی فرماتا ہے - فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ط وَلَہُ الْحَمْدُ

پھر اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرو جب تم شام کرو (نماز مغرب وعشا) اور جس وقت تم صبح کرو (نماز فجر)

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ۵ پارہ ۲۱ سورۃ روم رکوع ۲

اور اسی کی تعریف آسمانوں اور زمین میں ہے اور پچھلے پہر کو (نماز عصر) اور جب تمہیں دوپہر ہو (نماز ظہر)

## مختصر ضروری تشریح۔

ان تینوں آیاتِ کریمہ سے پانچوقتہ فرض نمازوں اور ان کے پانچوقتوں کا مکمل نقشہ ثابت ہے ایمان والوں پر لازم ہے کہ وہ پانچ وقتہ فرض نمازیں مثلاً فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشا کو صحیح وقتوں میں فرائض و واجبات و سنتوں وغیرہ مستحبات کے ساتھ پابندی سے پڑھیں کیونکہ دربار الٰہی میں نمازوں کی منظوری کا یہی ایک صحیح معیار ہے۔

## پانچوقتہ فرض نمازوں کو پابندی کے ساتھ پڑھنے کا مکمل اعلان الٰہی

ارشاد الٰہی۔ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ۝

نگہبانی کرو سب نمازوں کی (ارکان و شرائط کے ساتھ) اور درمیانی نماز (عصر کی) اور کھڑے ہو اللہ کے حضور میں ادب سے۔

پارہ ۲ سورۃ البقرۃ رکوع ۱۵۔

اس سے نماز کے اندر قیام کا فرض ہونا ثابت ہوا۔ مشکوٰۃ میں ہے۔ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔ تو اللہ کی عبادت کر گویا تو اسے دیکھتا ہے پس اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تمہیں دیکھتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے اللہ کا خوف دل میں رکھ کر عبادت کرنے کا یہی قرب الٰہی کا درجہ ہے۔

## پانچ وقتہ فرض نمازوں کا حکم اجمالی۔

رب العزت فرماتا ہے۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ
نماز قائم رکھو

طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ۝ پارہ ۱۲ سورۃ ہود رکوع ۱۰

دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔

## ایک تشریح ضروری۔

اہل السنت پر واضح کرتا ہوں کہ دن کے کناروں سے صبح و شام مراد ہیں۔ تو زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے۔ صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں۔ اور رات کے حصوں کی نماز مغرب و شام ہیں۔ خلاصہ تشریح مذکور۔ پانچوقتہ فرض نمازوں کو باشرائط و ارکان اور اوقات صحیحہ کے ساتھ ادا کرنا۔ اسلام کا ستون دین کی شوکت مومن کی معراج۔

اجتماع تنظیم مرکزیت ۔ اطاعت اور دین و دنیا کی بھلائی اس پانچوقتہ فریضۂ نماز سے وابستہ ہے ۔ سفر ہو یا حضر مفلس ہو یا امیری ہو بادشاہی ہو فقیری ہو آزادی ہو غلامی ہو ۔ نوکری ہو فارغ البالی ہو غرضیکہ جب تک بدن میں جان ہے نماز کی عین فرضیت قائم ہے ۔ غور کریں کہ ایک وقت نہر رحمت کے پانی میں نہانے سے تمام بدن صاف ہو جاتا ہے تو پانچوقت نہانے سے یقیناً اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہوتی ہے ۔ پھر قوّت روحانی قوی و غالب ہو جاتی ہے ۔ اور قوّت شیطانی مغلوب ہو کر کٹ جاتی ہے ۔ تو برادرانِ اہل سنت اللہ تعالیٰ کے دربار میں صدق دل اور خلوصِ نیت کے ساتھ عقیدتمندی سے یہ عہد کریں کہ ہم تیری بندگی پانچ وقتہ فریضۂ نماز سے منہ نہیں موڑیں گے اور زندگی بھر میں اس فریضہ کو ادا کرتے رہیں گے ۔

بندہ آمد از برائے بندگی ۔ زندگی بے بندگی شرمندگی ۔ علاوہ اس کے نماز ریاکاری سے بھی بالکل خالی ہو اشعار ۔
{ بزمین چو سجدہ کردم ز زمین ندا بر آمد ۔ کہ مرا خراب کردی تو بہ سجدۂ ریائی }
{ بطوافِ کعبہ رفتم بحرم رہم نہ دادند ۔ کہ بہ درونِ در چہ کردی کہ درونِ خانہ آئی } ۴

## حکم کلیّہ شرعیّہ ۔

ہر عاقل ۔ بالغ ۔ مسلمان مرد ۔ مکلف پر نماز ۔ پانچوقتہ عین فرض ہے ۔ کہ نماز کی فرضیّت کا منکر بالاتفاق و بالاجماع کافر ہے جو قصداً ایک وقت بھی نماز چھوڑ دے وہ فاسق ہے ۔ بلکہ جو مسلمان ہو کر نماز نہ پڑھے اسے قید کیا جائے ۔ یہاں تک کہ وہ توبہ کر کے نماز پڑھنے لگے ۔

## والدین پر اولاد کے لئے شرعاً نماز کی تربیّت ضروری ہے ۔

اولاد کی عمر جب سات برس کی ہو تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے ۔ جب دس [۱۰] برس کی عمر ہو تو ان کے بستر سے الگ کر دیئے جائیں ۔ اور مار کر نماز پڑھائی جائے ۔ مگر ہاتھ سے صرف تین مرتبہ مارا جائے نہ تین مرتبہ سے زیادہ مارا جائے نہ لکڑی وغیرہ نہ اینٹ سے ۔ اسی طرح استاد کو تعلیم علوم وغیرہ دینے کے لئے تین مرتبہ مارنے کی اجازت ہے اور بے روزہ کو بھی تین مرتبہ مار کر روزہ رکھوایا جائے ۔

## انسان پر نماز فرض ہونیکا صحیح معیار شرعی ۔

ادنیٰ عمر لڑکا بالغ ہونے کی مدت بارہ [۱۲] برس ہے اور

{ انفعال جرم بہتر از غرور طاعت است ۔ منظہرا ے دو ساز حقیقت بر نماز خود مناز }
{ جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا ۔ ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں } ۵

لڑکی بالغہ ہونے کی عمر نو برس ہے - اور زیادہ عمر دونوں کی پندرہ برس رکھی گئی ہے اگر اس مدت کے درمیان لڑکا لڑکی دعویٰ بالغ ہونیکا کریں تو شرعاً بلاقسم مقبول ہوگا - اگر لڑکا بارہ برس سے پہلے اور لڑکی نو برس سے پہلے دعویٰ بالغ ہونیکا کرے تو مقبول نہیں کیونکہ نماز باعتبار برسوں کے عین فرض ہوتی ہے اگرچہ اس وقت تک علامت بالغ ہونے کی ظاہر نہیں ہوئی

**وہ عذر جن کی وجہ سے نماز معاف ہے -** حیض - نفاس - غشی - نسیان - دیوانگی - نیند -

**نماز فجر کا وقت -** طلوع صبح صادق سے چوڑی چوڑی لمبی سفیدی پھیلنے اور سورج نکلنے سے پہلے تک معتبر ہے مگر اس قدر تاخیر افضل ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اجالا ہونے سے مسلمانوں کے چہروں پر اعمال صالحہ کی وجہ سے انوار الٰہی چمکتے ہوئے نظر آویں یہی فیصلہ شرعاً صحیح ہے

**نماز ظہر و جمعہ کا وقت -** آفتاب ڈھلنے سے نماز ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے کہ ہر ایک چیز کا سایہ سوا سایہ اصلی کے دوگنا ہو جائے یہی فیصلہ فقہیہ شرعیہ ہے (متون)

**نماز عصر کا وقت -** وقت ظہر ختم ہونے کے بعد سوا سایہ اصلی کے دو مثل ہونیسے سورج ڈوبنے تک ہے - مگر دو مثل گزرنے کے بعد آفتاب زرد ہونے سے پہلے اور بادل کے دن جلدی پڑھنا افضل ہے (از افادات رضویہ)

**سایہ اصلی معلوم کرنے کا طریقہ -** کہ ہموار زمین پر ایک گول دائرہ کھینچکر اس میں سیدھی لکڑی وغیرہ گاڑی جائے - پھر جب سایہ لکڑی کے سر سے گذرا وقت ظہر کا شروع ہوا - مگر زوال کے بعد - جاڑوں میں جلدی اور گرمیوں میں دیر کرکے پڑھنا افضل ہے - یہی صحیح فیصلہ شرعی ہے (اکثر کتب فقہ)

**نماز مغرب کا وقت -** غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے شفق وہ سفیدی ہے جو جانب مغرب سرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی ہوتی ہے - مگر آفتاب غروب ہوتے ہی تیاری کرکے جلدی پڑھنا

افضل ہے (متون)

**نمازِ عشا اور وتر کا وقت۔** شفق غائب ہونے سے صبح صادق سے پہلے تک ہے مگر تہائی رات تک اور بادل کے دن جلدی پڑھنا

افضل ہے (دُرِّ مختار و عالمگیری)

**قاعدہ کلیّہ شرعیّہ فقہیّہ۔** طلوعِ سورج۔ سر پر سورج۔ غروب سورج۔ ان تینوں وقتوں میں فرض۔ واجب۔ سنت۔ نفل۔ ادا۔ قضا

سجدۂ تلاوت۔ سجدۂ سہو۔ جائز نہیں مگر اس دن کی نمازِ عصر نہیں پڑھی تو سورج ڈوبنے سے پہلے تکبیر تحریمہ پڑھ کر پڑھ لے۔ مگر اتنی تاخیر کرنے سے وقت مکروہ تحریمہ میں پڑھی جس کا پھر صحیح وقت میں دوبارہ پڑھنا واجب ہے (شامی۔ عالمگیری۔ وغیرہ کتب فقہ)

## پانچ وقتہ فرض نمازوں اور جمعہ کی رکعتوں کا صحیح نقشہ اسلامی

**صبح کی نماز۔** اول دو رکعت سنت پھر دو رکعت فرض پڑھے کل چار رکعت ہیں۔

**ظہر کی نماز۔** اول چار رکعت سنت پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل پڑھے کل بارہ رکعت ہیں۔

**عصر کی نماز۔** اول چار رکعت سنّت پھر چار رکعت فرض کل آٹھ رکعت ہیں۔

**مغرب کی نماز۔** اول تین رکعت فرض پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل پڑھے۔ کل سات رکعت ہیں۔

**عشا کی نماز۔** اول چار رکعت سنت پھر چار فرض پھر دو سنت پھر دو نفل پھر تین وتر پھر دو نفل پڑھے کل سترہ رکعت ہیں۔

**جمعہ کی نماز وقتِ ظہر میں ہوتی ہے** اوّل چار رکعت سنت پھر دو رکعت فرض امام کے ساتھ پڑھیں اہل السنّت

پر واضح کرتا ہوں کہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے دیہات میں جمعہ فرض نہیں اور نہ عیدین واجب وہاں ظہر فرض اور پنجگانہ جماعت واجب

اور شہروں اور قصبات اور بڑے بڑے پرگنے جہاں کوئی حاکم ایسا کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے پر قادر ہو۔ وہاں جمعہ فرض اور عیدین واجب وہاں ضروریات کی چیزیں ملتی ہوں۔ گلی کوچے ہوں اگر گاؤں میں لوگ نمازِ جمعہ پڑھیں تو انہیں چار رکعت ظہر بہ نیت آخر ظہر احتیاطی عین فرض کی طرح پڑھنا سخت ضروری ہے۔ شہر میں بھی بعد جمعہ ظہر احتیاطی پڑھنا بہتر ہے۔ مگر یہ احتیاطی نفل کی طرح پڑھیں۔ پہلے قعدہ میں عبدہٗ ورسولہٗ کے بعد درود شریف پھر دعا یوم یقوم الحساب ہ تک پڑھ کر تیسری رکعت کو سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ سے شروع کریں۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ بعد جمعہ اول چار رکعت سنت پھر چار رکعت بہ نیت آخر ظہر احتیاطی پڑھیں پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل کل اٹھارہ رکعت ہیں (قرآن مجید شامی۔ درِّ مختار۔ ردالمحتار۔ تفسیر احمدی مصنفہ ملاجیون۔ طحاوی۔ عالمگیری۔ بہارِ شریعت طحطاوی۔ فتح القدیر۔ مرقات برہنہ کبیری۔ صغیری۔ جواہر مجددیہ وغیرہ)

## شرائطِ نماز

**نماز کی شرطیں نو ہیں۔** (۱) نمازی کا بدن پاک ہو (۲) نمازی کے کپڑے پاک ہوں۔ (۳) نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہو (۴) مردوں کو گھٹنوں کے نیچے سے ناف تک بدن کا چھپانا۔ عورتوں کو سر سے پاؤں تک (۵) نمازی کا وضو ہو (۶) نماز میں کعبہ مکرمہ کی طرف منہ ہو۔ (۷) نماز کا وقت صحیح ہو (۸) نیت دل سے پکا ارادہ ہو کیونکہ اعمال نیتوں پر موقوف ہوتے ہیں۔ (۹) تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہنا۔

## ارکانِ نماز

**نماز کے رکن چھ ہیں۔** (۱) قیام کرنا نماز میں با اطمینان سیدھا کھڑا ہو تاکہ بدن کے تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر پورے جم جائیں۔ (۲) قراءت مطلقاً ایک آیت کا پڑھنا کہ حرف صحیح مخرج سے ادا ہوں (۳) رکوع کرنا

اپنی پیٹھ کو اتنا جھکانا کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہونچ جائیں کہ پانی کا کٹورا بھر کر رکھا ہوا ٹھہر جائے (۴) سجدہ دو مرتبہ کرنا کہ زمین پر پیشانی پوری جم جائے۔ (۵) قعدۂ اخیرہ نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری اَلتَّحِیَّاتُ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھ لی جائے۔ (۶) نماز ختم کرنے پر اَلتَّحِیَّاتُ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھ کر اپنے کسی مخصوص کام سے نماز کا تمام کرنا مثلاً دونوں ہاتھ سے سر پر پگڑی باندھنا، کسی سے مصافحہ کرنا۔ سر پر چادر وغیرہ اوڑھنا۔ کپڑا پہننا۔

## واجباتِ نماز

**نماز کے واجب ۳۲ بتیس ہیں۔** (۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کا ہونا (۲) الحمد کا پڑھنا اس کی ساتوں آیتیں کہ ہر ایک مستقل واجب ہے۔ ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا بھی چھوڑنا ترک واجب ہے (۳) سورۃ کا ملانا چھوٹی سورۃ ہو یا تین چھوٹی آیتیں۔ (۴) ایک آیت یا دو آیتیں چھوٹی تین آیتوں کے برابر پڑھنا (۵) نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت واجب ہے۔ (۶) سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملانا فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں، سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ، وتروں، نفلوں کی ہر رکعت میں واجب ہے۔ (۷) الحمد کا سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ (۸) ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے الحمد ایک مرتبہ پڑھنا۔ (۹) الحمد اور سورۃ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو۔ آمین تابع الحمد ہے بسم اللہ تابع سورۃ ہے۔ (۱۰) قرأت پڑھ کر متصل رکوع کرنا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو اللہ اکبر تابع رکوع ہے (۱۱) دونوں سجدوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو (۱۲) تعدیلِ ارکان مثلاً رکوع۔ سجود۔ قومہ۔ جلسہ۔ میں سُبْحَانَ اللہ کا مقدار با اطمینان ٹھہرنا۔ (۱۳) رکوع سے قومہ کو با اطمینان سیدھا کھڑا ہونا کہ بدن کے تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر پورے جم جائیں۔ (۱۴) جلسہ کرنا کہ دونوں سجدوں کے درمیان با اطمینان سینہ کو اپنے اپنے جوڑوں پر سیدھا کھڑا کرنا (۱۵) قعدۂ اول میں اَلتَّحِیَّاتُ کو عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھنے کے مقدار بیٹھنا (۱۶) دونوں قعدوں میں

اَلتَّحِیَّاتُ کو عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھنا (۱۷) وتروں کی تیسری رکعت میں دعا قنوت پڑھنا۔ (۱۸) تکبیر دعا قنوت (۱۹) دونوں عیدوں کی چھ تکبیریں۔ (۲۰) عیدین میں رکوع کی دوسری تکبیر (۲۱) رکوع کے لئے اللّٰہ اکبر کہنا۔ (۲۲) امام کو نمازِ فجر و شام اور عشا کے فرضوں کی پہلی دو رکعت میں قرآءت بلند آواز پڑھنا۔ (۲۳) باقی نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔ (۲۴) رمضان شریف میں وتروں کی تینوں رکعتوں میں قرآءت بلند آواز پڑھنا (۲۵) واجبوں فرضوں کو اپنے محل میں ادا کرنا (۲۶) ہر رکعت میں رکوع کا ایک مرتبہ ہونا (۲۷) قعدہ دوسری رکعت سے پہلے کرنا (۲۸) چہار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ بیٹھنا (۲۹) نماز میں آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔ (۳۰) دو فرضوں یا دو واجبوں یا ایک واجب ایک فرض میں تین تسبیح کا مقدار وقفہ نہ ہونا (۳۱) امام جب قرآءت پڑھے بلند آواز ہو یا آہستہ اسوقت مقتدی کا چپ رہنا۔ (۳۲) سوا قرآءت کے تمام واجبوں میں امام کی متابعت کرنا۔

## سجدۂ سہو ادا کرنے کا طریقۂ شرعی

نماز کا کوئی واجب بھول جائے۔ تو نماز کا قعدۂ اخیر میں اَلتَّحِیَّاتُ کو عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھ کر دائیں طرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہہ کر دو سجدے کر کے بیٹھے پھر اَلتَّحِیَّاتُ پھر درود شریف پھر دعا رَبِّ اجْعَلْنِیْ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک پڑھ کے پہلے دائیں پھر بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ کہہ کر نماز سے فارغ ہو جائے

کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیت کے مقدار یا زیادہ دیر ہوئی سجدہ سہو ادا کرے۔

الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدۂ سہو کرے سورۃ پہلے پڑھی پھر الحمد یا الحمد اور سورۃ دونوں کے درمیان تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کا مقدار خاموش رہا سجدہ سہو ادا کرے

اگر قعدۂ اولیٰ کو بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا اگر بیٹھنے کے قریب ہے تو یاد آتے ہی وہ گویا بیٹھ جائے سجدۂ سہو واجب نہیں۔ اگر قریب کھڑا ہونے کے ہے تو نہ بیٹھے آخر میں سجدہ سہو ادا کرنے سے نماز ہو جائے گی۔ یہ حکم امام اور منفرد دونوں کے لئے ہے

اگر مقتدی ہے تو تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا پھر امام کی متابعت میں وجوباً بیٹھے گا۔ اگر نہیں بیٹھے گا تو نماز مقتدی کی فاسد ہو گئی **مسئلہ** اگر قعدۂ اخیرہ کو بھول کر پانچویں رکعت کو کھڑا ہوا جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا قعدۂ اخیرہ کی طرف واپس آوے تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی **مسئلہ** اگر عبدہٗ و رسولہٗ تک پڑھ کر پانچویں رکعت کو کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو ایک رکعت اور ملائے۔ چار فرض ہوں گے۔ دو نفل۔ اگر چھٹی رکعت نہیں ملائی تو چار رکعت فرض ہوں گے ایک رکعت باطل ہوگی۔ مگر سجدۂ سہو تینوں صورتوں میں واجب ہوگا۔ اگر قعدۂ اخیرہ کو بھول گیا اور کھڑے ہو کر پانچویں رکعت کو پڑھا پھر چھٹی رکعت کو پڑھ کر سجدۂ سہو کیا تو چھ رکعت نفل ہو جائیں گے فرض دوبارہ پڑھے **مسئلہ** جو امور شرعاً امام پر فرض و واجب ہیں وہی مقتدی پر فرض و واجب ہیں ان کو امام کے ساتھ ادا کرے **مسئلہ** اگر ایک رکعت میں تین سجدے کئے یا دو رکوع یا قعدۂ اولیٰ بھول گیا تو سجدۂ سہو ادا کرے **مسئلہ** اگر قعدۂ اولیٰ میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھا یا اتنا مقدار خموش رہا تب بھی سجدۂ سہو واجب ہوگا **مسئلہ** اگر امام ان نمازوں میں جن میں بلند آواز پڑھنا واجب ہے پوشیدہ پڑھا اور جن نمازوں میں پوشیدہ پڑھنا واجب ہے ان میں پکار کر پڑھا تو سجدۂ سہو لازم ہوگا **مسئلہ** اگر ایک شخص نے چار رکعت نفل شروع کئے دو رکعت پڑھ کر دو رکعت کو توڑ دیا اگر قعدۂ اول میں بقدر تشہد بیٹھ گیا تب تو دو رکعت قضا کرے کیونکہ نوافل قصداً شروع کرنے سے واجب ہو جاتے ہیں۔

# سجدۂ تلاوت کا بیان

**سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی شرطیں۔** سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی وہی شرطیں ہیں جو جوازِ نماز کے لئے ہیں مثلاً بدن پاک ہو کپڑے پاک ہوں سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی جگہ پاک ہو ستر عورت مردوں کا ناف

کے نیچے سے گھٹنوں تک عورتوں کا سر سے پاؤں تک بدن ڈھکا ہوا ہو۔ باوضو ہو کعبہ مکرمہ کی طرف منہ ہو وقت صحیح ہو۔ نیت دل سے پختہ ارادہ ہو تکبیر تحریمہ ہو۔

**سجدۂ تلاوت۔** ہر مسلمان مرد عاقل بالغ مکلف پر آیتِ سجدہ پڑھنے سننے سے واجب ہو جاتا ہے۔ کافر، مرتد، دیوانہ، نابالغ حیض نفاس والی عورت پر پڑھنے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔ اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میں نیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے واسطے سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی اللہ اکبر کہہ کر منہ طرف کعبہ مکرمہ کے سجدہ میں جاوے تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے سجدۂ تلاوت ادا ہو گیا۔ سجدۂ تلاوت میں ہاتھ اٹھانا۔ رکوع کرنا۔ دائیں بائیں سلام پھیرنا، تشہد پڑھنا واجب نہیں۔

**قرآنِ مجید میں سجدۂ تلاوت چودہ ہیں۔** (۱) آخر سورۂ اعراف میں (۲) سورۂ رعد میں وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ (۳) سورۂ نحل میں وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ (۴) سورۂ بنی اسرائیل خُشُوْعًا (۵) سورۂ مریم سُجَّدًا وَّبُکِیًّا (۶) سورۂ حج مَا یَشَآءُ (۷) سورۂ فرقان وَزَادَھُمْ نُفُوْرًا (۸) سورۂ نمل رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (۹) سورۂ سجدہ اَلَمْ یُؤْمِنُ (۱۰) سورۂ ص حُسْنَ مَاٰبٍ (۱۱) سورۂ حٰمٓ سجدہ (۱۲) سورۂ نجم فَاسْجُدُوْا (۱۳) سورۂ انشقاق یَسْجُدُوْنَ (۱۴) سورۂ علق وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ۔ **مسئلہ** اگر امام نے آیتِ سجدہ پڑھی اور مقتدی نے سنی تو سجدہ مقتدی پر واجب ہے۔ **مسئلہ** کسی نے آیتِ سجدہ سنی یا سونے والے کو سجدۂ آیت پڑھنے پر اطلاع ہو گئی تو سجدہ واجب ہو گا۔ **مسئلہ** ایک آدمی نماز میں نہ تھا اس نے امام سے آیتِ سجدہ سنی یا جس رکعت میں داخل ہوا اس رکعت میں سنی تو سجدہ نماز سے فارغ ہو کر ادا کرے۔ اگر نماز میں امام کے سجدہ کرنے سے پہلے داخل ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ کرے۔ **مسئلہ** اگر ایک مقام میں ایک ہی آیت سجدہ کئی مرتبہ پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہو گا۔ **مسئلہ** اگر ایک ہی آیت سجدہ کئی مجلسوں میں پڑھی جائے یا بہت آیتیں سجدہ ایک ہی مجلس میں پڑھی جائیں تو ایک سجدہ کافی نہ ہو گا۔ **مسئلہ**

ایک شخص نے ایک مجلس میں آیتِ سجدہ پڑھی پھر اسی مجلس میں دوسرے آدمی سے اسی آیتِ سجدہ کو سنا تو ایک ہی سجدہ کرے گا۔ (در مختار رد المحتار) **مسئلہ** ایک شخص آیتِ سجدہ پڑھکر اسی مجلس میں کھانا کھانے لگا یا تین پانچ قدم چلا یا درس و تدریس یا خرید و فروخت میں مشغول ہوا۔ اسی جگہ اسی آیتِ سجدہ کو پڑھنے لگا تو اس شخص پر دو سجدے واجب ہوں گے۔ کیونکہ اس شخص کی مجلس بدل گئی۔ اور تبدیلی تین یا زیادہ قدم چلنے میں حقیقۃً ہو گی اور باقی صورتوں میں حکماً **مسئلہ** ایک آدمی نے ایک ہی آیت سجدہ کو آتے بھی پڑھا اور جاتے بھی مگر سننے والوں نے ایک ہی مجلس میں سنا تو پڑھنے والے پر دو سجدے ہوں گے اور سننے والوں پر ایک کیونکہ پڑھنے والے پر بوجہ تبدیلی مکان دو سجدے واجب اور سننے والوں پر بوجہِ اتحاد مکان ایک سجدہ واجب ہوگا۔ **مسئلہ** تلاوت کرنیوالا ایک آیتِ سجدہ کو چھوڑ کر باقی ساری سورۃ پڑھے تو یہ فعل مکروہ ہے۔ علاوہ اس کے تلاوت کرنیوالا اگر آیت سجدہ کو آہستہ پڑھے تو افضل ہے **مسئلہ** تانا تننا۔ نہر یا دریا یا حوض میں تیرنا درخت کی ایک شاخ سے دوسری شاخ پر جانا۔ ہل جوتنا۔ دائیں چلانا چکی کے بیل کے پیچھے پھرنا۔ عورت کا بچہ کو دودھ پلانا، ان سب صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے جتنی مرتبہ پڑھے گا یا سنے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے (غنیہ۔ در مختار) یہی حکم کولہو کے بیل کے پیچھے چلنے کا ہونا چاہیئے۔

# نماز کی سنّتوں کا بیان

**نماز کی سنتیں پچاس ہیں۔** (۱) اذان کا پڑھنا (۲) دونوں ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا۔ (۳) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا (۴) دونوں ہتھیلیوں اور انگلیوں کا پیٹ قبلہ رُو ہونا (۵) وقتِ تکبیر تحریمہ سر کو نہ جھکانا (۶) تکبیر تحریمہ پڑھنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا۔ (۷) تکبیر دعا قنوت (۸) اور تکبیر عیدین میں مردوں کا کانوں تک ہاتھ اٹھانا اور عورتوں کا مونڈھوں تک (۹) امام

کا تکبیر تحریمہ اور اٹھتے بیٹھتے تکبیروں میں بلند آواز اللہ اکبر کہنا۔(۱۰) امام کا اللہ اکبر کہنا (۱۱)
اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ بلند آواز کہنا (۱۲) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا (۱۳) اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا
لَکَ الْحَمْدُ (۱۴) مرد کا تکبیر تحریمہ پڑھ کر ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی
کلائی کی پیٹھ پر بچھانا، عورت بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پیٹھ پر
داہنی ہتھیلی رکھے (۱۵) پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ (۱۶) پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ (۱۷) پھر
بِسْمِ اللّٰہِ (۱۸) پھر اَلْحَمْدُ ختم ہونے پر آمین (۱۹) ان چاروں کو آہستہ پڑھنا (۲۰)
رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین مرتبہ پڑھنا (۲۱) رکوع میں دونوں گھٹنوں کو مضبوط
پکڑنا۔(۲۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھنا (۲۳) عورتوں کا رکوع میں گھٹنوں پر
پر ہاتھ رکھنا انگلیاں ملائی رکھنا (۲۴) رکوع میں ٹانگوں کا سیدھا رکھنا (۲۵) اللہ اکبر پڑھ کر
رکوع کرنا (۲۶) اللہ اکبر کی سرے پر جزم پڑھنا (۲۷) رکوع میں پیٹھ کو خوب بچھانا کہ جوڑ
اپنی اپنی جگہ پر پورے جم جائیں۔ اور کٹورا پانی کا بھر کر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔ (۲۸)
عورتیں رکوع میں اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہونچ جائیں۔ اور گھٹنوں پر زور دیں۔
انگلیاں ملی ہوئی ہوں پاؤں جھکے ہوئے۔(۲۹) سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین
مرتبہ پڑھنا (۳۰) امام کا رکوع سے اٹھ کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا (۳۱) مقتدی
کا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا (۳۲) اکیلا ہو تو دونوں کا کہنا۔(۳۳) سجدے میں
جانا (۳۴) سجدے سے اٹھنا (۳۵) سجدے میں دونوں ہاتھوں کا زمین پر اکٹھا رکھنا
(۳۶) سجدے میں جاتے ہوئے پہلے زمین پر دونوں گھٹنوں کا بلا عذر اکٹھا رکھنا (۳۷)
پھر دونو ہاتھ (۳۸) پھر ناک (۳۹) پھر پیشانی رکھنا (۴۰) پھر الٹا اول پیشانی (۴۱)
پھر ناک (۴۲) پھر دونوں ہاتھ (۴۳) پھر بلا عذر دونوں گھٹنے اکھٹے اٹھانا (۴۴)
مردوں کا دونوں ہاتھ زمین اور رانوں کو پیٹ سے علیحدہ رکھنا۔ عورتوں کا ملا کر (۴۵) مردوں
کا اَلتَّحِیَّاتُ میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا داہنا پاؤں کھڑا کرنا ایڑی اوپر رکھنا۔ سجدہ میں دونوں
پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا اور قبلہ رخ ہونا سنت اور دونوں پاؤں کی بلا
چھوٹی انگلیوں اور انگوٹھے کے تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دونوں انگوٹھوں

کا باطن۔ قیام وسجدہ دونوں صورتوں میں زمین وغیرہ شی کی سطح ظاہری پر تکمیل عمل نماز کے لئے لگنا فرض یاد رکھیں اگر سنت ادا نہ ہوئی تو نماز ناقص۔ واجب ادا نہ ہوا تو سجدۂ سہو سے تکمیل نماز اگر فرض ادا نہ ہوا تو نماز نہ ہوگی۔ (۴۶) عورتوں کا دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال کر بیٹھنا سنت۔ (۴۷) سجدے میں مردوں کا دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا۔ اور پیٹ کو رانوں سے اور کلائیاں زمین پر بلا عذر شرعی نہ لگانا نہ بچھانا۔ (۴۸) عورتوں کا سمٹ کر سجدہ کرنا۔ بازوؤں کو پہلوؤں سے ملائیں۔ پیٹ کو رانوں پنڈلیوں دونوں اور پنڈلیاں زمین سے (۴۹) دونوں سجدوں کے درمیان تشہد کی طرح بیٹھنا کہ بایاں قدم بچھانا۔ داہنا کھڑا کرنا۔ ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔ سجدے میں انگلیوں کا قبلہ رو ہونا۔ اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھنا۔ (۵۰) جب دونوں سجدے کرلے تو دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا۔

## سنّیوں حنفیوں کے لئے قاعدہ کلیّہ شرعیہ۔

چار فرضوں، تین فرضوں، دو فرضوں، تین وتروں، چار سنت مؤکدہ، دو سنت مؤکدہ، دو نفلوں کی دوسری۔ تیسری۔ چوتھی رکعت میں ثنا اعوذ نہ پڑھنا اور دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہوکر بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھنا داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رو کرنا یہ مردوں کے لئے مخصوص ہے۔ عورتوں کا دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا۔ داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا اور بایاں بائیں پر انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔ نہ کھلی ہوں نہ ملی ہوئی۔ انگلیوں کے کنارے دونوں گھٹنوں کی ہڈیوں کے کنارے پر رکھنا۔ یاد رکھیں سنت مؤکدہ یہ ہیں۔ دو رکعت نماز فجر سے پہلے۔ چار رکعت نماز ظہر سے پہلے دو بعد۔ دو مغرب کے بعد۔ دو عشا کے بعد۔ چار جمعہ سے پہلے۔ چار جمعہ کے بعد پڑھے۔ پھر کل بائیس ۲۲ رکعت سنت مؤکدہ ہیں (غنیہ وعامۂ کتب فقہ)

## سنّتِ فجر پڑھنے کا صحیح فیصلہ شرعی۔

نمازِ نفل اور سنّتِ فجر گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ سنت فجر کی پہلی رکعت

میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ الکافرون
چوتھائی قرآن مجید کے برابر اور قل ہو اللہ تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ اگر صبح کو سو گیا
حتیٰ کہ سورج نکل آیا تو زوال سے پہلے فرض اور سنت دونوں کو قضا پڑھنا ضروری ہے
زوال کے بعد بھی اگر سنت کو قضا پڑھے تو جائز اور موجب ثواب ہے۔ اگر کوئی گھر میں
سنت فجر پڑھ کر نہیں آیا اور دیکھے کہ جماعت کھڑی ہو گئی ہے۔ اور اس کو یقین ہے کہ
سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جاؤں گا مگر جن صفوں میں جماعت کھڑی ہے ان
میں شامل ہو کر نہ پڑھے۔ کیونکہ سنت جماعت میں شامل ہو کر اور پاس کھڑے ہو کر پڑھنا
مکروہ ہے مسجد کے اندر جماعت ہو تو باہر پڑھے باہر ہو تو اندر پڑھے۔ گھر حجرہ یا مسجد کے
ستون وغیرہ کسی چیز کی آڑ میں پڑھے اور اگر یہ خوف ہو کہ سنتیں پڑھ کر شریک جماعت نہ
ہو سکوں گا تو سنت چھوڑ دے اور جماعت میں شامل ہو جائے۔ اور جب تک سورج نہ
نکلے ہو سکے تو درود شریف۔ وظائف وغیرہ ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور سنتوں کو سورج
ایک دو نیزے نکلنے کے بعد پڑھے۔ اگر جبوراً کوئی کام پڑھائی۔ سفر۔ کھیتی۔ سوداگری،
نوکری وغیرہ کا ہو تو چلا جائے جیسے بھی ممکن ہو سنت فجر ترک نہ کرے پڑھے حضور محمد مصطفیٰ
علیہ السلام فرماتے ہیں۔ سنت فجر نہ چھوڑو اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آ پڑیں کیونکہ
سنت فجر دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔

## سب سنتوں سے قوی تر سنت فجر ہیں۔

جمہور علمائے اہل السنت سنت فجر کو واجب کہتے ہیں اور سنت
فجر کی مشروعیت کا اگر کوئی شبہتہ انکار بوجہ جہالت کرے تو خوف کفر ہے اور اگر دانستہ ہو تو
اس کی تکفیر کی جائے گی یہی وجہ ہے کہ یہ سنتیں بلا عذر شرعی نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہیں۔ نہ سواری
پر۔ نہ چلتی گاڑی پر انکا حکم مثل وتر ہے۔

## اصح حکم شرعی یہ ہے۔

کہ سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی چار سنتوں کا مرتبہ ہے پھر
مغرب کی سنتیں پھر عشا کی حدیث میں خاص ان کے
بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو انہیں ترک کرے گا اسے میری

شفاعت نہ پہونچے گی (درمختار - ردالمختار - مسلم - ترمذی - فتح القدیر - ابوداؤد وغیرہ)

**سنیوں حنفیوں کے لئے شرعی سمجھوتہ۔** اگر جماعت ظہر کھڑی ہوگئی اور کوئی اگر پہلی چار سنتیں چھوڑ کر جماعت میں شامل ہوگیا تو سنتوں کو فرضوں کے بعد پڑھے۔ اول دو رکعت سنت ادا کرے پھر چار رکعت سنت پڑھے

جمعہ و ظہر کی سنتیں پڑھنے میں خطبہ یا جماعت شروع ہوگئی۔ تو چار رکعت پوری کرے۔ حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعت پر محافظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام فرماوے گا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات فرماتے ہیں کہ جو شخص آفتاب ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں (ابوداؤد۔ ترمذی، نسائی، بہار شریعت، کنزالدقائق وغیرہ)

**سنت غیر مؤکدہ پڑھنے کا صحیح طریقہ مسنون۔** نماز عصر۔ نماز عشا کی چار سنتوں کی دوسری رکعت کا قعدۂ اوّل کو اَلتَّحِیَّات سے عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پھر درود شریف۔ پھر یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک پڑھ کر پھر تیسری رکعت کو سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ سے شروع کرکے نماز کو پورا کرے یہی فیصلہ مفتیٰ بہ ہے اور اکثر لوگ ان سنتوں کو اس طریقے پر پڑھنے سے بالکل غافل ہیں۔

**نماز عصر کی سنتوں پر تفریع۔** حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز عصر کی پہلی چار سنتیں پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرمادیگا۔ علاوہ اس کے حضور علیہ السلام نے مجمع صحابہ میں جس میں حضور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے فرمایا کہ جو شخص عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے گا اسے آگ نہ چھوئے گی۔

**سنت مغرب کے فضائل۔** رزین نے مکحول سے روایت کی فرماتے ہیں کہ جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں

پڑھے۔ اس کی نماز دفترِ علیین میں لکھی جاتی ہے۔ اور انہیں کی روایت حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے۔ کہ مغرب کی سنتوں کو جلدی پڑھو۔ کہ وہ فرضوں کے ساتھ دفترِ اعمال میں پیش ہوتی ہیں۔

**نمازِ اوّابین۔** حدیث ترمذی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے۔ ان کے درمیان کوئی بُری کلام نہ کرے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر ثواب لکھا جائے گا

حدیث طبرانی میں عمار بن یاسر رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی فرماتے ہیں کہ جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں

**نمازِ اوّابین پڑھنے کا طریقہ۔** نمازِ اوّابین چھ رکعتیں ہیں۔ ہر ایک رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین تین مرتبہ پڑھیں

**نمازِ غوثیہ۔** جو امام ابو الحسن نور الدین علی بن جریر لخمی شطنوفی بہجۃ الاسرار میں اور ملال علی قاری و شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہم حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

**اس کی ترکیب یہ ہے۔** کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھے سلام کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ط اَغِثْنِیْ وَ اَمْدُدْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر یہ کہے یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَیَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَاَمْدُدْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ط [1] ترجمہ اے اللہ کے رسول اے اللہ کے نبی میری فریاد کو پہنچیئے اور مدد کیجئے۔ میری حاجت پوری ہونے میں اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ [2] ترجمہ اے جن و انس کے فریادرس اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ میری فریاد کو پہنچیئے اور میری مدد کیجئے میری حاجت پورا ہونے

ہیں اے حاجتوں کے پورا کرنیوالے۔

## نماز عشا کی سنتیں پڑھنے کا طریقہ۔

نماز عشا کی پہلی چار سنتیں صحیح محبت اور سچی عقیدتمندی کے ساتھ پڑھنا بہت ہی افضل و ثواب ہے اور ایمان والوں کے لئے محبت و عشق کے ساتھ پڑھنا ایک رکن ایمان ہے۔ (طبرانی اکبیر، عمدۃ الرعایہ شرح وقایہ وغیرہ۔ **مسئلہ** اگر کسی نے چار رکعت سنتِ عصر یا چار رکعت سنتِ عشا یا چار رکعت نفل کو قصداً شروع کیا تو توڑ دینے سے چاروں کی قضا واجب ہوگی (در مختار رد المحتار)

## ایک نقطۂ فقہی یاد رکھیں۔

امام السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں اپنے دائیں بائیں فرشتوں اور اپنے مقتدیوں اور ان کے فرشتوں کی بھی نیت کرے۔ اور مقتدی اپنے دائیں بائیں فرشتوں اور سب نمازیوں اور اپنے امام اور ان کے فرشتوں کی بھی نیت کرے۔ اگر امام سامنے ہو تو دونوں طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے۔ اگر نمازی اکیلا ہو تو صرف اپنے دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے۔ امام کا السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد داہنی طرف بیٹھ کر دعا مانگنا افضل ہے۔ مگر مقتدیوں کے سامنے بھی منہ کر کے دعا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ سامنے کوئی نماز نہ پڑھتا ہو۔

# مُستحبّاتِ نماز

## نماز کے مستحب سولہ ۱۶ ہیں۔

(۱) نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کا انگوٹھا دونوں کانوں تک پہونچانا (۲) حالتِ قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا۔ (۳) قیام کے وقت دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ رکھنا (۴) رکوع کرتے وقت اپنے دونوں پاؤں پر نظر رکھنا۔ (۵) سجدہ میں ناک کو دیکھنا۔ (۶) قعدہ میں گود کو دیکھنا (۷)

رکوع سجود میں پانچ پانچ مرتبہ تسبیح پڑھنا (۸) پہلی مرتبہ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے داہنے کندھے کو دیکھنا دوسری مرتبہ بائیں کندھے کو (۹) وقتِ تکبیرِ تحریمہ مردوں کا دونوں ہاتھ بلاعذر کپڑوں سے باہر نکالنا (۱۰) عورتوں کا کپڑوں کے اندر رکھنا۔ (۱۱) جمائی آوے تو منہ کو بند کرنا نہ رکے تو ہونٹوں کو دانتوں کے نیچے دبانا اس پر بھی نہ رکے تو داہنا ہاتھ سیدھا یا بایاں الٹا منہ پر رکھے۔ اس پر بھی نہ رکے تو قیام میں بائیں ہاتھ کی پیٹھ سے منہ ڈھانکنا کیوں کہ جمائی آنیوالی ہو تو منہ کو کھولدیتی ہے۔ شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے اور شیطان قہقہہ کرتا ہے اور جو منہ سے نکلتا ہے وہ شیطان کا تھوک ہوتا ہے۔ عقیدۂ جمائی روکنے کا مجرّب طریقہ جب جمائی آوے تو مومن اپنے دل میں عقیدۂ ایمانی قائم کرے کہ کل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات جمائی سے محفوظ ہیں نبیوں کو جمائی نہیں آتی تھی۔ جمائی فوراً رک جائے گی۔ (۱۲) جس طرح بھی ہو سکے کھانسی کو روکنا (۱۳) جماعت کی انتظار میں صف بناکر بیٹھو علیحدہ علیحدہ یا حلقہ بناکر دنیا کی گفتگو کے لئے نہ بیٹھو۔ بلکہ بیٹھکر تکبیر سنو۔ مکبّر جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہونچے تو امام اور مقتدی سب کا کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اول سے کھڑا ہونا خلافِ سُنّت ہے (عالمگیری وغیرہ) (۱۴) مکبّر جب قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ پڑھے تو نماز کا شروع کرنا مگر تکبیر ختم ہونے پر شروع کرنا افضل ہے (۱۵) مقتدی کا نماز کو امام کے ساتھ شروع کرنا (۱۶) بلاکسی شئی کے زمین پر سجدہ کرنا (ہدایہ، شرح وقایہ، کنزالدقائق۔ بہارِ شریعت وغیرہ)

## مکروہاتِ نماز

**نماز کے مکروہ ستّر ہیں۔**

(۱) نماز میں کپڑوں یا داڑھی۔ یا بدن سے کھیلنا کپڑا سمیٹنا مونڈھوں یا سر پر کپڑا کے کناروں کو لٹکانا (۲) نماز میں کرتہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالنا بلکہ پیچھے کی طرف پھینک دینا۔ یا

آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھانا یا دامن سمیٹنا (۳) نماز میں سخت پیشاب یا پاخانہ یا ہوا کا غلبہ ہونا اسے روک کر نماز پڑھنا (۴) سر پہ جوڑا باندھا ہو اور نماز پڑھتا اگر جوڑا باندھا تو نماز فاسد ہو گئی۔ (۵) نماز میں سجدہ کی جگہ سے ایک مرتبہ کنکریاں یا مٹی یا گھاس ہٹانا درست دوسری مرتبہ ہٹانا مکروہ تحریمہ (۶) انگلیوں کا چٹکانا ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا (۷) نماز میں کمر پہ ہاتھ رکھنا (۸) نماز میں ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا (۹) تشہد یا دونوں سجدوں میں بلا عذر کتے کی مثل بیٹھنا کہ گھٹنوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرینوں کے بل بیٹھنا (۱۰) مرد کا سجدے میں کلائیاں بچھانا۔ (۱۱) آدمی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا اگرچہ وہ فاصلہ پر ہو اگر دونوں کے درمیان پردہ یا پیٹھ پیچھے ہو تو جائز ہے۔ (۱۲) کپڑے میں ایسا لپٹنا کہ ہاتھوں کا باہر نہ ہونا (۱۳) پگڑی کو بلا پیچوں کے باندھنا۔ (۱۴) ناک اور منہ دونوں کو چھپانا۔ (۱۵) بلا ضرورت کھنکارنا۔ (۱۶) نماز میں قصداً جمائی لینا (۱۷) ایسے کپڑوں کو پہن کر نماز پڑھنا کہ جن پر جانداروں کی تصویریں ہوں۔ یا نمازی کے آگے یا پیچھے یا سر پہ یا دائیں یا بائیں یا بیٹھ پیچھے یا محل سجدہ میں (۱۸) قرآن مجید الٹا پڑھنا (۱۹) کسی واجب کا چھوڑنا مثلاً رکوع سجود میں بلا عذر پیٹھ کا سیدھا نہ کرنا اسی طرح قومہ جلسہ میں سیدھا ہونے سے پہلے سجدہ کرنا (۲۰) امام کا کسی کی خاطر نماز میں قرآءت کا بڑھانا (۲۱) صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھنا باوجودیکہ کرتہ چادر وغیرہ موجود ہے (۲۲) صف میں شامل ہونے سے پہلے اللہ اکبر کہہ کر پھر صف میں داخل ہونا (۲۳) زمین چھینی ہوئی یا پرایا کھیت یا جس زمین میں کھیتی موجود ہو یا جتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا (۲۴) جب نمازی اور قبر کے درمیان کوئی شے نہ ہو تو قبر کے سامنے نماز پڑھنا (۲۵) کعبہ مکرمہ کی چھت پر مطلقاً اور مسجد کی چھت پہ بلا عذر نماز پڑھنا مکروہ تحریمہ ہے (۲۶) کفار کے بت خانہ میں نماز نہ پڑھنا (۲۷) رکوع سجود میں تین مرتبہ سے کم تسبیح پڑھنا۔ (۲۸) الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا انگرکھا کے بند نہ باندھنا یہ سب مکروہ تحریمہ ہیں (۲۹) منہ میں کوئی شے رکھ

کر نماز پڑھنا کہ قرآءت سے مانع ہو۔ اگر قرآءت سے مانع ہو کہ آواز بھی نہ نکلے یا ایسے الفاظ ہوں کہ قرآن مجید کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہے۔ (۳۰) کام کاج والے کپڑوں سے نماز پڑھنا۔ (۳۱) ننگے سر نماز پڑھنا (۳۲) نماز میں پیشانی وغیرہ سے پسینہ ہاتھ وغیرہ سے دور کرنا (۳۳) نماز میں انگلیوں پر آیتوں یا سورتوں یا تسبیحوں کا گننا (۳۴) سجدہ میں دونوں پاؤں کو کسی شے سے ڈھکنا یا دائیں یا بائیں پاؤں پر بلا عذر شرعی زور ڈالنا (۳۵) نماز میں چار زانوں بیٹھنا۔ (۳۶) نماز میں انگڑائی لینا یا کھانسنا یا تھوکنا یا صف میں تنہا کھڑا ہونا کہ قیام قعود وغیرہ فعلوں کو باقی نمازیوں کے خلاف کرنا (۳۷) مقتدی کا صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا جبکہ صف میں جگہ موجود ہو اگر صف میں جگہ نہ موجود ہو تو کچھ حرج نہیں مگر درمیان صف میں سے کسی کو کھینچکر اپنے ساتھ ملا کر امام کے پیچھے کھڑا ہونا افضل ہے۔ (۳۸) فرضوں کی ایک رکعت میں ایک آیت یا ایک سورۃ کو بار بار پڑھنا (۳۹) بلا عذر شرعی سجدہ کو جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے زمین پر ہاتھ لگا رکھنا اور اُٹھتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کا اٹھانا (۴۰) رکوع میں سر کا پیٹھ سے اونچا یا نیچا کرنا۔ (۴۱) نماز میں بسم اللہ، اعوذ، ثنا آمین بلند آواز پڑھنا (۴۲) نماز میں بلا عذر شرعی دیوار یا لاٹھی وغیرہ پر سہارا پکڑنا مگر عذر ہو تو فرضوں، واجبوں، سنتوں میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا بلا حرج جائز ہے (۴۳) نماز میں کرتہ کی آستین بچھا کر اس پر سجدہ کرنا کہ چہرہ پر مٹی وغیرہ نہ لگے (۴۴) نماز میں دائیں بائیں طرف جھکنا جھومنا (۴۵) بلا عذر امام کا محراب میں تنہا کھڑا ہونا (۴۶) نماز میں بلا عذر آنکھوں کا بند کرنا مگر خضوع خشوع کے لئے کرے تو جائز ہے (۴۷) نماز میں سجدہ وغیرہ میں انگلیوں کا پھیرنا۔ (۴۸) اُٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں کا اٹھانا (۴۹) بلا عذر امام کا دروں میں کھڑا ہونا (۵۰) نماز میں تنہا امام کا بلند جگہ کھڑا ہونا مقتدیوں کا نیچے یا امام کا نیچے کھڑا ہونا اور مقتدیوں کا بلند جگہ پر (۵۱) مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے اپنے لئے خاص جگہ مقرر کرنا۔ (۵۲) بلا خوف دشمن تلوار، رائفل، کمان، پستول، پیٹی وغیرہ ہتھیار لگائے ہوئے نماز پڑھنا (۵۳) سامنے نجاست، پاخانہ، مردار وغیرہ ہو ایسی جگہ نماز پڑھنا

(۵۴) بلا عذر ہاتھ سے مکھی، پسّو اڑانا (۵۵) ہاتھ میں سامان وغیرہ لئے ہوئے نماز پڑھنا (۵۶) سامنے کھیل، تماشا خلاف شرح کام وغیرہ ہو جو دل کو نماز پڑھنے سے ہٹا رکھے ایسی جگہ نماز پڑھنا (۵۷) جلتی ہوئی آگ کے سامنے نماز پڑھنا (۵۸) نماز پڑھنے میں اپنے بدن کو دامن یا آستین سے ہوا پہنچانا کہ وہ مکروہ ہے (عالمگیری) (۵۹) عام لوگوں کا راستہ (۶۰) کوڑا وغیرہ ڈالنے کی جگہ۔ (۶۱) مذبح گاہ۔ (۶۲) قبرستان (۶۳) غسلخانہ (۶۴) نالا (۶۵) ڈنگروں کی جگہ (۶۶) اونٹ وغیرہ باندھنے کی جگہ (۶۷) پاخانہ کی چھت (۶۸) اصطبل (۶۹) حمام خانہ (۷۰) جنگل میں بلا سترہ جبکہ لوگوں کا آگے سے گزرنے کا خوف ہو ان جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے مگر مقبرہ میں جو جگہ نماز پڑھنے کے لئے مقرر ہو اس میں قبر نہ ہو وہاں نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے۔ (کتب عامہ)

## مُفسداتِ نماز

### نماز کو توڑنے والی چونتیس ۳۴ چیزیں ہیں

(۱) نماز میں مطلقاً کلام کرنا قصداً ہو یا بھول کر قلیل ہو یا کثیر مُفسدِ نماز ہے (۲) اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دینا یا اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا جس کا لقمہ لیا ہو وہ نماز میں ہو یا نہ (۳) نماز میں عمل کثیر کرنا جیسے دونوں ہاتھوں سے عمامہ باندھنا یا تہبند۔ کرتہ پہننا۔ یا پاجامہ۔ یا پیشاب پاخانہ کی وجہ سے بے وضو ہونا (۴) قرآن مجید کو دیکھ کر یا غلط پڑھنا (۵) نماز میں قلم دوات کاغذ پاس ہے لکھنا شروع کر دینا (۶) ناپاک جگہ سجدہ کرنا (۷) قبلۂ اقدس کیطرف سے سینہ پھیرنا (۸) نماز میں جنون یا بے ہوشی کا آنا (۹) نماز میں کسی کو طمانچہ یا کوڑا یا لاٹھی وغیرہ مارنا (۱۰) نماز میں شیطان کا نام سن کر اس پر لعنت بھیجنا (۱۱) رکوع سجود والی نماز میں قہقہہ کرنا کہ آس پاس والے سن لیں (۱۲) امام کے آگے کھڑا ہونا (۱۳) نماز میں کسی سے مصافحہ کرنا (۱۴) نماز میں بری خبر موت یا قتل یا ڈاکا وغیرہ چوری کی سن

کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ پڑھنا (۱۵) نماز میں اچھی خبر شادی یا کفار کے ملک کو فتح کرنے یا فرزند پیدا ہونے کی خبر سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنا (۱۶) نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یا اذان کا جواب دیا یا چھینک مارنیوالے نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھا تو سننے والے نے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا (۱۷) نماز میں اللہ تعالیٰ کا نام مبارک سن کر جَلَّ جَلَالُہٗ کہنا یا سیّدنا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام مبارک سن کر درود شریف پڑھنا (۱۸) نماز میں قرآن مجید پڑھ کر کسی چیز پر دم کرنا (۱۹) نماز میں دانتوں کے اندر کھانے کی چیز چنے کے مقدار یا زیادہ اس کا کھانا یا پانی پینا یا خون نکلا اور تھوک پر خون کا غالب ہونا یا کچھ کھانا (۲۰) فرضوں میں سے کوئی فرض چھوڑنا (۲۱) عورت نماز میں تھی بچہ نے اس کا دودھ پیا (۲۲) نماز میں کھنکارنا کہ جس سے حروف پیدا ہوں جیسے اُف اُف اُخ اُخ یا قِ اس کا معنی ہے نگاہ رکھ (۲۳) وقتِ تکبیرِ تحریمہ عورت کے برابر کھڑا ہونا (۲۴) نماز میں ڈاڑھی کو تیل لگانا یا کنگھا کرنا یا سرمہ ڈالنا یا عورت کا دنداسہ ملنا (۲۵) نماز پڑھتے ہوئے گھوڑے وغیرہ گدھے پر سوار ہونا (۲۶) نماز میں دونوں پاؤں کو اُٹھانا نماز نہ ہوگی بلکہ صرف انگلی کی نوک کا زمین پر لگنا جب بھی نماز نہ ہوگی اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہیں (۲۷) نماز پڑھتے ہوئے ایک رکن میں تین مرتبہ کھجلانا یا لکڑی چیرنا پھاڑنا (۲۸) نماز میں خدا سے وہ شے مانگنا جو بندوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْنِیْ یا اللہ مجھے طعام دے اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ یا اللہ مجھے عورت دے (عالمگیری) (۲۹) نماز پڑھتے پڑھتے گھوڑے کے منہ میں لگام دینا یا اس پر کاٹھی کسنا یا کلہاڑی مارنا نماز نہ ہوگی (عالمگیری) (۳۰) بلا وضو نماز پڑھنا (۳۱) نماز میں بدن کے کسی ایک عضو کا چوتھا حصہ ننگا ہونا (۳۲) وقتِ دیگر میں نمازِ عشا پڑھنا وقت عشا میں نماز دیگر وغیرہ شام پڑھنا (۳۳) صاحب ترتیب کو نمازِ وقتی پڑھتے ہوئے نماز قضا کا یاد آنا بشرطیکہ وقت میں اتنی گنجائش ہو کہ نمازِ قضا پڑھ کر وقتی پڑھ سکتا ہو (۳۴) عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ دیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا۔

**نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بیان۔** نمازی کے سامنے

سجدہ کی جگہ سے گزرنے والا مرد ہو یا عورت گدھا ہو یا کتا۔ بیل ہو یا گائے۔ اونٹ ہو یا بکری۔ بھینس ہو یا ہاتھی۔ بندر ہو یا ریچھ۔ بلی ہو یا چوہا۔ گوہ ہو یا نیولا۔ وغیرہ نماز کو فاسد نہیں کرتا (۱) اگر گزرنے والا جانتا ہے کہ اپنے بھائی نمازی کے سامنے سے گزرنے کا کتنا بڑا گناہ ہے تو اسی جگہ سو سال کھڑا رہنے کو ایک قدم بھی گزرنے سے بہتر سمجھتا۔ (۲) اگر گزرنے والا جانتا کہ اپنے بھائی نمازی کے سامنے سے گزرنے کا کتنا بڑا گناہ ہے تو اسی جگہ زمین میں دھنس جانیکو آگے گزرنے سے بہتر سمجھتا (۳) کھلا میدان یا بڑی مسجد میں نمازی کے قیام کی حالت میں جتنی دور تک نظر پھیلائے وہ تمام سجدہ کی جگہ ہے اس حصہ کے درمیان نمازی کے سامنے سے گزرنا ممنوع ہے۔

**قاعدہ کلیہ فقہیہ شرعیہ۔** امام یا اکیلا آدمی کا سترہ گاڑنا بہتر ہے۔ سترہ بمقدار ایک یا تین ہاتھ اونچا ہو۔ امام کا سترہ وہی مقتدی کا سترہ ہے۔

# اِمامت کا بیان

**امامت کے لئے چھ شرطیں ہیں۔** مسلمان[۱] سنی عاقل[۲]، بالغ[۳]، مرد ہونا[۴]، قرآءت[۵] کا واقف ہونا، صحیح[۶] سلامت ہونا متقی پرہیزگار لوگ لکھے پڑھے جو الفاظوں کا صحیح مخرج جانتے ہوں۔ وہ اذان پڑھیں اور الفاظوں کا صحیح مخرج جاننے والے لوگ۔ اچھا قرآن مجید پڑھنے والے قاری امامت کریں۔ علاوہ اس کے مستحق امامت کا وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام سب سے زیادہ جانتا ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو علم قرآءت و علم تجوید زیادہ جانتا ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو اخلاق کا زیادہ اچھا ہو اس درجہ

میں برابر ہوں تو جو زیادہ تہجد گزار خوبصورت ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو شریف خاندان کا ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جس کی آواز اچھی ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو سید صحیح النسب ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو دولت مند حلال کسب کر کے کھاتا ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو اپنا لباس زیادہ ستھرا رکھتا ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو جو احکامِ شرعی جاننے میں شرعاً صحیح ترجیح رکھتا ہو اس درجہ میں برابر ہوں تو قرعہ ڈالا جائے پھر جس کے نام قرعہ نکلے وہ امامت کرے یا جس کو جماعت عدل و انصاف کے ساتھ منتخب کرے وہ امام ہوگا۔ اگر جماعت میں کچھ خود غرضی سے اختلاف ہو تو جس طرف جماعت کے زیادہ لوگ خلوص دل سے دین کا کام خالصاً لوجہِ اللہ کرنے والے ہوں تو وہ بالاتفاق جس کو متعین کریں۔ وہ امام ہو سکتا ہے۔ اگر کسی کے گھر میں اجتماع ہو تو اول بادشاہ امامت کا زیادہ حق دار ہے پھر امیر پھر قاضی پھر صاحبِ خانہ (درّمختار ردالمحتار عالمگیری وغیرہ)

## ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے

مثلاً فاسق معلن جو علانیہ فسق کرے شرابی زانی لوطی جواری بے نمازی۔ سود کھانیوالا سود دینے والا۔ سود کی دستاویز لکھنے والا۔ اسکی شہادت دینے والا جھوٹی شہادت دینے والا۔ ڈاڑھی منڈانیوالا۔ یا مٹھی بھر حد شرعی سے زیادہ کتروانے والا۔ کم تولنے والا وغیرہ، گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنیوالا۔ یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنیوالا وہ فاسق جو چھپکر فسق کرتا ہو۔ اسکے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے مگر وہ مکروہ تنزیہی ہے جتنی نمازیں فاسق معلن کے پیچھے پڑھی ہیں ان کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے غنیۃ (ردالمحتار و درمختار وغیرہ) اور وہابی غیر مقلد۔ وہابی دیوبندی۔ مرزائی قادیانی۔ مرزائی لاہوری۔ رافضی خارجی۔ قدریہ۔ مرجیہ۔ دھریہ چکڑالوی نیچری مشرقی خاکساری۔ مودودی کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز جائز نہیں اسلئے کہ یہ فرقے ضروریاتِ دین و فقہ کے منکر ہیں۔ ان بے دین فرقوں کے پیچھے نماز اصلاً نہیں ہوتی۔

## ان کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے۔

غلام، دیہقانی، ولد الزنا، کوڑھی، فالج اور برص کی بیماری والا جس کی برص ظاہر ہو، بے وقوف جو فرضوں، واجبوں، سنتوں وغیرہ معاملات خرید و فروخت کو صحیح طور پر ادا کرنے میں دھوکا کھاتا ہو، امرد، نابالغ، اگر پڑھی تو درست ہے مگر خلافِ اولیٰ ہوگی۔ یہ اسوقت ہے جبکہ مقتدیوں سے افضل و اعلیٰ نہ ہوں (درمختار، بہار شریعت وغیرہ)

# جماعت کا بیان

رب العالمین فرماتا ہے۔ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ پارہ ۱ سورۃ بقرہ رکوع ۵

اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے۔

**غور کریں** کہ اس آیتِ کریمہ سے رکوع کی فرضیت اور نماز باجماعت پڑھنے کی صحیح ترغیب ثابت ہوئی۔

## سب مسلمان ایک ہی صف میں اکٹھے کھڑے ہیں

آگیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیرے دربار میں پہونچے تو سبھی ایک ہوئے
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

## مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔

**مسئلہ۔** سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے۔ پھر مسجد نبوی۔ پھر مسجد بیت المقدس۔ پھر مسجد قبا اور پھر جامع مسجد پھر مسجدِ محلہ۔ پھر مسجد شارع (کتب فقہ)

**مسئلہ۔** مسجدِ محلہ میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو بلکہ مسجدِ محلہ میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھے وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے (صغیری وغیرہ)

اگر در خانہ صد محراب داری — نماز آں بہ کہ در مسجد گزاری

**مسئلہ۔** مرد کی مسجد میں نماز گھر اور بازار میں پڑھنے سے پچیس ۲۵ درجہ زیادہ ہے کیوں کہ مسجدوں کا ثواب مسجدوں ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ جامع مسجد میں پانچسو ۵۰۰ نماز کا

ثواب ملتا ہے۔ بیت المقدس کی مسجد میں پانچہزار نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ مدینہ منورہ کی مسجد میں پچپاس ہزار نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ مکہ معظمہ کی مسجد بیت الحرام میں ایک لاکھ نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ حقیقت میں مسجد نبوی کا درجہ بیت المقدس کی مسجد سے زیادہ ہے۔ اور ظاہر میں بیت المقدس کی مسجد کا ثواب زیادہ ہے۔

**مسئلہ** مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جاسکتا اور تہائی رات تک چراغ جلاسکتے ہیں اگرچہ جماعت ہوچکی ہو۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہاں اگر واقف نے شرط کردی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہو تو جلاسکتے ہیں اگرچہ شب بھر کی ہو (عالمگیری) **مسئلہ** چراغ سے کتب بینی اور درس تدریس تہائی رات تک مطلقاً کرسکتا ہے۔ اگرچہ جماعت ہوچکی ہو اور اس کے بعد اجازت نہیں مگر جہاں اس کے بعد تک جلنے کی عادت ہو (عالمگیری) اسی طرح اسٹیشنوں سراؤں کی مسجدوں میں۔ (درمختار ردالمحتار وغیرہ)

## جماعت سنت مؤکدہ ہے۔

نماز باجماعت پڑھنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے۔ عورتوں پر نہیں۔ نماز جمعہ مردوں پر فرض ہے۔ عورتوں پر نہیں۔ نماز عیدین مردوں پر واجب ہے عورتوں پر نہیں۔ عورتیں صرف عورتوں کی امامت کرسکتی ہیں۔ عورت اگر امام ہو تو درمیان صف کے کھڑی ہو حدیث میں ہے کہ نماز باجماعت پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ افضل ہے (ترمذی نسائی) چالیس دن نماز باجماعت پڑھنا تکبیر اولیٰ کا پانا اس کے لئے دو آزادیاں لکھی جاتی ہیں۔ ایک دوزخ سے دوسری نفاق سے۔ جو آدمی چالیس راتیں نماز باجماعت پڑھے گا اور عشا کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہونے دے گا تو مولیٰ تعالیٰ اس کو دوزخ سے آزادی لکھ دیگا۔

## جماعت ثانی بالاتفاق و بالاجماع بلاکراہت جائز ہے۔

اگر مسجد محلہ ایسی ہے کہ جس میں امام اور مؤذن اور نمازی مقرر ہیں۔ تو ایسی صورت

ہیں جماعت ثانی محراب سے علیحدہ ہو کر بلا اذان بالاتفاق وبالاجماع بلاکراہت جائز ہے - دوسری اذان کے ساتھ ایسی مسجد میں جماعتِ ثانی مکروہ تحریمہ ہے (شامی عالمگیری ردالمحتار درالمختار وغیرہ)

## ایسی مسجد جو شارع عام میں ہے۔

کہ جس میں نہ امام مقرر ہے نہ موذن نہ نمازی بلکہ لوگ جوق در جوق آتے اور نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں تو ایسی مسجد میں دوسری اذان کے ساتھ جماعت ثانی بلا کراہت جائز ہے -

## صفوں کی فضیلت باعتبار نزولِ رحمت۔

پہلی صف افضل ہے پھر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی پھر پانچویں علیٰ ہذا القیاس حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفوں کو ترتیب دیتے ہیں - حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو صف کو ملائیگا اللہ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا اللہ اسے قطع کرے گا (ابن ماجہ مسلم - نسائی - ابوداؤد وغیرہ)

تو برائے وصل کردن آمدی      نہ برائے فصل کردن آمدی

## طریقۂ شرع پر صفوں کا مُرتّب کرنا

اگر دو آدمی ہوں تو امام بائیں طرف اور مقتدی دائیں طرف کھڑا ہو اگر تین آدمی ہوں تو دو پیچھے اور امام آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے - اگر بہت آدمی ہوں پہلی صف مردوں کی کریں. اور ان کے پیچھے نابالغ بچوں کی اور پاؤں میں بلا عذر شرعی چار انگلیوں کا فاصلہ کریں - کل کلمہ گو باہم اخوتِ اسلامی کو حکم شرعی سمجھ کر مونڈھوں سے مونڈھوں کو ملا کر صفوں کو مرتب کریں. یہ باہم مسلمانوں کے دلوں میں مضبوطِ محبّت اسلامی اور باعثِ رحمتِ الٰہی ہے (ابوداؤد نسائی طبرانی وغیرہ کتب فقہ) علاوہ اس کے زمانۂ موجودہ میں جوان عورتوں کو مسجدوں میں نماز کے لئے آنا بالکل ممنوع ہے - کیوں نہ خوفِ فتنہ ہے. مگر بوڑھی عورتیں نماز فجر و مغرب و عشا کے لئے آسکتی

ہیں اور ظہر و عصر و جمعہ و عیدین کی نماز کے لئے ان کو بھی مسجدوں میں آنا ممنوع ہے
(فتح القدیر کنز الدقائق بحر الرائق وغیرہ)

## فیصلہ مفتیٰ بہ یہ ہے کہ۔

عورتیں بوڑھی ہوں یا جوان رات ہو یا دن نماز کے لئے باہر نہ نکلیں۔ کیونکہ زمانہ فتنہ و فساد کا ہے۔ اور قیامت کا زمانہ بھی قریب ہے۔ (شرح وقایہ عنایہ کفایہ دُرِّ مختار وغیرہ)

## پانچوقتہ نماز باجماعت نہ پڑھنے والوں کا صحیح عذر۔

(۱) وہ مریض جس کو مسجد تک جانے میں تکلیف ہو (۲) وہ جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (۳) اپاہج (۴) وہ جس پر فالج گرا ہو (۵) اتنا بوڑھا کہ جس کا مسجد تک جانا دشوار ہو (۶) اندھا اگرچہ اس کے لئے کوئی ایسا آدمی ہو جو اس کا ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہونچا دے (۷) سخت بارش کا ہونا (۸) راستہ میں سخت کیچڑ کا ہونا (۹) سخت اندھیری ہے (۱۰) سخت سردی ہے۔ (۱۱) سخت آندھی کا چلنا (۱۲) مال یا کھانا تلف ہونے کا صحیح اندیشہ ہے (۱۳) قرض خواہ کا تکلیف دینے کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔ (۱۴) ظالم کا اتنا خوف ہے کہ وہ تکلیف دے گا یا مار ڈالے گا (۱۵) سخت پیشاب (۱۶) پاخانہ کا غلبہ (۱۷) ریاح کی شدید حاجت ہے (۱۸) کھانا حاضر ہو بھوک غالب ہو (۱۹) قافلہ چلے جانے کا خوف ہو (۲۰) مریض کی بیمار پرسی کرنا کہ جماعت میں شامل ہونے کے لئے اس کو تکلیف ہوگی اور وہ گھبرائے گا (دُرِّ مختار بہارِ شریعت وغیرہ)

## جس کی کئی رکعتیں رہ گئی ہوں

جس شخص کی کوئی رکعت یا کئی رکعتیں جماعت سے رہ جائیں۔ اور وہ بعد میں شریک ہوا ہو اسے لائق ہے کہ امام کے نماز ختم کرنے اور دونوں طرف سلام پھیر دینے پر خود سلام نہ پھیرے۔ بلکہ اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے۔ اور اپنی نماز کو اس طرح پورا کرے جیسے کہ اس کی رکعتیں رہ گئی تھیں مثلاً اگر صرف پہلی رکعت رہ گئی ہے تو اٹھ کر سُبحانَکَ اللّٰھُمَّ۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ۔ بِسمِ اللّٰہِ ط اَلحَمدُ لِلّٰہِ پھر

کوئی سورۃ یا آیت پڑھ کر نماز کو پورا کرے۔ اگر چار رکعت والی نماز ہو تو امام کے ساتھ۔ آخری رکعت ملی ہو تو باقی نماز اس طرح ادا کرے۔ امام کے سلام پھیرنے پر اللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر کھڑا ہو جائے۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع کرے اور پھر دو سجدے کرے پھر اَلتَّحِیَّاتُ کو عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھے اور کھڑا ہو جائے۔ یہ حساب میں دو رکعتیں ہوں گی۔ اب تیسری رکعت شروع ہوگی اس میں صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اور کوئی سورت یا آیت پڑھ کر رکعت پوری کر کے چوتھی کو کھڑا ہو جائے۔ پھر صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھے یہ آخری رکعت ہوگی پھر اَلتَّحِیَّاتُ، عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پھر درود پھر دعا یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر کر نماز پوری کرے۔ مسئلہ۔ اسی طرح سے تین رکعت والی نماز مغرب باجماعت ادا کریں۔ اگر امام کے ساتھ آخری رکعت ملی تو امام کے سلام پھیرنے پر کھڑے ہو جائیں اور اپنی باقی نماز کو پورا کریں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ، بِسْمِ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور کوئی سورۃ ملائیں یہ دوسری رکعت ہوگی۔ مگر ترتیب میں پہلی اس لئے اَلتَّحِیَّاتُ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھیں پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں اور اس میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اور کوئی سورۃ پڑھیں پھر رکوع سجود کے بعد اَلتَّحِیَّاتُ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پھر درود اور دعا یوم یقوم الحساب تک پڑھ کر دونوں طرف السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ کہیں مسئلہ۔ اگر امام مقیم ہے۔ تو مقتدی کی ایک یا دو یا تین یا چار رکعت ہیں تو وہ اس طریقۂ مذکور کی طرح نماز کو ادا کرے (عامہ کتب)

## مدرک۱ لاحق۲ مسبوق۳ لاحق مسبوق۴ مقتدی کو لکھا ہے

مدرک۔ وہ شخص ہوتا ہے کہ جو اوّل رکعت سے آخیر نماز ختم ہونے تک امام کے

ساتھ شریک رہا اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔
**لاحق** وہ شخص ہوتا ہے کہ جس نے امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی پھر اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہوگئیں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع سجود چھوٹ گیا یا نماز میں بے وضو ہوگیا۔ یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی یا سوگیا تو امام ایک یا دو رکعتیں پڑھ گیا۔ پھر جاگا تو وہ اپنی فوت شدہ رکعتوں کو بلا قرآءت پڑھکر امام کے ساتھ شریک ہوجائے پھر امام جب اپنی نماز پوری کر کے سلام پھیرے گا۔ تو وہ نہ ٹھہر کر کھڑا ہوکر نماز شروع کرے اول ثنا پھر اعوذ باللہ پھر بسم اللہ پھر الحمدللہ پھر کوئی سورۃ یا آیت ملاکر باقاعدہ نماز کو پورا کرے۔ **مسبوق** وہ شخص ہوتا ہے کہ جو امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شریک ہوا ہو اور آخر نماز ختم کرنے تک شریک رہا۔ پھر امام کے نماز پورا کر کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز پوری کرے۔ جیسے تنہا پڑھتا ہے۔ اول سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور کوئی سورۃ ملاکر بالترتیب ادا کرے۔ **لاحق مسبوق** وہ شخص ہوتا ہے کہ جس کی کچھ رکعتیں شروع کی نہ میں پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہوگیا تو حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے۔ مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا۔ پھر دو رکعتوں میں سوگیا۔ تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتا رہا بغیر قرآءت پڑھے صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے اس میں متابعت کرے پھر وہ فوت شدہ نماز کو باقرآءت پڑھے (درمختار وغیرہ)

## نماز میں بے وضو ہونیکا بیان

نماز میں جس کا وضو ٹوٹ جائے امام ہو یا منفرد اگرچہ قعدۂ آخیرہ میں بے وضو

ہو پھر سے تازہ وضو کر کے نماز کو پڑھنا افضل ہے۔

# احکام مسجد کا بیان

مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ ۝ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور دن قیامت پر ایمان لائے اور نماز قائم کی اور دی زکوٰۃ اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو بے شک وہ راہ پانے والوں میں سے ہوں گے۔ پارہ ۱۰ سورۃ توبہ رکوع ۳۔

## آداب مسجد

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے دایاں پاؤں رکھیں یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔ یا مولیٰ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

مسجد سے باہر نکلتے ہوئے پہلے بایاں پاؤں نکالیں یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ یا رب بے شک میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

**مسجد میں شرعاً ان چیزوں کی ممانعت۔** جس کے منہ سے کچے لہسن، پیاز، مولی، یا حقہ بیڑی، سگریٹ، شراب، بھنگ، چرس، وغیرہ کی بدبو آرہی ہو مسجد میں نہ آوے۔ ایسے ہی جس کے جسم پہ بدبودار زخم ہو یا جس کے کپڑوں سے گندی بو آتی ہو، پلید گارا، مٹی کا تیل،

مردار، بدبودار گوشت کالانا، مسجد کی چھت پر جماع کرنا، جنبی، حیض و نفاس والی عورت کا گذرنا حرام ہے کیونکہ ان کی بدبو سے فرشتوں اور متقی پرہیزگاروں کو تکلیف پہونچتی ہے۔ جو فتنوں اور عذاب الٰہی کا باعث بنتا ہے۔ علاوہ اس کے مسجد کو بچوں، پاگلوں دیوانوں، مرض فالج، سام وابرص، کوڑھی، جھگڑوں، شور اور بلند آوازوں سے محفوظ رکھو۔ اور جو لوگ مسجدوں میں دنیاوی باتیں کرتے ہیں ان کو روکو نہ رکیں تو ان کے پاس نہ بیٹھو تاکہ تم عذاب الٰہی سے محفوظ رہو۔ بلکہ مسجدوں میں خرید و فروخت کرنیوالوں کو روکو کہ وہ مسجدوں میں خرید و فروخت نہ کریں۔ نہ رکیں تو کہدو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں نفع نہ کرے۔ مسجدوں میں ناپاک تیل و بتیاں وغیرہ نہ جلاؤ۔ مسجد کا بھرا ہوا پانی جھاڑو تیل وغیرہ غرض مسجدوں کی کوئی چیز بھی گھروں وغیرہ جگہوں پر استعمال میں نہ لاؤ۔ اور نہ ہی ایسی چیزوں کو فروخت کر کے اپنی غرضوں کو پورا کرو بلکہ مسجدوں کا وقف قرآن مجید و چراغ گھروں میں بلا ضرورت شرعی لے جانا ممنوع و ناجائز ہے۔

## مسجدوں میں سوال کرنا حرام ہے۔

بلکہ سخی لوگوں پر لازم ہے کہ وہ یتیموں۔ بیواؤں۔ مسکینوں۔ غریبوں، محتاجوں، فقیروں کو مسجدوں کے دروازے پر کھڑے ہو کر زکوٰۃ، صدقات خیرات کریں۔ علاوہ اس کے مسجدوں۔ مدرسوں۔ خانقاہوں۔ تالابوں پر جو چبوترے نمازوں کے لئے بنا لیتے ہیں۔ ان کے آداب و احکام کا وہی حکم ہے جو عیدگاہ کا ہے۔

## اَلْاِقْتِبَاسُ مِنْ هٰذِهِ الْكُتُبِ۔

قرآن مجید۔ بخاری۔ مسلم۔ وظائف اشرفی۔ بہار شریعت۔ منیۃ۔ ہدایۃ۔ قدوری۔ دارقطنی۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی۔ کنز الدقائق۔ دیلمی۔ طبرانی۔ متون۔ در مختار۔ ردالمحتار۔ تنویر الابصار۔ عالمگیری۔ فتاویٰ رضویۃ۔ مراقی الفلاح۔ شرح وقایہ۔ ابن ماجہ۔ طحطاوی۔ طحاوی۔ خانیہ۔ ہندیۃ۔ غنیہ۔ نور الایضاح۔ غائۃ الاوطار۔ بالائدمنہ۔ فتح القدیر۔ بزازیۃ۔ قاضی خان۔ کنز العمال

کبیر۔ کتاب الفردوس۔ فتاویٰ صوفیہ۔ حلیہ۔ قنیہ۔ خزانۃ الفقہ۔ جوہرہ۔ برہنہ وغیرہ

# اذان کا بیان

قادر کریم فرماتا ہے۔ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اس سے اچھی کس کی بات جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ بیشک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ پارہ ۲۴ سورۃ حم سجدہ رکوع ۱۴

**اعلان واضح شرعی۔** اذان شرعاً مسلمانوں کے لئے خاص اعلان ہے کہ مسجد میں عبادت الٰہی کے لئے حاضر ہوں۔ تاکہ پوری تیاری سے وقت پر نماز باجماعت ادا کر سکیں۔ مؤذن صالح مسلمان مرد۔ عاقل بالغ مکلف عالم صحیح وقتوں کو پہچاننے والا معتبر عمدہ اخلاق ہو۔ مؤذن بلند آواز صحیح الفاظ پڑھنے والا ہو۔

**سنّت مؤکدہ ہے۔** کہ مسجد سے باہر بلند مقام یا منبر ہو اس پہ کھڑا ہو کر کانوں میں انگلیاں دے کر اذان پڑھے مسجد میں اذان پڑھنا مکروہ ہے (شامی عالمگیری۔ فتح القدیر۔ غایۃ البیان خلاصہ۔ طحطاوی علی المراقی بہار شریعت)

# مسجد میں تکبیر

**شرعاً مکمل تنبیہ** مؤذن کے الفاظ اگر غلط ہوں تو اذان کا لوٹانا واجب ہے ورنہ غلطی کا وبال قوم پر پڑے گا کلمات اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دونوں مل کر ایک کلمہ ہیں۔ دونوں کو پڑھ کر سکتہ کرے۔ سکتہ چھوڑنا مکروہ ہے سکتہ کی اتنی مقدار ہے کہ مؤذن کے الفاظ سننے والا پورا جواب دے سکے مؤذن دائیں بائیں منہ پھیرے نہ سینہ جس نے بارہ سال اللہ کے لئے اذان پڑھی جنت اسکے لئے واجب ہوگئی

مؤذن کی اذان کے بدلے ہر دن ساٹھ ۶۰ نیکی۔ تکبیر کے بدلے تیس ۳۰ لکھی جاتی ہے۔ جو اذان
دے وہی تکبیر کہے۔ کیونکہ حقوق العباد کا تلف کرنا حرام ہے۔ مستحب ہے کہ وقتِ اقامت
مکبر کے سوا تمام نمازی بیٹھ جائیں اسوقت اٹھیں جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہونچے ورنہ
خلافِ سنت ہوگا۔ (کتب فقہ) فرائض پنجوقتہ وجمعہ کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر۔
جنازہ۔ عیدین۔ نذر۔ سنت مؤکدہ۔ غیر مؤکدہ۔ اشراق۔ چاشت۔ زوال۔ استسقا
کسوف۔ خسوف۔ اوابین۔ تسبیح وغیرہ نوافل میں اذان نہیں۔ خنثیٰ۔ فاسق اگرچہ عالم ہو
جنبی۔ کافر۔ ناسمجھ بچہ۔ عورت۔ دیوانہ۔ تصحیح حروف و غلط الفاظوں میں فرق نہ کرنے
والا۔ نشئی۔ پاگل۔ غشی والا ان سب کی اذان مکروہ ہے۔ ان کی اذان دوبارہ پڑھی جائے۔
(درِ مختار وغیرہ کتب فقہ)

## شیطان جب اذان سنتا ہے۔

اتنا دور بھاگتا ہے جتنا روحا مدینہ منورہ سے چھتیس ۳۶ میل فاصلہ پر ہے۔ اذان
وقت سے پہلے درست نہیں ورنہ دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ کلمات قواعدِ موسیقی پر
گانا مثلاً آللّٰہ اَکْبَر یا اللّٰہ اکبار یا آللّٰہ اکبر حرام ہے۔ ایک شخص کو ایک وقت میں دو
مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے (درِ مختار) اگر مؤذن عالم فقیہی بھی ہو امام بھی تو اچھا
ہے (درمختار بہارِ شریعت) اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اذان
کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے۔ مگر نمازِ مغرب میں وقفہ تین چھوٹی آیتوں یا بڑی
آیت کے برابر ہو۔ باقی نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرنا
کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں وہ آجائیں۔ تیاری کرکے جماعت میں مل جائیں مگر اتنا
انتظار نہ کیا جائے کہ وقت مکروہ آجائے۔ علاوہ اس کے اگر لوگوں کو اذان کہنے کا ثواب
معلوم ہوتا تو باہم تلواریں چلتیں۔

## قضا نمازوں اور مسافروں کیلئے

اذان و اقامت دونوں جائز ہیں۔ جو مجبوراً جنگلوں۔ کھیتوں۔ گھروں میں
نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان کو مسجدِ محلہ کی اذان کافی ہے۔ مؤذن مثلاً خون آلودہ

اس شہید کی ہے جب مریگا قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔

**جس قوم میں صبح کو** اذان ہوتی ہے۔ وہ شام تک عذاب الٰہی سے محفوظ رہتی ہے۔

**جس میں شام کو اذان ہوتی ہے** وہ صبح تک عذاب الٰہی سے محفوظ رہتی ہے۔

**مُؤذِنون۔** میدانِ حشر میں جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے۔ بلند آواز سے اذان پڑھتے ہوئے آویں گے۔ آگے سیّدنا بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ ہوں گے۔ لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں۔ جواب ملیگا یہ سیّدنا محمد مصطفٰی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی امت کے موذنون ہیں۔ لوگ خوف میں ہوں گے۔ ان کو خوف نہ ہوگا۔ لوگ غم میں ہوں گے انہیں غم نہ ہوگا۔ جب اذان ہوتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اذان و تکبیر کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ مقبول ہوتی ہے۔ بلا اجرت اذان دینے والے کو دن قیامت کے "جنت کے" دروازے پر کھڑا کرکے کہا جاویگا جس کی تو چاہے سفارش کر۔ مرگی والا۔ غضبناک۔ غمگین۔ غصے والا بدخلق آدمی ان کے فائدہ کے لئے ان کے کان میں اذان و تکبیر دونوں کہی جائیں۔ آفات کے وقت آگ بھڑکنے وقت۔ شدت لڑائی کے وقت۔ بعد دفنِ میت۔ جن کی سرکشی کے وقت اذان کہنا مستحب ہے۔ مسافر جب سفر کو سدھارے اس کے پیچھے اذان تکبیر دونوں کہی جائیں۔ جنگل میں جب مسافر راستہ بھول جائے اذان تکبیر پڑھے راستہ مل جاویگا۔ مؤذن جب اذان پڑھے سننے والے واجب کلام کرنا چھوڑ دیں۔ بلکہ قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ بھی اور اسی طرح اذان سننے والے جواب میں کلمے کہیں جیسے مؤذن کہتا ہے بفضلہ تعالٰی مغفرت ہوجاویگی۔ خطبہ کی اذان ثانی خطیب کے سامنے پڑھے۔ اور مقتدی خموشی سے واجب نہیں۔ اس اذان کا جواب مقتدیوں کو بالکل جائز نہیں۔ کیونکہ خطیب جب منبر پر آجاتا ہے تو مقتدیوں کو خموش رہنا واجب ہے۔ بلکہ خطبہ کی اذان کے بعد دعا بھی نہیں مانگنی چاہیئے۔

| کلمۂ اذان | جواب | ترجمہ |
|---|---|---|
| اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ چار مرتبہ | اَللّٰہُ اَکْبَرُ جَلَّ جَلَالُہٗ چار مرتبہ | اللہ سب سے بڑا ہے اس کی بزرگی بلند ہے |
| اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ دو مرتبہ | اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ دو مرتبہ | میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور رسول ہیں |
| اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو مرتبہ | اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ دو مرتبہ | میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں |
| حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ۔ دو مرتبہ | لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ دو مرتبہ | آؤ نماز کی طرف۔ اللہ بڑے بزرگ کی مدد کے سوا نہ ہم گناہ سے بچ سکتے ہیں اور نہ ہم نیکی کر سکتے ہیں۔ |
| حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ۔ دو مرتبہ | لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ دو مرتبہ | آؤ نجات کی طرف۔ اللہ بڑے بزرگ کی مدد کے سوا نہ ہم گناہ سے بچ سکتے ہیں اور نہ ہم نیکی کر سکتے ہیں۔ |
| صبح کی اذان میں دو مرتبہ زیادہ پڑھیں۔ | | |
| اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ۔ دو مرتبہ | صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ ۔ دو مرتبہ | نماز نیند سے بہتر ہے۔ تو نے سچ کہا اور تو نے نیکی کی اور تو نے حق کی بات کہی۔ |
| تکبیر میں دو مرتبہ زیادہ پڑھیں۔ | | |
| قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ۔ دو مرتبہ | اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا | بیشک نماز قائم ہوگئی۔ اللہ اس کو |

| | | |
|---|---|---|
| اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۂ دو مرتبہ<br>لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۂ ایک مرتبہ | دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۂ دو مرتبہ<br>اَللّٰہُ اَکْبَرُ جَلَّ شَانُہٗ دو مرتبہ<br>لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۂ ایک مرتبہ | ہمیشہ قائم رکھے جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں (عالمگیری وغیرہ)<br>اللہ سب سے بڑا ہے بڑی ہے شان اس کی۔<br>نہیں کوئی معبود مگر اللہ |

## اذان پڑھنے کا طریقۂ مسنون۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۂ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۂ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۂ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۂ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۂ جب اذان ختم ہو تو مؤذن اور سننے والے اول بسم اللہ پھر عقیدۃً دعا کے اول آخر درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب بھی دعا کریں اول آخر درود شریف پڑھ کر دعا کریں تو وہ بفضلہ تعالیٰ منظور ہوگی۔ اس طریقہ پر اب یہ دعا پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۂ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط اٰمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ۂ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط۔ شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے۔ یا اللہ درود بھیج سردار ہمارے سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور سردار ہمارے یار محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی آل پر اور برکت اور سلامتی نازل فرما۔ یا الٰہی مالک اس کامل اعلان اور نماز قائم

کی ہوئی کے عطا فرما حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو وسیلہ اور رتبہ اور درجہ بلند اور کھڑا فرما حضور علیہ السلام
کو مقام محمود میں کہ جس کا تو نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے۔ اور عطا فرما ہم کو شفاعت حضور کی دن قیامت
کے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدوں کا۔ یا اللہ دعا قبول فرما۔ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق سے
بہتر سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے تمام اصحاب پر برکت نازل فرما اور سلام۔
تو مہربانیوں والا ہے اے مہربان رحمت والے۔ اور سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہمارے جہانوں کا۔

# اذان میں انگوٹھے چومنے کا بیان

## شرعاً اذان سننے والوں کو درسِ عبرت۔

اذان سننے والوں کو لائق ہے کہ مؤذن کی زبان سے جو الفاظ سنتے جائیں۔ طریقۂ مذکور کی طرح وہی کہتے جائیں مگر جب مؤذن کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ تو سننے والے جواب میں صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پڑھیں پھر مستحب یہ ہے کہ قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ درود بھیجے اللہ تعالیٰ آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک آپ ہیں یا رسول اللہ یا اللہ مجھے نفع پہنچا کانوں اور آنکھوں سے۔ پڑھ کر اپنے دونوں انگوٹھوں پر پھونک لگا کر پھر دونوں انگوٹھوں کو چومیں اور آنکھوں پر لگائیں

**مسئلہ۔** حضور سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص میرا نام سن کر انگوٹھے چومے اور قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ کہے گا تو اس کی آنکھیں نہ دکھیں گی صحابہ کرام کا اس پر عمل رہا۔ عامۃ المسلمین ہر جگہ پر اس فعل کو مستحب سمجھ کر کرتے ہیں۔

**صلوٰۃ مسعودی۔** جلد دوم باب بستم اذان نماز میں ہے۔ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ سَمِعَ اِسْمِيْ فِي الْاَذَانِ وَوَضَعَ اِبْهَامَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَاَنَا طَالِبُهٗ فِيْ صُفُوْفِ الْقِيَامَةِ وَ

قَائِدَہٗ اِلَی الْجَنَّۃِ ۔ حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام سے مروی کہ جو شخص میرا نام اذان میں سنے اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھے تو میں اس کو قیامت کی صفوں میں تلاش کروں گا اور اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جاؤں گا۔

## مقاصدِ حسنہ میں ہے

قَالَ ابْنُ صَالِحٍ وَاَنَا مُنْذُ سَمِعْتُہٗ اِسْتَعْمَلْتُہٗ فَلَمْ تَرْمَدْ عَیْنِیْ وَاَرْجُوْا اَنَّ عَافِیَتَھُمَا تَدُوْمُ وَاِنِّیْ اَسْلَمُ مِنَ الْعَمٰی اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ۔ ابن صالح نے فرمایا کہ میں نے جب سے یہ سنا ہے میں نے اس پر عمل کیا۔ میری آنکھیں نہ دکھیں اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ دونوں آنکھیں ہمیشہ تندرست رہیں گی۔ اور اندھا ہونے سے محفوظ رہوں گا۔ پھر فرماتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؐ سن کر یہ کہے مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے دونوں انگوٹھوں پر دم کر کے انگوٹھوں کو چوم لے اور آنکھوں سے لگائے لَمْ یَعْمِ وَلَمْ یَرْمَدْ وہ کبھی اندھا نہ ہوگا اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دکھیں گی۔ عمل کے لئے اتنا بتا دینا کافی ہے یہ مسئلہ شامی۔ کنز العباد۔ تفسیر روح البیان۔ دیلمی۔ کتاب الفردوس۔ رد المحتار۔ قہستانی۔ بحر الرائق کا حاشیہ وغیرہ کثیر کتب فقہ میں موجود ہے۔

## کلمۂ حق کی دنیا میں دھوم

اللہ اکبر ، اللہ اکبر۔ اللہ اکبر دیاں ڈ ڈیاں
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ، میں سچی دیاں گواہی
حی علی الصلوٰۃ ، دوڑ و طرف نمازاں آؤ
الصلوٰۃ خیر من النوم ، نماز اچھی ہے خوابوں
اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اللہ اکبر دیاں ڈ ڈیاں

اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اللہ اکبر جگ وچ دھماں پائیاں
اشہد ان محمد رسول اللہ ، سچ محبوب الٰہی
حی علی الفلاح ، نمازاں پڑھو مراداں پاؤ
نیند غفلت چھڈو بھائی حصے لو ثواباں
لا الٰہ الا اللہ ، توحیدا تے بانگ مکایاں

## جماعت قائم ہونے سے کچھ منٹ پہلے تثویب مستحسن ہے۔

محقق علمائے متأخرین نے تثویب کو مستحسن قرار دیا ہے تاکہ سب نمازی مسجد وغیرہ میں اکٹھے ہوکر باجماعت نماز پڑھیں۔ تثویب کا معنی اذان کے بعد دوبارہ اعلان کرنا۔ شرح نے اس کے لئے کوئی الفاظ مقرر نہیں فرمائے۔ بلکہ جو اپنے اپنے ملک کا عرف ہو۔ بلند مقام پر یا منبر پہ کھڑے ہوکر اوّل بسم اللہ شریف پڑھ کر پھر تین مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پھر تین مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (قرآن مجید۔ ہدایہ۔ ردالمحتار۔ درمختار۔ غنیہ۔ فتاویٰ رضویہ۔ مشکوٰۃ۔ عالمگیری۔ بہارِ شریعت۔ متون۔ مراقی الفلاح۔ شرح وقایہ۔ کنز الدقائق۔ بحر۔ صغیری۔ قاضی خان۔ طحطاوی وغیرہ)

## نماز شروع کرنے کا طریقۂ شرعی۔

اول پوری بسم اللہ شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں۔ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ بیشک میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا کہ جس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا ایک اسی کا ہوکر اور میں مشرکوں میں سے نہیں پارہ ۷ سورۃ انعام رکوع ۹۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کیلئے ہیں۔ پارہ ۸ سورۃ انعام رکوع ۲

## سمجھوتہ بار خصدت

ان دونوں دعاؤں کو یا ایک کو نماز شروع کرنے سے پہلے پڑھنا مستحب ہے۔ نیت کرتا ہوں دو رکعت یا تین رکعت یا چار رکعت فرض نماز فجر یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا اللہ کے واسطے دو یا چار رکعت سنت متابعت حضور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا دو رکعت نفل واسطے اللہ کے اگر امام کے پیچھے پڑھے تو کہے پیچھے اس امام کے۔ اگر تنہا پڑھے تو کہے منہ طرف کعبہ مکرمہ کے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو کانوں تک پہونچا کر

## باقاعدہ کھڑا ہو کر قانون شرعی ہے

کہ مرد ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر عورتیں چھاتی پر رکھ کر اپنی نگاہ کو سجدہ کی جگہ میں رکھیں اور پڑھیں۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اے اللہ تو پاک ہے اور توخوبیوں والا ہے اور مبارک ہے تیرا نام۔ اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝ اٰمِيْن ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہانوں کا بہت مہربان رحمت والا۔ دن جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجتے ہیں۔ اور ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر تونے احسان فرمایا نہ ان کا جن پر غضب ہوا۔ اور نہ بھٹکے ہوؤں کا۔ یا اللہ دعا قبول فرما۔ فرما دو لے محبوب اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ یا قرآن مجید میں سے اور سورتوں یا آیتوں کو پڑھیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ اللہ سب سے بڑا ہے۔

## منفرد رکوع میں تین تین مرتبہ امام پانچ مرتبہ پڑھے

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ۝ پاک ہے میرا رب بڑی بزرگی والا ہے۔

## امام پھر رکوع سے سیدھا کھڑا ہو کر پڑھے۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ۝ سنی اللہ نے بات اس کی جس نے اس کی تعریف کی۔

## مقتدی پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ۝ یا اللہ مالک ہمارے تیرے ہی لئے سب خوبیاں ہیں

منفرد دونوں پڑھے - اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اللہ سب سے بڑا ہے -

## دونوں سجدوں میں امام پانچ مرتبہ منفرد تین تین مرتبہ پڑھے -

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی - پاک ہے میرا رب بہت بلند اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اللہ سب سے بڑا ہے

## پھر دوزانوں بیٹھ کر دوسری یا تیسری یا چوتھی رکعت پر

التحیات پڑھے - اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ؕ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ؕ سب زبانی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں - اور بدنی اور مالی عبادتیں بھی - سلام تجھ پر اے غیب کی خبر دینے والے نبی اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں - سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر - میں اقرار کرتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں -

پھر درود شریف پڑھے - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ یا الٰہی درود بھیج سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی آل پر جیسا کہ درود بھیجا تو نے سردار ہمارے حضور ابراہیم علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے - یا اللہ برکت بھیج سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی آل پر جیسا کہ برکت بھیجی تو نے سردار ہمارے حضور ابراہیم علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک

تو تعریف کیا گیا بزرگی والا۔

پھر یہ دعا پڑھے: رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ٥ یارب میرے کر مجھ کو پابند نماز کا اور میری اولاد کو بھی۔ اے رب ہمارے اور قبول فرما دعا میری اے رب ہمارے بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو کہ جس دن قائم ہو (عملوں کا) حساب پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم رکوع ۶

پھر دونوں طرف پہلے دائیں پھر بائیں کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ٥

سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی۔

پھر اس طریقہ پر یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ٥ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ٥ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ٥ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ٥ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بہت مہربان رحمت والا۔ یا الٰہی رحمت بھیج سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور مصطفیٰ علیہ السلام کی آل پر بیشمار ہر ذرہ کے دس لاکھ۔ مرتبہ اور برکت اور سلام نازل فرما۔ یا اللہ مالک ہمارے تو سلامت ہے اور تجھی سے سب سلامت ہیں اور تیرے ہی طرف سلامتی کا لوٹنا ہے۔ یارب ہمارے ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور ہم کو سلامتی کے گھر (بہشت میں) داخل فرما اے رب ہمارے تو برکت والا ہے اور بلند ہے اے مالک بزرگی اور بخشش کے۔ یا اللہ درود بھیج سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر

اور سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی آل پر اور سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے اصحاب پر اور برکت اور سلام نازل فرما۔ یا اللہ تو مہربانیوں والا ہے اے بہت مہربان رحمت والا اور سب تعریف اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔

**دعا بعد نماز** اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝ یا الٰہی تو سلامت ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے بابرکت ہے تیری ذات اے بزرگی اور بخشش کے مالک۔

**پھر پانچوں فرض نمازوں کے بعد آیۃ الکرسی عقیدۃً ایک مرتبہ پڑھے مرتے ہی داخل جنت ہو** اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ آپ زندہ ہے اوروں کو قائم کرنے والا ہے۔ اس کو نہ اونگھ آتی ہے۔ اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے۔ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے۔ مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی بلند بزرگی والا ہے (پارہ ۳ سورۃ بقرۃ رکوع ۲)

**نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھے۔** سُبْحَانَ اللّٰہِ ؕ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔

**پھر ۳۳ مرتبہ پڑھے۔** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ؕ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

**پھر ۳۴ مرتبہ پڑھے** اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔

**یہ دعا نماز کے بعد پڑھیں۔** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحمت والا ہے - یاالٰہی درود بھیج ہمارے سردار محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر اور برکت اور سلام نازل فرما - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا مُّسْتَقِيْمًا وَّفَضْلًا دَآئِمًا وَّنَظَرًا رَحْمَةً وَّعَقْلًا كَامِلًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّقَلْبًا مُّنَوَّرًا وَّتَوْفِيْقًا اِحْسَانًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّبَدَنًا صَابِرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا مَّقْبُوْلًا وَّدُعَآءً مُّسْتَجَابًا وَّلِقَآءَ اللّٰهِ نَصِيْبًا وَّجَنَّةَ فِرْدَوْسًا وَّنَعِيْمًا مُّقِيْمًا وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایمان مستقیم کا اور افضل ہمیشہ کا اور نظر رحمت کا اور عقل کامل کا اور علم نافع کا اور دل روشن کا اور توفیق احسان کرنے کی اور عمدہ صبر کا اور اجر بڑے کا - اور ذکر کرنیوالی زبان کا - اور بدن صبر کرنیوالے کا اور رزق فراخ کا - اور کوشش مذکور کا اور گناہ مغفور کا اور عمل مقبول کا اور دعا منظور کا - اور دیدار اللہ کے حصہ کا اور جنت فردوس کا اور ہمیشہ کی نعمت کا اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے اپنی تمام مخلوق سے بہتر رسول سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب سب پر یاالٰہی تو مہربانیوں والا ہے اے بہت مہربان رحمت والا - اور سب تعریف اللہ کو جو مالک ہمارے جہانوں کا ہے -

## نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ○ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ - شروع اللہ کے نام سے بہت مہربان رحمت والا - یاالٰہی درود بھیج سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر ایسا درود کہ نجات دے تو ہم کو ساتھ اس کے تمام خوفوں اور آفتوں سے اور پوری کرے تو ہمارے لئے ساتھ اس کے تمام حاجتیں اور پاک کرے تو ہم کو ساتھ اس کے تمام گناہوں سے اور اونچے کرے تو ہمارے لئے ساتھ اس کے بہت بلند درجے اور پہونچائے تو ہم کو ساتھ اس کے پرلے سرے کی نہایتوں پر تمام نیکیوں سے زندگی میں اور بعد مرنے کے اور درود بھیجے اللہ تعالےٰ سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی آل پر اور سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے تمام اصحاب پر اور برکتیں اور سلام نازل فرمائے یاالٰہی تو مہربانیوں والا ہے - اے بہت مہربان رحمت والا - اور سب تعریفیں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا -

**یہ دعا پڑھیں -** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِكَمِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط شروع اللہ کے نام سے بہت مہربان رحمت والا یا اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سخاوکرم کے معدن اور علم و حکمت کا سرچشمہ ہیں اور آپ کی آل پر اور برکتیں نازل فرما اور سلام -

لاّبا بھیج ثواب توں جو میں پڑھی کلام — اوپر روح رسول دے کل مرسل نبی تمام
بعد اونہاندے چار جو خاص نبی دے یار — بعد اولاد ازواج اس کل اصحاب کبار
بعد اونہاندے تابعین کل امام ہمام — ابوحنیفہ شافعی مالک احمد حنبل نام
کل غوثاں قطباں بھیج توں ہر فی اوتاد ابدالی — کل علم فاضل حافظ قاری ہر ہر امتی نال
ماں باپ استاد سرتیاں کل قبیلے خویشاں — ہر غنی غریب فقیر یتیماں بھیجیں کل درویشاں

| | |
|---|---|
| کل مرداں مومناں عورتاں جو کجھ اہل اسلام ثواب جو مینوں حاصل ہویا سبناں نوں پہنچائیں | آدم تھیں تا اُس دم تائیں جو کجھ روح تمام طفیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کریں قبول دعائیں |

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَآئِرِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ؕ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ یارب درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے تمام اصحاب پر اور تمام اہل سنت وجماعت پر اور برکتیں اور سلام نازل فرما۔ یا اللہ تو مہربانیوں والا ہے۔ اے بہت مہربان رحمت والا۔ اور سب تعریفیں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔

# وتر کا بیان

**وتروں کی تینوں رکعتوں میں مُطلقاً** قرآءت فرض ہے اور ہر ایک رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ کا ملانا واجب ہے۔

**قرآءت کا طریقہ افضل یہ ہے** کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی یا اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ دوسری رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ تیسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ؕ اور کبھی کبھی تبرّکاً اور سورتیں بھی پڑھ لے پھر قرآءت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کہتے ہیں پھر ہاتھ باندھ کر

**دعائے قنوت پڑھے** اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ۝ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝

یا اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور ہم تجھ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہم تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں۔ اور ہم تیری خوبی بیان کرتے ہیں۔ اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔ اور ہم تیری نافرمانی نہیں کرتے اور ہم علیحدہ ہوتے ہیں اور ہم چھوڑتے ہیں اس کو جو تیری نافرمانی کرے۔ یا اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور ہم تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ اور ہم سجدہ کرتے ہیں اور ہم تیری طرف دوڑتے ہیں۔ اور ہم حاضر ہیں تیرے حضور میں اور ہم امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی۔ اور ہم ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے بیشک تیرا عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔

## نمازِ تہجد اور وتر کو پچھلی رات پڑھنے کا طریقۂ مسنون

جس کو پچھلی رات اٹھنے کا یقین کامل ہو تو وہ رفع حاجت سے فراغت پاکر وضو کرے۔ اگر مسجد میں کرے تو تحیۃ الوضو و تحیۃ المسجد پڑھے ورنہ تحیۃ الوضو پڑھے ہر ایک رکعت میں تین تین مرتبہ قل ہو اللہ احد ؕ پڑھے۔ پھر دو ۲ یا آٹھ ۸ یا بارہ ۱۲ رکعت نفل تہجد پڑھے۔ ہر ایک رکعت میں تین تین مرتبہ قل ہو اللہ احد ؕ پڑھے یا پہلی رکعت میں بارہ ۱۲ مرتبہ دوسری میں گیارہ مرتبہ اسی طرح گھٹاتا جائے تو پھر وہ وتروں کو نمازِ تہجد کے بعد پڑھے۔ کیونکہ وتر پچھلی رات میں پڑھنے میں زیادہ باعثِ قرب الٰہی ہوتا ہے اور ملئکۂ رحمت حاضر ہوتے ہیں۔ اور دعا قبول ہوتی ہے۔ حدیث صحیح میں فرماتے ہیں کہ رب العالمین ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے۔ آسمانِ دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں۔ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا اس کی بخشش کر دوں۔ حضور سیدنا محمد مصطفٰی علیہ السلام جب وتر میں سلام

پھیرتے تو تین مرتبہ سُبحٰنَ المَلِکِ القُدُّوسِ فرماتے اور تیسری مرتبہ بلند آواز سے فرماتے (احمد۔ نسائی۔ دار قطنی۔ بہارِ شریعت وغیرہ)

| | |
|---|---|
| اٹھ جاگ مسافر بھور بھئی اب رین کہاں جو سووت ہے | جو سووت ہے سو کھووت ہے جو جاگت ہے سو پاوت ہے |
| جو کل کرنا ہے آج کر لے جو آج کرنا ہے اب کر لے | جب چڑیوں نے چگ کھیت لیا پچھتائے پھر کیا ہووت ہے |

جس کو پچھلی رات اٹھنے کا یقین نہ ہو تو وہ وتروں کو نمازِ عشاء کے ساتھ پڑھے۔

## بعد طلوعِ آفتاب نمازِ اشراق پڑھیں۔

ترمذی انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکرِ خدا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ (دونوں میں سورۃ والشمس ایک بار سورۃ قل ہو اللہ تین بار یا پہلی میں آیۃ الکرسی خالدون تک پڑھے۔ دوسری میں اٰمَنَ الرَّسُولُ آخر تک پڑھے) تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔

## پھر متصل ہی دو رکعت نمازِ استخارہ پڑھیں۔

پہلی میں قل یاایھا الکافرون

دوسری میں قل ہو اللہ احد۔

## نمازِ صبح سے شام تک شام سے صبح تک کا استخارہ۔

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ یہ سات سات مرتبہ پڑھیں دن رات کے ہر کام کے لئے استخارہ ہے۔

## نمازِ چاشت

مستحب ہے۔ کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں۔ حدیث میں ہے کہ جس

نے چاشت کی بارہ۱۲ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی ابن ماجہ) جب ایک پہردن چڑھے تو بارہ۱۲ رکعتیں پڑھے۔ بہ نیّتِ نفل نمازِ ضحیٰ۔ پہلی چارگانہ میں اوّل رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ والشمس اور دوسری رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ واللیل تیسری رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ والضحیٰ اور چوتھی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ الم نشرح اور دوسرے چارگانہ کی ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ آیۃ الکرسی اور سورۃ اخلاص تین تین بار۔ تیسرے چارگانہ کی ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ الم نشرح ایک بار سورۃ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ بعد فراغت ان بارہ۱۲ رکعتوں کے بسم اللہ درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ؕ یارب میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت فرما اور مجھے عافیت بخش اور مجھے روزی عطا فرما اور میری توبہ قبول فرما بیشک تو توبہ قبول فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے۔

**نمازِ زوال** جب آفتاب ڈھل جائے۔ چار رکعت نفل نمازِ زوال پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص ۶۰ بار یا پچاس۵۰ بار یا دس۱۰ بار یا تین۳ بار اور بعد فراغت درود شریف پڑھ کر سولہ۱۶ مرتبہ سَلٰمٌ ۙ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ؕ اون پر سلام مہربان رب کا فرمایا ہوا۔

## نمازِ مغرب نوافل اوّابین یا عشا کے بعد نمازِ شکرانہ والدین

**پڑھے** دو رکعت نمازِ نفل بہ نیت شکرانہ والدین پڑھے۔ دونوں رکعتوں میں بعد سورۃ فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار سورۃ اخلاص تین بار پڑھے بعد سلام کے بسم اللہ درود شریف پڑھ کر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا لَطِیْفُ اُلْطُفْ بِیْ وَالِوَالِدَیَّ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی یَا عَلِیْمُ یَا قَدِیْرُ ۙ وَاغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ یارب یا مہربان مجھ پر کرم فرما اور میرے والدین

پر تمام احوال ہیں جیسا تو چاہے اور جیسی تیری رضا یا علیم یا قدیر مجھے بخش اور میرے والدین کو بلاشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

**نمازِ استخارہ پڑھنے کا طریقہ** کہ جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو اول وضو کرے پھر دو رکعت نفل پڑھے پہلی میں بعد سورۃ فاتحہ قل یا ایہا الکافرون دوسری میں قل ہو اللہ احد پڑھے۔

**تسلی بخش طریقہ یہ ہے** کہ سات مرتبہ استخارہ کرے پھر نظر کرے کہ میرے دل میں کیا گزرا ہے۔ کہ بیشک اس میں خیر ہے۔

مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول آخر الحمد للہ اور درود شریف پڑھکر باطہارت قبلہ رو سو جائے۔ اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے۔ تو وہ کام بہتر ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے اس سے بچے (رد المحتار) استخارہ اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ۔ ترجمہ یا اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں۔ تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلبِ قدرت کرتا ہوں۔ اور تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ یا اللہ اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے۔ میرے دین و معیشت اور انجام کار میں اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لئے مقدر آسان فرما دے پھر میرے لئے اس میں برکت دے دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لئے یہ کام برا ہے میرے دین و معیشت

اور انجام کار میں اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے۔ اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لئے خیر کو مقدر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر اور اپنی حاجت ذکر کرے خواہ بجائے هٰذَا الْاَمْرَ اپنی حاجت کا نام لے یا اس کے بعد) (ردالمحتار)

**نمازِ حاجت۔** ابوداؤد حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی امر اہم پیش آتا۔ تو نماز پڑھتے۔ اس کے لئے دو رکعت یا چار رکعت پڑھے۔ حدیث میں ہے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ احد۔ اور قل اعوذ برب الفلق ط اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں مشائخ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح و ابن ماجہ و طبرانی وغیرہم۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ ایک صاحب نابینا حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ اللہ تعالےٰ سے دعا فرمائیں کہ مجھے عافیت بخشے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے صبر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی حضور دعا فرمائیں۔ انہیں حکم فرمایا کہ وضو کر اور اچھا وضو کر دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔ ترجمہ یااللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اور وسیلہ پکڑتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں بوسیلہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی رحمت ہیں یارسول اللہ میں حضور کے ذریعہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارہ میں متوجہ ہوتا ہوں۔ تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ یاالٰہی حضور کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے۔ گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔

**نمازِ سفر** کہ سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھ کر جائے۔ طبرانی میں ہے کہ کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دونوں رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو بوقت ارادۂ سفر ان کے پاس پڑھیں۔

**نمازِ واپسیِ سفر** کہ سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے۔ صحیح مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتدأ مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اس میں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے

**نمازِ حفظ الایمان** دو رکعت حفظ الایمان پڑھے۔ ہر دو رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا سے وَالْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ؕ تک پڑھے پھر تیسرا کلمہ پانچ پانچ مرتبہ پڑھے پھر بعد سلام۔ بسم اللہ درود شریف پڑھ کر یہ دعا حفظ الایمان پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا دَائِمًا وَّاَسْئَلُکَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّاَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّاَسْئَلُکَ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُکَ دِیْنًا قَیِّمًا وَّاَسْئَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّاَسْئَلُکَ عَمَلًا مَّقْبُوْلًا وَّاَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّۃٍ وَّاَسْئَلُکَ حُسْنَ الْعَاقِبَۃِ ط وَاَسْئَلُکَ دَوَامَ الْعَافِیَۃِ وَاَسْئَلُکَ تَمَامَ الْعَافِیَۃِ وَاَسْئَلُکَ الشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَۃِ وَاَسْئَلُکَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ ؕ یارب میں تجھ سے مانگتا ہوں ایمان باقی رہنے والا اور مانگتا ہوں دل خوف کرنے والا۔ اور مانگتا ہوں علم نافع اور مانگتا ہوں یقین سچا۔ اور مانگتا ہوں دین درست۔ اور مانگتا ہوں روزی پاکیزہ۔ اور مانگتا ہوں عمل مقبول اور مانگتا ہوں عافیت ہر بلا سے۔ اور مانگتا ہوں انجام نیک اور مانگتا ہوں پائیداری عافیت کی اور مانگتا ہوں پوری عافیت۔ اور مانگتا ہوں شکر گزاری عافیت پر اور مانگتا ہوں بے نیازی مخلوق سے۔

**صلوٰۃ التسبیح** اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کریگا۔ مگر دین میں سستی کرنے والا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا

اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں۔ کیا میں تم کو بخشش نہ کروں۔ کیا میں تم کو نہ دوں۔ کیا میں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارا گناہ بخشدیگا۔ اگلا۔ پچھلا۔ پرانا نیا جو بھول کر کیا جو قصداً کیا۔ چھوٹا اور بڑا پوشیدہ اور ظاہر اسکے بعد صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہوسکے تو ہر روز ایک مرتبہ پڑھو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ اور یہ بھی نہ کرو تو مہینہ میں ایک مرتبہ اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک مرتبہ پڑھو اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک مرتبہ اور اس کی ترکیب یہ ہے۔ جو سنن ترمذی شریف میں بروایت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر کہہ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ سے غَيْرُكَ تک پڑھے پھر یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ ۱۵ مرتبہ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پھر بِسْمِ اللّٰهِ پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سورۃ پڑھ کر دس ۱۰ مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس ۱۰ مرتبہ پڑھے۔ پھر رکوع سے سر اٹھائے۔ اور بعد تسمیع و تحمید دس ۱۰ مرتبہ پڑھے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس ۱۰ مرتبہ پڑھے۔ اسی طرح چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ تسبیح اور چاروں میں تین سو ۳۰۰ مرتبہ ہوئیں اور رکوع اور سجود میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ پڑھنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔ (غنیہ وغیرہ)

# قرآن مجید پڑھنے کا بیان

رب العالمین فرماتا ہے۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قرآن میں سے جو آسان ہو پڑھو۔ پارہ ۲۹ سورۃ مزمل رکوع ۲۔

**تشریح ضروری۔** اس آیت کریمہ سے مطلقاً ثابت ہے کہ قرآن مجید کو

جس جگہ سے چاہو یا جتنا چاہو پڑھو امام ہو یا منفرد نماز میں ہو یا خارج نماز۔
ارشادِ الٰہی۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ رکوع
اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور چپ رہو اس امید پر کہ رحم کئے جاؤ پارہ ۹ سورۂ اعراف

**تشریحِ شرعی۔** اس آیتِ مقدسہ سے بھی مطلقاً ثابت ہے۔ کہ جب بھی قرانِ مجید پڑھا جائے اس وقت ہر ایک کلمہ گو پر سننا اور خموش رہنا ادباً واجب ہے۔

**کثیر حدیثوں کا صحیح خلاصہ۔** قِرَاۃُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاۃٌ۔ امام کی قرآءت مقتدی کو کافی ہے۔ کیوں کہ امام قوم کا وکیل ہوتا ہے۔ (موطا۔ امام محمد) **مسئلہ** ثابت ہوا کہ ایک آیت کا بھی حفظ کرنا۔ ہر عاقل، بالغ، مسلمان مرد۔ مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ واجب عین ہے (درمختار) **مسئلہ** کیونکہ بقدرِ ضرورت ہر عاقل، بالغ، مسلمان مرد، مکلف پر مسائلِ فقہ کا جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زیادہ سیکھنا حفظ جمیع قرآن مجید سے افضل ہے (ردالمحتار)

**سفر میں اگر خوف نہ ہو بلکہ امن و قرار ہو تو سنت ہے کہ** فجر و ظہر میں سورۂ بروج یا اس کے مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشا میں اس سے چھوٹی مغرب میں قصارِ مفصّل یا چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو جو چاہے پڑھے۔ جمعہ و عیدین میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰكَ پڑھنا سنت ہے۔ فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان مبارک کی سب رکعت میں امام پر بلند آواز پڑھنا واجب ہے۔ اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

**فجر و ظہر میں۔** سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک پڑھے یہ طوالِ مفصّل ہیں۔

عصر و عشا میں سورۃ بروج سے سورۃ لم یکن تک پڑھے یہ قصار مفصل ہیں۔
وتر کی پہلی رکعت میں۔ سَبِّحِ اسْمَ دوسری سے قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ
یا اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ تیسری میں قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ ان سب صورتوں میں امام منفرد
دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

## قرأت پڑھنے کا طریقہ شرعی۔

فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قرأت کریں۔ تراویح میں درمیانہ انداز میں اور نفلوں میں
جلد پڑھنے کی رخصت ہے۔ **مسئلہ** قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل
ہے۔ کہ یہ پڑھنا بھی ہے۔ اور دیکھنا بھی اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور یہ سب
عبادات ہیں۔ **مسئلہ** قرآن مجید جب ختم ہو تو تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھنا
بہتر ہے۔ اگرچہ تراویح میں ہو مگر تراویح میں بسم اللہ کا ایک مرتبہ بلند آواز پڑھنا فرض
ہے۔ البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے تو ایک مرتبہ سے زیادہ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ
نہ پڑھے۔ (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ** لیٹ کر قرآن مجید پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے
ہوئے ہوں۔ اور منہ کھلا ہو اسی طرح چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز
ہے جبکہ دل نہ بٹے ورنہ مکروہ ہے۔ (غنیہ) **مسئلہ** غسل خانہ اور پلید جگہوں میں قرآن مجید
پڑھنا خلاف ادب اور ناجائز ہے۔ (غنیہ وغیرہ) **مسئلہ** جب بلند آواز سے قرآن مجید
پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جب کہ وہ مجمع بغرض سننے کے حاضر
ہو۔ ورنہ ایک کا سننا کافی ہے۔ اگرچہ اور لوگ اپنے کام میں ہوں (غنیہ فتاویٰ رضویہ)
**مسئلہ** مجمع میں سب لوگ بلند آواز قرآن مجید پڑھیں یہ حرام ہے۔ اگر تیجوں ختموں
عرسوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے اگر کچھ آدمی پڑھنے والے ہوں
تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں (در مختار وغیرہ) **مسئلہ** بازاروں میں اور جس جگہ لوگ کام میں
مشغول ہوں وہاں قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ
پڑھنے والے پر ہوگا۔ اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا۔ اگر وہ
جگہ کام کرنے کے لئے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کر دیا اور لوگ نہیں سنتے تو

لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد پڑھنا شروع کیا تو اس پر گناہ ہوگا (غنیہ)
مسئلہ جہاں کوئی شخص علم پڑھا رہا ہو یا طالب علم علم دین کی کتاب کا تکرار کرتے یا مطالعہ
دیکھتے ہوں وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے (غنیہ) مسئلہ قرآن مجید سننا
تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے (غنیہ) مسئلہ قرآن مجید کی تلاوت
کرنے میں کوئی شخص معظم دین بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر یا اُستاد یا باپ آجائے
تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو سکتا ہے (غنیہ) مسئلہ قرآن مجید
بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔ (غنیہ) مسئلہ
جو شخص قرآن مجید غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتادے بشرطیکہ بتانے کی وجہ
سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (غنیہ) اسی طرح اگر کسی کے پاس مصحف شریف عاریت طور
ہے یا کوئی قرآن مجید پڑھتا ہے اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے تو درست کر دینا واجب
ہے۔ مسئلہ قرآن مجید پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی
نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ
نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا۔ رواہ ابوداؤد
والترمذی دوسری روایت میں ہے۔ جو قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے۔ قیامت کے دن
کوڑھی ہو کر آئے گا۔ رواہ ابوداؤد والدارمی والنسائی اور قرآن مجید میں ہے کہ اندھا ہو
کر اٹھے گا۔

## قرأت میں غلطی ہو جانیکا بیان

قاعدہ کلیہ یہ ہے۔ کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بدل جاتے ہیں۔ نماز
فاسد ہو گئی ورنہ نہیں مثلاً ط، ت، س، ث، ص، ۔ ذ، ز، ظ۔ ا، ء، ع
ہ، ح۔ ض، ظ۔ ان حرفوں میں صحیح طور پر فرق رکھیں ورنہ معنی فاسد

ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی۔

## قرآن مجید میں سترہ ۱۷ مقام ایسے ہیں کہ اعراب غلطی پڑھنے سے کفر لازم آتا ہے

**زینت القاری میں لکھا ہے۔** کہ تمام قرآن مجید میں سترہ ۱۷ مقام ایسے ہیں کہ زبر کی جگہ اگر پیش یا زیر پڑھے اور
پیش کی جگہ پر زیر یا زبر پڑھے اور زیر کی جگہ پر پیش یا زبر پڑھے تو کفر لازم آتا ہے
نعوذ باللہ من ذالک عمداً عقیدۃً ارادے سے یا اعتقاد رکھ کر ایسا پڑھنے
والے پر متفقہ فتویٰ ہے کہ وہ ضرور کافر ہو جاتا ہے۔

**تفصیل ان مقامات کی یہ ہے۔** (۱) سورۃ فاتحہ میں اگر اَنعمتَ کی ت پر پیش پڑھے تو کافر ہو۔ (۲) پارۂ الم سورۃ بقرہ کے چودہویں رکوع میں اگر وَاِذِ ابتلیٰ ابراھیمَ ربُّہٗ کی ب پر فتح پڑھے تو کافر ہو۔
(۳) پارۂ سیقول سورۃ بقرہ کے تینتیسویں رکوع میں اگر وقتل داودُ جالوتَ کی د ثانی پر پیش کی جگہ زبر پڑھے تو کافر ہو (۴) پارۂ تلک الرسل سورۃ بقرہ کے پینتیسویں رکوع میں اگر واللہُ یضاعفُ کے ع پر فتح پڑھے تو کافر ہو۔ (۵) پارۂ چھٹا سورۃ نسا کے بائیسویں رکوع میں اگر رُسلاً مبشرین ومنذِرین کی ذ پر فتح پڑھے تو کافر ہو (۶) پارۂ ۱۰ سورۃ توبہ کے پہلے رکوع میں اگر اَنَّ اللہَ بریٓءٌ من المشرکین ورسولُہٗ کے ل پر زبر پڑھے تو کافر ہو۔ (۷) پارۂ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل کے دوسرے رکوع میں اگر وما کنّا معذِّبین کی ذ پر فتح پڑھے تو کافر ہو۔ (۸) پارۂ ۱۶ سورۃ طٰہٰ کے ساتویں رکوع میں اگر وعصیٰ اٰدمُ ربَّہٗ کی ب پر پیش پڑھے تو کافر ہو۔ (۹) پارۂ ۱۷ سورۃ انبیاء کے چھٹے رکوع میں اگر اِنّی کنتُ من الظالمین کی ت پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو۔ (۱۰) پارۂ ۲۲ سورۃ فاطر کے چوتھے رکوع میں اگر اِنّما یخشی اللہَ من عبادِہِ العلمٰٓؤُا کی ہ پر پیش پڑھے تو کافر ہو۔

(۱۱) پارۂ ۱۹ سورۃ شعراء کے گیارہویں رکوع میں اگر لَتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ کی ذ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو۔(۱۲) پارۂ ۲۳ سورۃ صافات کے دوسرے رکوع میں اگر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ کی ذ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو (۱۳) پارۂ ۲۸ سورۃ حشر کے تیسرے رکوع میں اگر خَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ کی و پر فتح پڑھے تو کافر ہو (۱۴) پارۂ ۲۹ سورۃ الحاقہ کے پہلے رکوع میں اگر لَا یَاْکُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ط کے ء ثانی پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو۔(۱۵) پارۂ ۲۹ سورۃ مزمل کے پہلے رکوع میں اگر فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ کے نون پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو۔(۱۶) پارۂ ۲۹ سورۃ مرسلات کے دوسرے رکوع میں اگر فِیْ ظِلٰلٍ وَّ عُیُوْنٍ کی ظ پر فتح پڑھے تو کافر ہو۔(۱۷) پارۂ ۳۰ سورۃ والنازعات کے دوسرے رکوع میں اگر اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ کی ذ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہو پس ہر قاری و حافظ عالم جو حروف و الفاظ کو صحیح مخرج سے ادا کرنے پر قادر ہیں۔ وہ بروقت تلاوت قرآن مجید کے ان مقامات کو غور سے پڑھیں ورنہ غلطی کا وبال پڑھنے والوں کی گردنوں پر ہوگا۔

# نمازِ مریض کا بیان

وہ بیمار جو کھڑا ہو کر نماز پڑھنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ بلکہ کھڑا ہو کہ نماز پڑھنے سے مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہے اور دیر کے بعد تندرست ہوگا تو بیٹھ کر رکوع سجود کے ساتھ پڑھ لے اگر بیٹھ کر بھی رکوع سجود کے ساتھ قدرت نہیں رکھتا تو پہلو یا پیٹھ پر لیٹ کر سر کے اشارہ سے نماز ادا کرے کیونکہ آنکھ اور پلک اور دل کا اشارہ معتبر نہیں۔ مگر رکوع سے سجدے کے لئے زیادہ جھکے اور اپنے سامنے سجدے کے لئے کوئی چیز اونچی نہ رکھے۔ اگر رکوع سجود کے جھکنے

میں فرق نہیں کرے گا تو نماز نہ ہوگی اگر اشارہ سے بھی عاجز ہے تو جب صحت پلٹے جب پڑھے اگر بیماری کی حالت میں کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر مرے گا داخل جنت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمانیوالا اور بخشنے والا قادر ہے (ردالمحتار درمختار)

## جان کندن کی علامتیں اور میّت کے حقوق۔

پاؤں کا سست پڑ جانا خصیتین کا کچھ جانا۔ ناک کا ٹیڑھا ہو جانا۔ دونوں کنپٹیوں کا بیٹھ جانا۔ منھ کی کھال کا تن جانا۔ علاوہ اس کے قریبی رشتہ داروں وغیرہ دوستوں پر حق ہے کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں۔ غرغرہ سے پہلے اس کے پاس کلمہ شہادت تلقین کریں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یا صرف کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھیں اس کو یہ نہ کہیں کہ تو پڑھ نہ معلوم جھڑکی دیں اور انکار کر بیٹھے تلقین شہادتین ایک مرتبہ بالاجماع سنت ہے۔ سورۃ یٰس سورۃ رعد وغیرہ اس کے روبرو پڑھیں۔ اس کے پاس خوشبو رکھیں اس وقت گناہوں کی توبہ مقبول ہے۔ مگر کفر و بدعقیدہ کی توبہ مقبول نہیں کیوں کہ کافر و بدعقیدہ اسوقت مسلمان نہیں ہو سکتا جب جان نکل جائے تو اس کے دونوں جبڑے پٹی سے باندھے سر پہ گرہ دیں آنکھیں بند کر دیں۔

## روح کی قیدِ بدن سے رہائی

موت کی ہچکی آتے ہی رشتۂ دنیا ٹوٹ گیا
اشکوں میں رنگینی کیوں ہے اشک میرے رنگین ہیں کیوں
صبح سے سر کو دھنتا ہوں اور بیٹھا ہاتھ ملتا ہوں

روح بدن سے پائی رہائی قید سے قیدی چھوٹ گیا
غم سے جگر کا خون ہوا یا دل کا پھپھولا پھوٹ گیا
کوئی اندھیری رات میں آکر خانۂ دل کو لوٹ گیا

پھر نہایت نرمی سے آنکھیں بند کرنیوالا یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَسَھِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ بِلِقَائِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ مِنْہُ۔ شروع اللہ کے نام سے (سپرد کرتا ہوں) اور ملت رسول کریم علیہ السلام کے یا اللہ آسان فرما اس پر معاملہ اس کا اور نرم فرما اس پر ذمہ اس کا اور کامیاب فرما اس کو ملاقات اپنی سے۔ اور کر اس کی آخرت کو اچھا۔ اس کے لئے دنیا سے جس سے وہ راہی ہوا۔ اس کے بعد اس کے ہر ایک جوڑ اور بند کو ڈھیلے کر دیں۔

**اس کا طریقہ یہ ہے۔** کہ اس کی دونوں کلائیاں اس کے بازوؤں کی طرف لے جائیں۔ اور پاؤں کی طرف پھیلا دیں۔ پھر اس کے ہاتھوں کی انگلیاں ہتھیلیوں کی طرف موڑ کر سیدھی کر دیں اور پنڈلیوں کو رانوؤں کی طرف موڑ کر سیدھا کر دیں اور جن کپڑوں میں مرا ہے وہ اتار کر اور کپڑوں سے اس کے تمام بدن کو ڈھانک دیں۔ اور اس کے پیٹ پر لوہا یا وزنی چیز رکھیں تاکہ پھول نہ جائے۔ اور میت کے فرائض جلدی ادا کریں مثلاً اس کا قرضہ وغیرہ جو کچھ علاج پر خرچ ہوا اور جو اس کی زندگی میں ناراض ہوں ان کو بھی راضی کریں۔

**افضل طریقہ یہ ہے** کہ موت کے وقت حیض۔ نفاس والی عورتیں اور جنبی۔ مرتد، بدمذہب، کافر، تصویر و روپیہ یا کتا اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں۔ کہ جس جگہ یہ ہوتی ہیں ملائکۂ رحمت نہیں آتے۔ کہ ملائکۂ رحمت جان نکلتے وقت اپنے اور اس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں مگر متقی پرہیزگار اور نیکوں کا پاس بیٹھنا باعث برکت ہے۔ (در مختار ردّ المحتار)

**قبر کی صحیح تعریف** قبر طول میں آدمی کے قد برابر کھودی جاتی ہے۔ چوڑائی میں بقدر نصف قد اور گہرائی میں سینہ برابر اور قبر میں لحد کا کھودنا سنت ہے نہ شق لحد وہ ہوتی ہے جو قبلہ کی طرف کھودی جاتی ہے اور شق درمیان قبر کے سیدھی نہر کی مثل کھودی جاتی ہے (ردّ المحتار)

## مردہ کو غسل دینے کا طریقۂ مسنون

مردہ کو غسل دینے سے پہلے قبر وکفن کی تیاری کریں۔ مردہ کا کفن سنت تین کپڑے ہیں۔ دو چادریں ایک الفی جس کا گریبان مونڈھوں کی طرف ہوتا ہے۔ الفی پر کلمۂ شہادت لکھنا مستحسن ہے۔ اگر صاحب عزت ہو تو ٹوپی عمامہ بھی جائز ہے۔ اگر مرد کا کفن سنت نہ ہو سکے تو ایک تہبند۔ ایک چادر کافی ہے۔ عورت کا کفنِ سنت پانچ کپڑے ہیں۔ دو چادریں۔ ایک پاجامہ۔ یا تہبند۔ ایک سینہ بند چھاتی سے زانوؤں تک۔ ایک الفی جس کا گریبان سینہ کی طرف ہوتا ہے۔ ایک اوڑھنی مقدار ڈیڑھ گز۔ اگر عورت کا کفن سنت نہ ہو سکے تو تین کپڑے ایک پاجامہ یا تہبند۔ ایک چادر ایک اوڑھنی کافی ہے۔ دو دستانے یا دو کپڑے یا دو تھیلیاں فیتے دار یا بندیاں دار ہوں تاکہ غسل دینے والا ایک بائیں ہاتھ پر باندھ کر استنجا کرائے۔ اور دوسری سے غسل ان کے علاوہ تین بندیاں یا تین فیتے کفن باندھنے کے لئے ہوں۔ ان کے علاوہ دو کپڑے ڈیڑھ ڈیڑھ گز کے ہوں ایک مردہ کے بدن پر رکھ کر غسل دینے کے لئے ہو اور ایک غسل دے کر بدن کو خشک کرنے کے لئے علاوہ ان کے پھٹہ یا تختہ اور روئی اور صابن و لوٹا پانی وغیرہ ڈھیلے بھی ہوں۔ غسل دینے سے پہلے مردہ کو لوبان یا صندل یا ہرمل وغیرہ خوشبو کی دھونی طاق مثلاً تین یا پانچ یا سات مرتبہ دیں۔ پھر پھٹہ یا تختہ کو۔ مردہ کو سوائے غسل دینے والوں اور اس کے مددگاروں کے کوئی نہ دیکھیں۔ پھر مردہ کو شمالاً جنوباً پھٹہ یا تختہ پر لٹا دیں جس طرح قبر میں رکھنے کا دستور ہے یا جس طرح آسان ہو۔ پھر اردگرد مردہ کو غسل دینے کی جگہ پردہ کر دیں۔

**ضروری تنبیہ مخصوص۔** جو میت کے زیادہ قریبی حقدار ہیں وہ غسل دیں اور کفن بھی اگر وہ غسل دینا کفن پہنانا نہیں جانتے تو جو اچھی طرح اس کام کو جانتے ہوں وہ کریں۔

## غسل دینے کا صحیح طریقہ

میت کو اوّل ناف سے گھٹنوں تک ڈیڑھ ڈیڑھ گز دو ٹکڑوں کے ایک کپڑے سے ڈھکیں پھر غسل دینے والا وضو کرکے اپنے بائیں ہاتھ پر کپڑا یا دستانہ یا گتھلی لپیٹے۔ کیوں کہ جس طرح زندہ کا ستر عورت دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح مردہ کو بھی بے پردہ شرمگاہ پر چھونا حرام ہے بلکہ ستر عورت کا کوئی حصہ بھی مرد کا مرد عورت کا عورت نہ دیکھے (یہ باعث پھٹکار ہے) پھر بائیں ہاتھ سے پہلے طاق ڈھیلوں مثلاً تین یا پانچ یا سات عدد کے ساتھ استنجا کرائے پھر پانی سے استنجا کرائے پھر وہ گتھلی یا دستانہ یا کپڑا ہو پھینک دے پھر دونوں ہاتھوں کو خوب دھوکر دائیں ہاتھ پر دوسری گتھلی یا دستانہ یا کپڑا لپیٹے وضو کرائے ایک آدمی پانی وغیرہ دیتا جائے۔

## میت کو وضو کرانے کا طریقہ

روئی یا مثل روئی کے نرم کپڑا سے پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین مرتبہ دھوئے پھر منہ پھر دانتوں پھر لبوں پھر مسوڑوں پھر اندر تالو پھر نتھنوں کو نرم نرم مل کر صاف کرے پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے پھر سر کا مسح کرے پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھوتے۔ یہ میت کا وضو ہوا۔ پھر باقاعدہ غسل کرائیں۔ یہ اس طرح پر ہے کہ مردہ کے سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو گلخیرو یا صابن یا ملتانی مٹی وغیرہ سے دھوئیں۔ اگر بال نہ ہوں تو دھونا ضروری نہیں ہے۔ پھر وہ پانی جو بیری کے پتوں یا اشنان وغیرہ سے جوش دیا گیا ہو اگر بیری کے پتے یا اشنان نہ ہو تو خالص پانی کافی ہے مگر گرم پانی سے غسل دینا افضل ہے پھر مردہ کو بائیں طرف کروٹ پر لٹائیں تاکہ اوّل دائیں طرف کروٹ پر پانی ایک مرتبہ پڑھے پھر مل کر نہلائیں تاکہ بدن کے اس حصہ پر پانی پہونچے جو تختہ سے ملا ہوا ہے۔ پھر دائیں طرف کروٹ پر لٹا کر اس طرح پانی ڈالیں پھر سہارا دے کر بٹھائیں پھر اس کے پیٹ کو نرم نرم ملیں اگر کچھ نجاست نکلے تو دھو ڈالیں دوبارہ وضو غسل کی ضرورت نہیں پھر اس

کو بائیں طرف لٹا کر غسل دیں یہ غسل تیسرا ہوا اب یہ گیتھلی یا دستانہ یا کپڑا ہو پھینکدیں

## یہی ترکیب عورت کو غسل دینے کی ہے

مگر عورت کو غسل دینے سے پہلے پھٹہ یا تختہ پر لٹا کر پاؤں سے گلے تک کپڑا سے ڈھکیں پھر غسل کے بعد مردہ کے بدن کو دوسرے ڈیڑھ گز کپڑا سے خشک کریں بال اور ناخن تراشے نہ جائیں۔ اگرچہ زیر ناف یا بغلوں اور بھوؤں کے بال ہی ہوں۔ اگر کاٹے بھی جائیں یا ناخن ٹوٹا ہوا علیحدہ کر دیا جائے وہ کفن ہی میں رکھ دیا جائے۔ بالوں اور ڈاڑھی کو کنگھی نہ کریں۔ پھر دھونی دیں پھر عطر ملیں پھر مقاماتِ سجدہ مثلاً ڈاڑھی ناک، پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنوں دونوں پاؤں پر کافور لگائیں سر اور منہ اور ماتھے اور سینہ کو بھی بلکہ تمام بدن پر خوشبو ملیں۔ پھر اول کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھونی دیں۔ پھر کفن کو بچھائیں پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں۔

## میت کو کفن دینے کا طریقۂ مسنون

مردہ کو اول الفی، پھر چھوٹی چادر اور پھر بڑی چادر۔ صاحب عزت ہو تو الفی کے بعد ٹوپی عمامہ پہنائیں عورت کو اول پاجامہ یا تہبند پھر سینہ بند پھر الفی پھر چھوٹی چادر پھر اوڑھنی۔ پھر بڑی چادر پہنائیں پھر کفن کو سر اور درمیان سینہ اور پاؤں کی طرف سے بندیوں یا فیتوں کے ساتھ باندھا جائے کیونکہ کفن کھل جانے کا خطرہ ہوتا ہے پھر دھونی دیں پھر جنازہ کو جلدی لے جائیں۔

## جنازہ کو لے جانے کی ضروری ہدایات

سنت یہ ہے کہ جنازہ کو چار آدمی اپنے کندھوں پر اٹھائیں اور چلتے وقت سرہانہ آگے کو رکھیں سنت یہ ہے کہ ہر مرتبہ دس دس قدم آہستہ آہستہ چلیں پوری سنت یہ ہے کہ اول مردے کا سرہانہ داہنے پایہ کو پکڑیں۔ اور اپنے داہنے کندھے پر رکھیں پھر اس کی داہنی پائنتی کے پایہ کو اپنے داہنے کندھے پر رکھیں پھر بایاں پایہ کو بائیں کندھے پر پھر بائیں پائنتی کو بائیں کندھے پر اور دس دس

قدم آہستہ آہستہ چلیں تو کل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے نیز حدیث میں ہے جو جنازہ کے چاروں پاؤں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرما دیگا۔ (جوہرہ۔ عالمگیری درمختار) **مسئلہ** اگر چھوٹا بچہ دودھ پینے والا یا ابھی دودھ چھوڑا یا ہو یا اس سے کچھ بڑا اس کو اگر ایک شخص ہاتھوں پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں میں لیتے رہیں اور کوئی شخص سواری پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازہ کو ہاتھوں میں لئے ہو جب حرج نہیں ورنہ چھوٹے کھٹولے وغیرہ پر لے جائیں اور اس سے بڑا ہو تو چارپائی پر لے جائیں (غنیہ عالمگیری کتب فقہ) اور خلوص دل سے کلمۂ شہادت راستہ میں پڑھتے جائیں باعث رحمت الٰہی ہے۔ **مسئلہ** اور جنازہ کے ساتھ رشتہ دار پڑوسی یا صالح آدمی دوست اور عالم سنی صحیح العقیدہ جائیں اور جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے اور جنازہ سے پہلے بیٹھنا ممنوع ہے میت اگر پڑوسی ہو یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز سے افضل ہے (عالمگیری) **مسئلہ** جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیئے (اگر سخت مجبوری ہو تو) اور نماز کے بعد اولیائے میت سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے۔ اور دفن کے بعد اولیا سے اجازت کی ضرورت نہیں (عالمگیری)

## نماز جنازہ فرض کفایہ ہے

نماز جنازہ واجب ہونے کے لئے وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہیں۔ (۱) نمازی کا بدن پاک ہو (۲) نمازی کے کپڑے پاک ہوں (۳) نمازی کا وضو ہو (۴) نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہو۔ (۵) مردوں کو ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک ستر عورت بدن کا چھپانا عورتوں کو سر سے پاؤں تک (۶) نماز میں کعبۂ مکرمہ کی طرف منہ ہو۔ (۷) نماز کا وقت صحیح ہو۔ (۸) نیت دل سے پکا ارادہ ہو کیوں کہ اعمال نیتوں پر موقوف ہوتے ہیں۔ (۹) تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہنا۔

## نمازِ جنازہ گاؤں اور شہر وغیرہ کے -

ہر قادر، عاقل، بالغ - مسلمان مرد مکلف، اور جس کو موت کی خبر ہوئی ہو ان پر فرض کفایہ ہے اس کی فرضیت کا جو انکار کرے کافر ہے اگر ایک دو - تین آدمیوں نے بھی نمازِ جنازہ پڑھ لی تو باقیوں سے فرضیتِ نمازِ جنازہ ساقط ہو جائے گی - نمازِ جنازہ بادشاہ، یا وہاں کا حاکم - ورنہ قاضی - پھر امام جمعہ پھر امام محلہ بشرطیکہ وہ ولی سے افضل ہو - ورنہ ولی سے اقرب پڑھائے اگر ولی اقرب بھی لائق نہ ہو تو جو احکامِ نمازِ جنازہ زیادہ جانتا ہو وہ پڑھائے (درِ مختار عالمگیری وغیرہ)

## نمازِ جنازہ پڑھانے کا طریقۂ مسنون -

افضل یہ ہے کہ مقتدیوں کی تین صفیں طاق ہوں - کیوں کہ تین صفوں سے نمازِ جنازہ پڑھنے سے میت کی مغفرت ہو جاتی ہے - اور اگر کل سات ہی آدمی ہیں تو ایک امام ہو اور تین پہلی صف میں اور دو دوسری میں اور ایک تیسری میں (غنیہ بہارِ شریعت وغیرہ) پھر امام میت کے سینہ کے مقابل میں کھڑا ہو اور امام میت کی اور زندوں کی مغفرت کے لئے دعا مانگنے کی نیت کرے - دونوں ہاتھ ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی پر باندھے صرف پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ ہاتھ اٹھائے - پھر نیت کرے پھر دعائیں مذکورہ اِنِّیْ وَجَّهْتُ، اِنَّ صَلٰوتِیْ یہ دونوں یا ایک پڑھ کر کہے

## چار تکبیر نمازِ جنازہ فرض کفایہ -

ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے درود واسطے حضور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کے دعا واسطے حاضر اس میت کے پیچھے اس امام کے منہ طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ - اللہ سب سے بڑا ہے -

پھر یہ دعا پڑھے - سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط پاک ہے تو
یا اللہ اور تو خوبیوں والا ہے اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیری تعریف
بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ پھر یہ درود شریف
پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی
اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط یا اللہ درود بھیج سردار
ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی آل پر جیسے
کہ تو نے درود اور سلام بھیجا اور برکت اور مہربانی فرمائی اور رحم فرمایا سردار ہمارے حضرت
ابراہیم علیہ السلام پر اور سردار ہمارے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف
کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔

**مرد کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔** اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا
وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی
الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا
اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ ط الٰہی بخش دے ہمارے زندہ کو اور ہمارے مردہ کو اور
ہمارے حاضر اور ہمارے غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے
مرد اور ہماری عورتوں کو یا اللہ جسے تو زندہ رکھے ہم سے تو زندہ رکھ اس کو اسلام پر۔ اور
جسے تو موت دے ہم میں سے تو دے موت ایمان پر۔ یا الٰہی تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ
اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔

**نابالغ لڑکے کی میت ہو تو یہ دعا پڑھے** اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا
اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط یا مولیٰ کریم (اس لڑکے کو) ہمارے
لئے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالا بنادے اور کر اس کو ہمارے لئے اجر کا موجب اور ذخیرہ وقت پر کام

آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنیوالا بنادے۔ اور وہ جس کی سفارش منظور کی گئی ہو۔

**نابالغہ لڑکی کی میت ہو تو یہ دعا پڑھے** اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ

ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ؕ یا اللہ کر اس لڑکی کو ہمارے لیے آگے پہونچکر سامان کرنیوالی اور کر اس کو ہمارے لیے اجر کا موجب اور ذخیرہ وقت پر کام آنیوالا۔ اور کر اس کو ہمارے لیے سفارش کرنیوالی اور وہ جس کی سفارش قبول کی گئی ہو۔

**پھر چوتھی مرتبہ سوا ہاتھ اٹھانے کے اللہ اکبر پڑھ کر دونوں طرف**

**ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے۔** اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ؕ میں میت اور اپنے دائیں بائیں فرشتوں اور مقتدیوں

اور ان کے فرشتوں کی بھی نیت کرے اور مقتدی اپنے دائیں بائیں نمازیوں اور ان کے فرشتوں کی بھی نیت کرے۔ دونوں طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے۔ (در مختار رد المحتار وغیرہ) پھر قُلْ هُوَ اللّٰهُ تین تین یا پانچ پانچ یا سات سات یا گیارہ گیارہ یا بارہ بارہ مرتبہ اور آیۃ الکرسی اور سورۃ فاتحہ ایک ایک مرتبہ بلکہ قرآن مجید میں سے جتنا پڑھ سکیں پڑھ کر کسی متقی پرہیزگار آدمی کے ملک کریں۔ یا علیحدہ علیحدہ بخشیں اول حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے روح مبارک کو قرآن مجید کا ثواب ہدیہ پیش کریں۔ پھر وسیلۂ حضور علیہ السلام ایک لاکھ کئی ہزار انبیاء اللہ تعالیٰ اور تمام ملٰئکۃ علیہم السلام اور تمام اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کی روحوں کو قرآن مجید کا ثواب ہدیہ پیش کریں۔ پھر اپنے قریبی رشتہ دار اور میت کی روح اور تمام اہل قبور بلکہ اب سے لیکر تا بنی آدم وعلیٰ نبینا علیہما السلام تک جتنے مسلمان مرد عورتیں فوت ہو گئے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی روحوں کو قرآن مجید کا ثواب بخشیں۔ (در مختار رد المحتار وغیرہ)

**دعا بعد نماز جنازہ سنت ہے** مشکوٰۃ باب صلوٰۃ الجنازہ فصل

ثانی میں ہے اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو اس کے لئے خالص دعا مانگو۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد بلا تاخیر فوراً دعا مانگنا باعثِ ثواب ہے۔ فتح القدیر کتاب الجنائز فصل صلوۃ الجنازہ میں ہے کہ حضور سیدنا محمد مصطفی علیہ السلام نے منبر پر قیام فرما کر غزوۂ موتہ کی خبر دی اور اسی اثناء میں جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت کی خبر دی۔ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لَهُ۔ پس نماز جنازہ پڑھی ان پر حضور علیہ السلام نے اور دعا فرمائی ان کے لئے اور (لوگوں سے) فرمایا کہ تم بھی ان کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ وَدَعَا کے واؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا نمازِ جنازہ کے علاوہ تھی۔ مبسوط شمس الائمہ سرخسی جلد دوم صفحہ ۶۷ میں روایت ہے کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جنازے پر بعد نماز پہونچے اور فرمایا اِنْ سَبَقْتُمُوْنِیْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی تو دعا میں مجھ سے آگے نہ بڑھو۔ (بلکہ آؤ میرے ساتھ مل کر دعا کر لو۔)

**ہدایت لازمی** - پھر میت کو اٹھا کر قبرستان میں لے جاویں پھر میت کو قبر میں وہ لوگ اتاریں جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ قوی و نیک و امین ہوں کہ کوئی بات نامناسب دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔ ورنہ اور لوگ اتاریں (عالمگیری وغیرہ) جب میت کو قبر میں رکھیں تو یہ دعا پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْنَا عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ شروع اللہ کے نام سے ہم (اپنے بھائی کو رکھتے ہیں) اور ملت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میت کو دائیں کروٹ لٹائیں منہ قبلہ کی طرف کریں اسوقت تینوں گرہ کھول دیں کیونکہ اس وقت کفن کھل جانے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ پھر کچی اینٹوں یا تختوں وغیرہ سے لحد کے منہ پر رکھیں پھر گارہ وغیرہ چونہ سے درجوں کو بند کریں

**پھر مٹی ڈالنے کا طریقۂ مسنون** - میت کو لحد میں لٹانے کے بعد

قاعدہ ہے کہ ہر مسلمان تین مٹھی مٹی ڈالتا ہے لیکن اکثر مسلمان اس حقیقت سے بے خبر ہیں ہر اس لئے واضح کیا جاتا ہے کہ تختے وغیرہ لگانے کے بعد مستحب یہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقدس عمل ہے۔ کہ میت کے سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ مٹی ڈالیں اور ہر مرتبہ حسب ترتیب قرآن کریم کے مندرجہ ذیل بابرکت کلمات بطور دعا پڑھیں۔

**پہلی مرتبہ۔** مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ ؛ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ
اسی (مٹی) سے ہم نے تم کو پیدا کیا۔ یا اللہ زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے کشادہ

**دوسری مرتبہ۔** وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ ؛ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَآءِ لِرُوْحِهٖ
اور اسی (مٹی) سے ہم تم کو لوٹائیں گے۔ یا الٰہی اس کی روح کے لئے آسمان کے دروازے کھولدے ؛

**تیسری مرتبہ** وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ؛ اَللّٰهُمَّ زَوِّجْهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ (جوہرہ عالمگیری وغیرہ) اور اسی (مٹی) سے ہم تم کو دوبارہ نکالیں گے۔ یارب حور عین کو اس کی زوجہ کر۔ پھر پھاوڑوں سے قبر پر مٹی ڈالیں مگر قبر کو اونٹ کے کوہان کی مثل ایک بالشت اونچی تیار کریں اس پر پانی چھڑکیں باعثِ رحمت ہے۔

**پھر مستحب یہ ہے کہ** دفن کے بعد سورۃ بقرہ کا اوّل آخر پڑھیں۔ سرہانے الٓمٓ سے مفلحون تک اور پائنتی اٰمن الرسول سے ختم سورۃ تک پڑھیں (جوہرہ)، یا سورۃ یٰسٓ یا سورۃ ملک یا آیتہ الکرسی یا سورۃ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد وغیرہ پڑھ کر صاحبِ قبر کو ایصالِ ثواب کریں۔

دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے کہ جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوت قرآن مجید اور میت کے لئے دعا و استغفار کریں اور یہ دعا کریں کہ سوالِ نکیرین میں ثابت

قدم رہے (جوہرہ وغیرہ)

## قبر پر قرآن مجید پڑھنے کے لئے حافظوں کو مقرر کرنا جائز ہے۔

جبکہ پڑھنے والے اُجرت پر نہ پڑھتے ہوں۔ کہ اجرت پر قرآن مجید پڑھنا۔ اور پڑھوانا ناجائز ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ قرآن مجید پڑھنے والے خالصًا لوجہ اللہ پڑھیں اور پڑھوانے والے اللہ واسطے خدمت کریں۔ اگر اُجرت پر پڑھوانا چاہیں۔ تو اپنے کام کے لئے آدمی مقرر کریں۔ پھر قرآن مجید پڑھنے پڑھوانے کا کام کریں۔ پھر صاحبِ قبر کی روح کو ایصالِ ثواب کریں باعثِ رحمت تخفیفِ عذاب ہے (در مختار وغیرہ)

**ضروری سمجھوتہ۔** شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ شریف کی طرف طاق کھود کر اس میں رکھیں۔ (بلکہ درّ مختار میں) کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز رکھا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے۔ اور میت کے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی رانوں وغیرہ دوستوں کو) وصیت کی تھی تو انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھدی گئی۔ پھر کسی نے انہیں خواب میں دیکھا۔ حال پوچھا۔ کہا جب میں قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے۔ فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی۔ کہا تو عذاب سے بچ گیا (درِ مختار غنیہ عن التاتار خانیہ) یوں بھی ہو سکتا ہے۔ کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں اور سینہ پر کلمۂ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر غسل دینے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمۂ شہادت کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں (بلکہ ملتانی مٹی گیرو وغیرہ زعفران کیساتھ)

**اہل السنّت والجماعت کو ہدایت** قبر پر بیٹھنا سونا چلنا پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے قبرستان میں جو

نیا راستہ نکالا گیا ہو۔ اس سے گزرنا ناجائز ہے۔ خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (عالمگیری درمختار) مسئلہ کوئی اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گزرنا پڑے گا۔ تو وہاں تک جانا منع ہے۔ دور ہی سے فاتحہ پڑھ کر بخشدے۔ قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے۔ ایک شخص کو حضور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہنے دیکھا۔ فرمایا جوتے اتار دے نہ قبر والے کو تو ایذا دے نہ وہ تجھے قبرستان میں سے ہرے درختوں اور ہرے گھاس کاٹنا نہ چاہیئے (بلکہ سخت جرم و گناہ عظیم ہے) کہ ان کی تسبیح سے رحمتِ الٰہی برستی ہے اور میت کو انس ہوتا ہے اور کاٹنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے (ردالمحتار۔ ترمذی۔ نسائی۔ بیہقی۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بغوی۔ مجدّد مائۃ حاضرہ۔ جوہرہ۔ درِمختار وغیرہ)

## زیارتِ قبور مستحب ہے۔

ہر ہفتہ میں یا پیر کے دن مناسب ہے سب میں سے افضل دن جمعہ کا وقتِ صبح ہے اولیائے کرام کے مزارات طیبّہ پر سفر کر کے جانا درست ہے

## آج کل چودھویں صدی کے ملّاں۔

اولیاءِ کرام کی محبت سے بالکل کورے بلکہ دشمن زیارت اولیاء کرام کے مزارات طیبّہ پر سفر کر کے جانے کو ناجائز و حرام کہتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں بیان کیا جاتا ہے ارشاد الٰہی وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۝ اور یاد کرواے محبوب محمد مصطفیٰ علیہ السلام جبکہ موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا میں باز نہ رہوں گا جبتک وہاں نہ پہنچوں۔ جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔ یا چلتا رہوں گا برسوں۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کے لیے تشریف لے گئے۔ مشائخ کی ملاقات کے لیے سفر کرنا ثابت ہوا۔ یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ وَلَا تَایْــٔـَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۝ اے میرے بیٹو جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کی خبر لاؤ اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو سیدنا

یعقوب علیہ السلام نے فرزندوں کو تلاشِ یوسف کے لئے حکم فرمایا۔ تلاش محبوب کے لئے سفر کرنا ثابت ہوا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا۔ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ میرا یہ کرتا لے جاؤ اور میرے باپ کے منہ پر ڈال دو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی علاج کے لئے سفر ثابت ہوا۔ مشکوٰۃ کتاب العلم میں ہے مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو شخص تلاشِ علم میں نکلا وہ اللہ کے راستہ میں ہے۔ حدیث میں ہے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ علم کو طلب کرو اگرچہ (ملکِ) چین میں ہو۔ کیمیا میں ہے۔ طلب کردنِ علم شد بر تو فرض ❊ دگر واجب است از پیش قطعِ ارض ❊ طلب کرنا علم کا تجھ پر فرض ہے مگر اس کے لئے سفر کرنا بھی ضروری ہے۔ جب اس قدر سفر ثابت ہوئے تو مزارات اولیاء کی زیارت کے لئے سفر کرنا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا یہ حضرات طبیب روحانی ہیں۔ اور ان کے فیوضات مختلف ہیں اور ان کے مزارات پر پہونچنے سے شانِ الٰہی نظر آتی ہے کہ اللہ والے بعد وفات بھی دنیا میں راج کرتے ہیں۔ ان سے ذوق عبادت پیدا ہوتا ہے ان کے مزارات پر دعا جلد مقبول ہوتی ہے۔ مشکوٰۃ باب زیارت قبور میں ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ ۚ کہ ہم نے تم کو زیارتِ قبور سے منع فرمایا تھا اب ضرور زیارت کرو۔ کیوں کہ زیارت قبور آخرت یاد دلاتی ہے۔ اس سے مطلقًا زیارت قبور کا جواز معلوم ہوا خواہ روزانہ ہو یا سال کے بعد خواہ تنہا تنہا زیارت کی جائے یا جمع ہو کر اب اپنی طرف سے قیدیں لگانا کہ مجمع کے ساتھ زیارت کرنا منع ہے۔ سال کے بعد عرس وغیرہ مقرر کر کے زیارت کرنا منع ہے محض لغو ہے معین کر کے زیارت ہو یا غیر معین کئے ہر طرح جائز ہے۔ عورتیں زیارت قبور کے لئے اپنے قریبی رشتہ دار محرموں کے ساتھ جائیں ورنہ جانا ممنوع ہے کثیر کتب فقہ) شامی میں ہے وَاَمَّا الْاَوْلِيَاءُ فَاِنَّهُمْ مُتَفَاوِتُوْنَ فِي الْقُرْبِ اِلَى اللّٰهِ وَنَفْعِ الزَّائِرِيْنَ بِحَسْبِ مَعَارِفِهِمْ وَاَسْرَارِهِمْ

ولیکن اولیاء اللہ تقرب الی اللہ و زائرین کو نفع پہونچانے میں مختلف ہیں۔ بقدر اپنے معرفت و اسرار کے مقدمہ شامی میں ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں امام شافعی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔ اِنِّی لَاَ تَبَرَّکُ بِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَجِیْءُ اِلٰی قَبْرِہٖ فَاِذَا عَرَضَتْ لِیْ حَاجَۃٌ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ وَسَأَلْتُ اللّٰہَ عِنْدَ قَبْرِہٖ فَتُقْضٰی سَرِیْعًا بیشک میں حضور ابوحنیفہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر پر آتا ہوں اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو میں دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور ان کی قبر کے پاس جا کر اللہ سے دعا کرتا ہوں تو جلدی ہی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

**اس سے یہ امور ثابت ہوتے ہیں۔** زیارتِ قبور کے لئے سفر کرنا کیونکہ امام شافعی اپنے وطن فلسطین سے بغداد آتے تھے۔ امام ابوحنیفہ کی زیارت قبر کے لئے رضی اللہ عنہما۔ حاجت قبر سے برکت لینا۔ ان کی قبر کے پاس جا کر دعا کرنا۔ صاحبِ قبر کو ذریعہ حاجت روائی جاننا تو زیارتِ روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفر کرنا بھی ضروری ہے۔ اور زیارتِ مزارات انبیاء اللہ و اولیاء کرام ثابت ہوئی اور یہ منع نہیں تو سفر زیارتِ قبور کیوں حرام ہوگا۔ نیز دین و دنیاوی کاروبار کے لئے سفر کیا ہی جاتا ہے۔ یہ بھی ایک دینی کام کے لئے سفر ہے۔ یہ کیوں ناجائز و حرام ہو۔

**زیارتِ قبور کا طریقہ۔** یہ ہے کہ پائنتی کی جانب سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو کر سرہانے سے نہ آوے۔ کیونکہ میت کے لئے باعثِ تکلیف ہے کہ میت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آتا ہے۔

**پھر یہ دعا پڑھے** اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ ط اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ نَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا

اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِـکُمْ لَاحِقُوْنَ ط یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ
نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمْ وَلَکُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ
وَیَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ وَاُمَّھٰتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِہٖ
وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ السلام علیکم اے قبروں میں رہنے والو
مسلمانوں اور ایمان والو تم ہمارے پیش رو ہو۔ ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاءاللہ تم سے
ملنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہمارے اگلوں اور ہمارے پچھلوں سب پر رحم فرمائے۔ ہم
اللہ تعالےٰ سے اپنے اور تمہارے لئے معافی کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری اور تمہاری
بخشش فرمائے اور ہمارے اور تمہارے لئے رحمت فرمائے یا اللہ درود اور سلام بھیج سردار اور
مالک ہمارے حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام (غیب کی) خبر دینے والے نبی امی پر اور آپ کی بیویوں پر
اور صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے اہل بیت پر اور آپ کی آل
پر اور آپ کے اصحاب سب پر یا مولیٰ تو مہربانیوں والا ہے۔ بہت مہربان رحمت والا اور سب
خوبیاں اللہ کو مالک سارے جہان والوں کا۔

## قبرستان میں جائے تو اتنے فاصلہ سے بیٹھے کہ زندگی میں اس کے پاس نزدیک

یا دور جتنے فاصلہ پر بیٹھ سکتا تھا۔ (ردالمحتار) پھر فاتحہ پڑھے الحمد شریف
اور الٓمٓ سے مفلحون تک اور آیۃ الکرسی اور آمن الرسول آخر سورۃ تک اور یٰسین
اور تبارک الذی اور الھکم التکاثر ایک ایک اور قل ہو اللہ بارہ ۱۲ یا گیارہ ۱۱
یا سات ۷ یا تین ۳ مرتبہ پڑھے اور ان سب کا ثواب مردوں کو پہونچائے۔ حدیث
میں ہے۔ جو گیارہ ۱۱ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھکر اس کا ثواب مردوں کو پہونچائے
تو مردوں کی گنتی برابر اسے ثواب ملے گا۔ (درمختار و ردالمحتار) مسئلہ

نماز، حج، زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مردوں کو پہونچا سکتا ہے ان سب کو پہونچے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی بلکہ اس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا پورا ملے (فتاویٰ رضویہ)

# فاتحہ تیجہ دسواں چالیسواں کا بیان

بدنی اور مالی عبادات کا ثواب دوسرے مسلمان کو بخشا جاتا ہے اور پہنچتا ہے جس کا ثبوت قرآن و حدیث شریف و اقوال فقہا سے ہے۔ قرآن کریم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہے مشکوٰۃ باب افضل الصدقہ میں ہے کہ حضرت سعد نے کنوآں کھدوا کر فرمایا کہ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یہ سعد کی والدہ کا کنواں ہے فقہا نے ایصالِ ثواب کا حکم دیا مگر بدنی عبادت میں نیابتہً جائز نہیں مثلاً کسی کی طرف سے نماز پڑھ دے۔ تو اس کی نماز ادا نہ ہوگی ہاں نماز کا ثواب بخشا جا سکتا ہے۔ مشکوٰۃ باب ملاحم فصل دوم میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی سے فرمایا مَنْ یَّضْمَنُ لِیْ مِنْکُمْ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ مَسْجِدِ الْعِشَارِ رَکْعَتَیْنِ وَیَقُوْلَ ھٰذَا لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ کون ضامن ہے میرے لئے تم میں سے کہ دو رکعت مسجد عشار میں نماز پڑھے اور کہے کہ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لئے ہے اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ عبادت بدنی۔ نماز بھی کسی ایصال ثواب کی نیت سے ادا کرنا جائز ہے دوسرا یہ کہ زبان سے ایصالِ ثواب کرنا کہ یا اللہ اس کا ثواب فلاں کو پہونچا دے بہت بہتر ہے تیسرے یہ کہ برکت کی نیت سے بزرگانِ دین کی مسجدوں میں نماز پڑھنا باعثِ ثواب ہے رہی عبادتِ مال یا مالی اور بدنی کا مجموعہ جیسے کہ زکوٰۃ اور حج اس میں اگر کوئی شخص کسی سے کہہ دے کہ تم میری

طرف سے زکوٰۃ دید و تو دے سکتا ہے اور اگر صاحبِ مال کو حج کی قوت نہ رہے تو دوسرے سے حج بدل کروا سکتا ہے ولیکن ثواب عبادت کا پہونچتا ہے تفسیر روح البیان پارۂ سورۃ انعام آیت وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ میں ہے وَعَنْ حُمَيْدِ الْاَعْرَجِ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَخَتَمَهٗ ثُمَّ اَمَّنَ عَلٰى دُعَائِهٖ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ مَلَكٍ ثُمَّ لَا يَزَالُوْنَ يَدْعُوْنَ لَهٗ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ اِلَى الْمَسَاءِ اَوْ اِلَى الصَّبَاحِ حضرت اعرج سے مروی ہے کہ جو شخص قرآن ختم کرے پھر دعا مانگے تو اس کی دعا پر چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور مغفرت و رحمت مانگتے رہتے ہیں۔ شام یا صبح تک معلوم ہوا کہ ختم قرآن مجید کے وقت کی دعا قبول ہوتی ہے اور ایصالِ ثواب بھی دعا ہے لہذا اس وقت ختم پڑھنا بہتر ہے اشعۃ اللمعات باب زیارت القبور میں وتصدّق کردہ شود از میت بعد رفتنِ او از عالم تا ہفت روز میت کے مرنے کے بعد سات روز صدقہ کیا جاوے اسی اشعۃ اللمعات میں اسی باب میں ہے۔ وبعض روایات آمدہ است کہ روح میت مے آید خانہ خود را شبِ جمعہ پس نظر مے کند کہ تصدق کنند از وے یا نہ جمعرات کو میت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے صدقہ لوگ کرتے ہیں یا نہیں اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رواج ہے کہ بعد موت سات روز تک برابر خیرات کرتے ہیں اور ہمیشہ جمعرات کو فاتحہ کرتے ہیں اس کی یہ اصل ہے انوار ساطعہ صفحہ ۱۴۵ اور خزانۃ الروایات میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے تیسرے اور ساتویں اور چالیسویں دن اور چھٹے مہینے اور سال بھر بعد صدقہ دیا۔ یہ نتیجہ ششماہی اور برسی کی اصل ہے نووی نے کتاب الاذکار باب تلاوت قرآن میں فرمایا کہ انس ابن مالک ختم قرآن کے وقت اپنے گھر والوں کو جمع کر کے دعا مانگتے۔ حکم ابن عتیبہ فرماتے ہیں کہ ایک مجمع مجاہد و عبدہ ابن ابی لبابہ نے بلایا اور فرمایا کہ ہم نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ آج ہم قرآن پاک ختم کر رہے

ہیں اور ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے حضرت مجاہد سے بروایت صحیح منقول ہے کہ بندگانِ دین ختم قرآن کے وقت مجمع کیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ اس وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (نووی کتاب الاذکار) لہذا تیجہ و چہلم کا اجتماع سنّت سلف ہے درِّ مختار بحث قرأۃ المیت باب الدفن میں ہے وَفِی الْحَدِیْثِ مَنْ قَرَأَ الْاِخْلَاصَ اَحَدَ عَشَرَ مَرَّۃً ثُمَّ وَھَبَ اَجْرَھَا لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ حدیث میں ہے جو شخص گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے پھر اس کا ثواب مردوں کو بخشے تو اس کو تمام مردوں کے برابر ثواب ملے گا شامی میں اسی جگہ ہے وَیَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا تَیَسَّرَ لَہٗ مِنَ الْفَاتِحَۃِ وَاَوَّلِ الْبَقَرَۃِ وَاٰیَۃِ الْکُرْسِیِّ وَاٰمَنَ الرَّسُوْلُ وَسُوْرَۃَ یٰسٓ وَسُوْرَۃَ الْمُلْکِ وَسُوْرَۃَ التَّکَاثُرِ وَالْاِخْلَاصِ اِثْنَیْ عَشَرَ مَرَّۃً اَوْ اِحْدٰی عَشَرَ اَوْ سَبْعًا اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَأْنَاہُ اِلٰی فُلَانٍ اَوْ اِلَیْھِمْ اور جو ممکن ہو قرآن مجید میں سے پڑھے سورۃ فاتحہ و بقرۃ کی اول آیت اور آیۃ الکرسی اور آمن الرسول اور سورۃ یٰسین اور سورۃ ملک اور سورۃ تکاثر اور سورۃ اخلاص بارہ ۱۲ یا گیارہ ۱۱ یا سات ۷ یا تین ۳ دفعہ پھر کہے یا اللہ جو کچھ میں نے پڑھا اس کا ثواب فلاں کو یا فلاں لوگوں کو پہونچا دے۔ ان عبادات میں فاتحہ مروجہ کا پورا طریقہ بتایا گیا کہ مختلف جگہ سے قرآن پڑھنا پھر ایصالِ ثواب کی دعا کرنا اور دعا میں ہاتھ اٹھانا سنّت ہے لہذا ہاتھ اٹھاوے غرضیکہ فاتحہ مروجہ پوری پوری ثابت ہوئی۔ فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۷۵ میں ہے۔ طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرت امامین نمایند برآں قل وفاتحہ و درود خواندن متبرک مے شود۔ و خوردن بسیار خوب است جس کھانے پر حضرت امامین حسنین کی نیاز کریں اس پر قل اور فاتحہ اور درود پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا کھانا بہت ثواب ہے اسی فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۴۱ میں ہے۔ اگر مالیدہ و شیر برائے فاتحہ بزرگے بقصد ایصالِ ثواب بروح ایشاں پختہ بخورند جائز است مضائقہ نیست۔ اگر دودھ مالیدہ کسی بزرگ کی فاتحہ کے لئے ایصالِ ثواب کی نیت سے پکا کر کھاویں تو جائز ہے کوئی مضائقہ نہیں مخالفین کے پیشوا شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی تیجہ ہوا جس کو

شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنے ملفوظات صفحہ ۸ میں اس طرح درج فرمایا اور سوم کثرتِ ہجوم مردم آں قدر بود کہ بیرون از حساب است ہشتاد و یک ختم کلام اللہ بہ شمار آمدہ و زیادہ ہم شدہ باشد و کلمہ را حصر نیست تیسرے دن لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار سے باہر تھا اکیاسی ختم کلام اللہ شمار میں آئے اور زیادہ بھی ہوئے ہوں گے۔ کلمۂ طیبہ کا تو اندازہ نہیں اس سے تیجہ کا ہونا اور اس میں ختم کلام اللہ کرانا ثابت ہے مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند تحذیر الناس صفحہ ۲۴ پر فرماتے ہیں جنید کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہوگیا۔ آپ نے سبب پوچھا۔ تو از روئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں حضرت جنید نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر کہ بعض روایات میں اس قدر کلمے کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ دی بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے سبب پوچھا اس نے عرض کیا کہ اپنی ماں کو جنت میں دیکھتا ہوں آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہوگئی۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کلمۂ طیبہ ایک لاکھ پانچ ہزار بخشنے سے مردے کی بخشش کی امید ہے اور تیجہ میں چنوں پر یہی پڑھا جاتا ہے۔ ان عبارات سے فاتحہ تیجہ وغیرہ کے تمام رسموں کا جواز معلوم ہوا فاتحہ میں پنج آیت پڑھنا پھر ایصالِ ثواب کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔ تیجہ کے دن قرآن خوانی۔ کلمہ شریف کا ختم۔ کھانا پکا کر نیاز کرنا سب معلوم ہوگیا۔ صرف ایک بات باقی ہے۔ کھانا سامنے رکھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس کے مختلف رواج ہیں بعض ملکوں میں تو اولاً کھانا فقرا کو کھلا دیتے ہیں پھر بعد میں ایصالِ ثواب کرتے ہیں اور عرب مبارک اور یوپی و پنجاب میں کھانا سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرتے کھانا کھلاتے ہیں دونوں طرح جائز ہے اور احادیث سے ثابت ہے مشکوٰۃ میں بھی بہت روایات موجود ہیں۔ کہ حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام نے کھانا ملاحظہ فرما کر صاحبِ طعام کے لئے بلکہ حکم دیا کہ دعوت کھا کر

میزبان کو دعا دیتے ہیں طرح مشکوٰۃ باب آداب الطعام میں ہے کہ حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

سب تعریف اس اللہ کو کہ کھلایا ہم کو اور پلایا ہم کو اور دعقیدۃً کیا ہم کو مسلمانوں میں سے -

مخالفین اس کا انکار نہیں کر سکتے مشکوٰۃ باب المعجزات فصل دوم میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ کھجوریں دربار رسالت میں لایا اور عرض کی کہ اس کے لئے دعائے برکت فرمائیں :۔

فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ

آپ نے ان کو پھیلایا اور دعائے برکت فرمائی -

مشکوٰۃ باب المعجزات فصل اول میں ہے کہ غزوۂ تبوک میں لشکر اسلام تقریباً ایک لاکھ تھا سخت بھوک لگی تو سیدنا عمر فاروق نے دربار رسالت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ دعا فرمائیے حضور علیہ السلام نے تمام لشکر کو حکم دیا کہ جو کچھ جس کے پاس ہے لاؤ کوئی مٹھی چنے کی لایا کوئی کھجور کی اور کوئی ٹکڑا روٹی کا دسترخوان پر جمع کر دیئے

فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِكُمْ

پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دعائے برکت فرمائی پھر فرمایا کہ اس کو اپنے برتنوں میں رکھ لو

فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِهِمْ حَتّٰی مَا تَرَكُوْا فِی الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَاءُوْهُ قَالَ فَاَكَلُوْا

تو انہوں نے اپنے برتنوں میں رکھا یہانتک کہ لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا مگر اس کو بھر دیا ابو ہریرہ نے کہا تمام

حَتّٰی شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ ۝

لشکر نے پیٹ بھر کر کھایا اور باقی بہت بچ گیا -

اسی مشکوٰۃ اسی باب میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا حضرت ام سلیم نے کچھ کھانا بطور ولیمہ پکایا لیکن بہت لوگوں کو بلایا گیا تقریباً تین دیا ایک ہزار یا زیادہ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی تِلْكَ

تو حضور علیہ السلام کو کھا آئے حلوہ پر دست مبارک رکھ کر کچھ پڑھتے

الْحِجْمَسِتَرِ وَتَكَلَّمَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ،

دیکھا اور سب کو بلایا گیا اور سب منہ بھر کر کھایا۔

اسی مشکوٰۃ اسی باب میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ خندق کے دن کچھ تھوڑا سا کھانا پکا کر حضور علیہ السلام کی دعوت کی حضور علیہ السلام ان کے مکان میں تشریف لائے

فَاَخْرَجْتُ لَهٗ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ

آپ کے سامنے میں نے آٹا گوندھا ہوا پیش کیا تو اس میں لعاب مبارک ڈالا اور دعائے برکت کی۔

اس قسم کی بہت روایات پیش کی جا سکتی ہیں مگر ہم اسی پر اکتفا کرتا ہوں اب فاتحہ کے تمام امور ثابت ہو گئے۔

والحمد للہ عقلاً بھی فاتحہ میں کوئی نقص نہیں کیونکہ فاتحہ دو عبادتوں کے مجموعہ کا نام ہے تلاوت قرآن مجید اور صدقہ۔ اور جب یہ دونوں کام علیحدہ علیحدہ جائز ہیں تو ان کو جمع کرنا کیونکر حرام ہوگا بریانی کھانا کہیں بھی ثابت نہیں مگر حلال ہے کھاتے ہیں کیونکہ بریانی چاول، گوشت گھی وغیرہ کا مجموعہ ہے تو جب یہ سارے اجزا حلال ہیں تو بریانی بھی حلال ہوئی۔ ثابت ہوا کہ قرآن کریم کی تلاوت اور صدقہ کا جمع کرنا شریعت نے حرام نہ کیا۔ مثلاً بکری مر رہی ہے اگر ویسے ہی مر جائے مردار و حرام ہے مگر اللہ کا نام پڑھ کر ذبح کیا حلال ہو گئی تو قرآن کریم مسلمانوں کے لئے رحمت اور شفا ہے:۔ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ پھر اگر قرآن مجید کی تلاوت کر دینے سے کھانا حرام ہو جاوے تو قرآن رحمت کہاں زحمت ہوا۔ مگر ایمان والوں کے لئے رحمت ہے کافروں کے لئے نہیں وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ظالم تو اس سے نقصان میں رہتے ہیں کہ قرآن مجید کے پڑھے جانے سے کھانے سے محروم رہ گئے تو جس چیز کے لئے دعا کرنا ہو اسکو سامنے رکھکر دعا کرنا چاہیئے۔ کھانا سامنے رکھ کر دعا کرتے ہیں۔ جنازہ سامنے رکھ کر پڑھتے ہیں میت کو سامنے رکھ کر دعا کرتے ہیں قبر کے سامنے کھڑے ہو کر دعا کرتے ہیں حضور علیہ السلام نے اپنی امت کی طرف سے قربانی فرما کر بذریعہ جانور سامنے رکھ کر پڑھا:۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

یا اللہ یہ قربانی امت محمد مصطفےٰ علیہ السلام کی طرف سے ہے۔

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے کعبہ مکرمہ کو سامنے رکھ کر دعا فرمائی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا۔
یارب ہمارے ہم سے قبول فرما۔ تو تلاوتِ قرآن مجید، صدقہ۔ گیارھویں حضرت غوث پاک
رضی اللہ عنہ۔ دسویں، چہلم، ششماہی، سالانہ توشہ شیخ عبدالحق، خواجہ معین الدین، خواجہ
نظام الدین، داتا گنج بخش وغیرہ اور حلوا شبِ برأت اور دوسرے طریقے ایصالِ ثواب اسی
قاعدے پر چلتے ہیں۔ الحمد للہ کہ مسئلہ فاتحہ دلائل عقلیہ، نقلیہ اور اقوال مخالفین سے
بخوبی واضح ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

# تعزیت کا بیان

میت کے قریبی رشتہ داروں کو تسلی و تلقین صبر کرنا مسنون ہے۔ حدیث
شریف میں ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
اسے کرامت کا جوڑا پہنائیگا۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ میت کے قریبی رشتہ داروں چھوٹوں بڑوں تمام کی تعزیت کریں
مگر عورت کی اس کے محرم کریں۔ تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے بعد میں مکروہ ہے
تعزیت کے یہ الفاظ کہیں کہ اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت
میں چھپائے اور تم کو صبر عطا فرمائے اور مصیبت کا ثواب۔ مگر افضل یہ ہے کہ تعزیت دفن کے
بعد ہو اگر میت کے رشتہ دار گھبرائیں تو ان کی تسلی کے لئے دفن سے پہلے ہی کریں۔ اگر تعزیت
کرنے والا موجود نہ ہو یا اسے علم نہ ہو تو بعد میں حرج نہیں مصیبت پر صبر کرنے سے دو ثواب
ملتے ہیں۔ ایک مصیبت کا، دوسرا صبر کا۔ واویلا کرنے سے دونوں چلے جاتے ہیں میت
کے قریبی رشتہ دار اس کی روح کو ایصالِ ثواب و فاتحہ خوانی کیلئے بطور سوگ تین دن گھر میں بچھونا
بچھا کر بیٹھیں اور فاتحہ خوانی ہیں شرعاً، اور حقہ نہ رکھیں کیونکہ جس منہ سے قرآن مجید پڑھا جائے اس منہ
سے حقہ [illegible] کیا جائے۔ پھر میت کی روح کو ایصال ثواب کیا جائے یہ بے ادبی خلاف سنت ہے
تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں۔ مگر عورت اپنے خاوند کے مرجانے پر چار مہینے دس

دن سوگ کرے مسئلہ افضل یہ ہے کہ میت کے پڑوسی یا رشتہ دار اس کے گھر والوں کے لئے
ان کے لائق دن رات کا کھانا لائیں اور انہیں کھلائیں۔ اوروں کو اس سے کھانا ممنوع ہے
حضرت پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ ہے (قرآن مجید، ابن ماجہ، جوہرہ،
رد المحتار۔ عالمگیری، درمختار، کشف الغطاء وغیرہ) مسئلہ میت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے
دعوت کریں تو یہ ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کیونکہ دعوت تو خوشی کے وقت پر ہوتی ہے نہ کہ غم
کے وقت اور اگر محتاج فقیروں محتاجوں کو کھلائیں تو بہتر ہے (فتح القدیر) مسئلہ جن لوگوں
سے قرآن مجید یا کلمہ طیبہ پڑھوایا ہو ان کے لئے بھی کھانا تیار کرنا ناجائز ہے۔ (رد المحتار) جبکہ ان سے
ٹھہرالیا ہو یا جو قرآن مجید وغیرہ پڑھنے پر کچھ دیتے ہیں یا وہ غنی ہوں مسئلہ میت کے اوصاف
مبالغہ کے ساتھ بین کر کے رونا بالاجماع حرام ہے (جوہرہ) مسئلہ گریبان پھاڑنا منہ نوچنا
بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب حرام اور جاہلیت کے کام ہیں۔
(عالمگیری) آواز سے رونا منع ہے اگر آواز سے نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں بلکہ حضور محمد مصطفی علیہ
السلام اپنے صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ تعالے عنہ کی وفات پر روئے تھے (جوہرہ)
بخاری و مسلم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی حضور محمد مصطفی علیہ السلام فرماتے ہیں جو
منہ پر طمانچہ مارے، گریبان پھاڑے، جاہلیت کا پکارنا پکارے یا بین کرے وہ ہم میں سے
نہیں مسئلہ صحیحین میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے راوی واللفظ للمسلم فرماتے ہیں
حضور علیہ السلام جو کسی کے مرنے پر سر منڈائے، بین کرے، کپڑے پھاڑے۔ میں اس سے بیزار
ہوں مسئلہ بخاری و مسلم مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے راوی حضور محمد مصطفی علیہ السلام
فرماتے ہیں جس پر نوحہ کیا گیا قیامت کے دن اس نوحہ کی وجہ سے اس پر عذاب ہوگا انہی حدیثوں
میں مسئلہ ابن ماجہ، ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی سید دو عالم محمد مصطفی علیہ السلام فرماتے
ہیں یا ابن آدم علیہ السلام اگر تو اول صدمہ پر صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو تیرے
لئے جنت کے سوا میں کسی ثواب پر راضی نہیں۔

# مُسافر کی نماز کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:-

اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ

جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ نماز میں قصر کرو۔ پارہ ۵ - سورۃ نساء رکوع ۱۵

## کھلی تشریح

حضور محمد مصطفٰے علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز قصر ایک صدقہ ہے سو اللہ تعالیٰ نے تم پر تصدق فرمایا۔ اس کا صدقہ قبول کرو **مسئلہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضر و سفر دونوں میں نمازیں پڑھیں حضر میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اسکے بعد دو رکعت اور سفر میں ظہر کی دو رکعت پڑھیں اور اس کے بعد دو۔ اور عصر کی دو پڑھیں اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی سفر و حضر میں برابر تین رکعتیں نماز مغرب میں قصر نہ فرماتے اس کے بعد دو رکعت (ترمذی) **مسئلہ** ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب حضور علیہ السلام نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کر دی گئیں اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑ دی گئی۔ (صحیحین) **مسئلہ** حضور محمد مصطفٰے علیہ السلام نے سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں۔ اگرچہ ظاہراً دو رکعتیں کم کر دی گئیں مگر ثواب میں دو ہی چار رکعت کے برابر ہیں (ابن ماجہ) **مسئلہ** وطن دو قسم ہے۔ وطن اصلی وطن اقامت۔ وطن اصلی وہ جگہ ہے جہاں اسکی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ وطن اقامت وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھیرنے کا وہاں ارادہ کر لیا ہو (عالمگیری) **مسئلہ** جب مسافر اپنے شہر سے تین رات دن کی راہ کے سفر کا ارادہ کرے تو چار رکعت نماز فرض کو صرف دو رکعت پڑھے اور جب اصل منزل پر پہنچے اور وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو ان دنوں میں نماز قصر پڑھتا رہے۔ اگر مسافر بستی والے امام کے پیچھے نماز پڑھے تو تبعاً چار رکعتیں ہی پڑھے۔ اگر مسافر بستی والوں کو نماز پڑھائے تو

نماز شروع کرنے سے پہلے مقتدیوں کو یہ کہدے کہ میں مسافر ہوں میرے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز پُوری کرلیں۔ مقتدی الحمد شریف کا مقدار خموش رہیں پھر کھڑے ہوکر رکوع سجود کرکے باقی نماز ادا کریں **مسئلہ** اگر سفر کے مقام میں پندرہ دن یا زیادہ ٹھیرنے کا ارادہ ہو تو ان دنوں میں پوری نماز پڑھے **مسئلہ** سفر میں کوسوں کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے بلکہ تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۵۷ ۳/۸ میل ہے (فتاوی رضویہ) **مسئلہ** مسافر اس وقت مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت نہ کرلے یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو۔ اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو (عالمگیری، درمختار) **مسئلہ** ۔ ترون سنتوں نفلوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواروی کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔ (درمختار و ردالمحتار) **مسئلہ** نیتِ اقامت صحیح ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں (۱) چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہ ہوا (۲) وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو۔ جنگل یا دریا یا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہ ہوا (۳) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو۔ اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا (۴) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضعوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو مثلاً ایک میں دس دن اور دوسرے میں پانچ دن کا تو مقیم نہ ہوگا۔ (۵) اپنا ارادہ مستقل رکھنے میں کسی کا تابع نہ ہو۔ (۶) اس کی حالت اس کے ارادہ کے مخالف نہ ہو (عالمگیری۔ ردالمحتار) **مسئلہ** دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکہ و منیٰ تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اسکی جنگل تو مقیم ہوگیا (عالمگیری۔ درمختار)

## قضا نمازوں کو پڑھنے کا طریقہ شرعی

جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسے ہی پڑھی جائیگی مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائیں گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے البتہ قضا پڑھتے

وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا مثلاً جو وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اس وقت اشارے ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں (عالمگیری، درمختار) **مسئلہ** فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب اور سنت کی سنت کہ وہ سنتیں جن کی قضا ہے مثلاً فجر کی سنتیں جبکہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور ظہر کی پہلی چار سنتیں جبکہ ظہر کا وقت باقی ہو (درمختار، ردالمحتار) **مسئلہ** قضا کے لئے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع و غروب اور زوال کے وقت کہ ان تینوں وقتوں میں نماز جائز نہیں (عالمگیری) **مسئلہ** پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا مثلاً ظہر قضا ہو گئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا وتر کی پڑھ لی تو نا جائز ہے (عالمگیری وغیرہ) **مسئلہ** اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضائیں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جن کی گنجائش ہو پڑھے باقی میں ترتیب ساقط ہے مثلاً نماز عشا و وتر قضا ہو گئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور اگر چھ رکعت کی گنجائش ہے تو عشا و فجر پڑھے (شرح وقایہ) **مسئلہ** ترتیب کے لئے مطلق وقت کا اعتبار ہے مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں تو جس کی ظہر کی نماز قضا ہو گئی اور آفتاب زرد ہونے سے پہلے ظہر سے فارغ نہیں ہو سکتا مگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے دونوں پڑھ سکتا ہے اول ظہر پڑھے پھر عصر پڑھے (ردالمحتار)

# شہید کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:-

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ

جو اللہ کے راستہ میں قتل کئے گئے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر

لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○

تمہیں خبر نہیں پارہ۲ سورۃ بقرہ رکوع۳ اور ارشاد ہوتا ہے

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ

جو اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے انہیں مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ اپنے رب کے

رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ

پاس زندہ ہیں انہیں روزی ملتی ہے۔ اللہ نے جو اپنے فضل سے انہیں دیا اس پر خوش ہیں ۔ اور جو لوگ ابھی

بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

ان سے نہ ملے ان کو خوشخبری دیتے ہیں ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

اللہ کی نعمت کی خوشخبری اور فضل چاہتے ہیں اور بیشک ایمان والوں کا اجر اللہ

الْمُؤْمِنِيْنَ ○

ضائع نہیں فرماتا پارہ۴ سورۃ آل عمران رکوع۱۷ ۔

شرعاً شہید کو شہید اس لئے کہتے ہیں کہ اس کو جنت کی شہادت دی جاتی ہے۔

اصطلاح فقہ میں کامل شہید وہ ہوتا ہے جو مسلمان مرد عاقل بالغ، مجاہد۔ ظاہر مکلف پوری تیاری سے مسلح ہو کر کلمہ حق بلند کرنے کو کفار کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلا اس کو کفار یا ڈاکو یا ظلماً کسی آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفس قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔

شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے ویسے ہی خون سمیت نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے تو جس جگہ یہ حکم پایا گیا تھا اسے شہید کہیں گے ورنہ نہیں

مگر شہید فقہی نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ شہید کا ثواب بھی نہ پاتے صرف اس کا مطلب اتنا ہوگا کہ اس کو غسل دیا جائے کیونکہ اس نے نفع اٹھایا ہے اور نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا جاتے (عامہ کتب) اور ایسے شہید کو زندگی ابدی اور رزق مخصوص وغیرہ نعمتیں عطا ہوتی ہیں

شہیدوں کو زندگی روح وجسم دونوں سے حاصل ہوتی ہے بدن محفوظ رہتے ہیں

مٹی انہیں نقصان نہیں پہنچاتی (بیضاوی بمشکوٰۃ وغیرہ)

شہادت صرف اسی کا نام نہیں کہ جہاد میں قتل کیا جائے۔ بلکہ ایک حدیث میں فرمایا۔ اس کے سوا سات شہادتیں اور ہیں (۱) جو طاعون سے مرا شہید ہے (۲) جو ڈوب کر مرا شہید ہے (۳) جو ذات الجنب میں مرا شہید ہے (۴) جو پیٹ کی بیماری میں مرا شہید ہے (۵) جو جل کر مرا شہید ہے (۶) جس پر دیوار وغیرہ گر پڑے اور مر جائے شہید ہے (۷) عورت کہ بچہ پیدا ہونے یا کنوارپن میں مر جائے شہید ہے (ابو داؤد، و نسائی و مشکوٰۃ)

جن مقتولین کے زخم شہیدوں کے زخموں کے مشابہ ہونگے شہدا میں شامل ہوں گے۔ (۸) مسافرت کی موت شہادت ہے (۹) سل کی بیماری میں مرا شہید ہے (۱۰) سواری سے گر کر یا مرگی سے مرا شہید ہے (۱۱) بخار میں مرا (۱۲) مال (۱۳) یا جان (۱۴) یا اہل (۱۵) یا کسی حق کے بچانے میں قتل کیا گیا (۱۶) عشق میں مرا بشرطیکہ پاکدامن ہو یا چھپایا ہو (۱۷) کسی درندے نے پھاڑ کھایا (۱۸) یا بادشاہ نے ظلماً قید کیا (۱۹) یا مارا گیا اور مر گیا (۲۰) کسی موذی جانور کے کاٹنے سے مرا (۲۱) علم دین کی طلب میں مرا (۲۲) مؤذن کہ طلب ثواب کیلئے اذان کہتا ہو (۲۳) تاجر حق گو (۲۴) جسے سمندر کے سفر میں متلی یا قے آئی (۲۵) جو اپنے بال بچوں کے لئے کوشش کرے۔ ان میں امر الٰہی قائم کرے انہیں حلال کھلائے (۲۶) جو ہر روز پچیس مرتبہ یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ (۲۷) جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھتے اور وتر کو سفر و حضر میں کہیں ترک نہ کرے (۲۸) فساد امت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا۔ اس کو شہید کا ثواب ہے (۲۹) جو مرض میں آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ چالیس مرتبہ پڑھے اور اسی مرض میں مر جائے اگر اچھا ہو گیا تو اسکی مغفرت ہو جائیگی (۳۰) کفار سے مقابلہ کے لئے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا (۳۱) جو ہر رات سورہ یٰسٓ شریف پڑھے (۳۲) جو باطہارت سویا اور مر گیا (۳۳) جو حضور محمد مصطفےٰ علیہ السلام پر سو مرتبہ ہر روز درود شریف پڑھے (۳۴) جو سچے دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جاؤں (۳۵) جو جمعہ کے دن مرے بشرطیکہ ایمان و عقیدہ درست ہو اور نبیوں اور ولیوں کی توہین و بے ادبی اور گستاخی نہ کرتا ہو۔ (۳۶) جو

صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین مرتبہ پڑھ کر سورہ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لئے شام تک استغفار کریں اور اگر اسدن مرا تو شہید ہو کر مرا۔ اور اگر شام کو کہے تو صبح تک یہی بات ہے۔

# کعبۂ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ حضور محمد مصطفی علیہ السلام اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ حجبی و بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہم کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا گیا کچھ دیر تک وہاں ٹھہرے جب باہر تشریف لائے میں نے بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا حضور علیہ السلام نے کیا کیا۔ کہا ایک ستون بائیں طرف کیا اور دو داہنی طرف اور تین پیچھے پھر نماز پڑھی اور اس زمانہ میں بیت اللہ شریف کے چھ ستون تھے مسئلہ کعبہ معظمہ کے اندر ہر نماز جائز ہے فرض ہو یا نفل تنہا پڑھے یا با جماعت اگرچہ امام کا رخ اور طرف ہو اور مقتدی کا اور طرف جبکہ مقتدی کی پیٹھ امام کے سامنے ہو تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی اور اگر مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تو ہو جائے گی اگر کوئی چیز اگر درمیان میں حائل نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر مقتدی کا منہ امام کی کروٹ کی طرف ہو تو بلا کراہت جائز ہے (جوہرہ، درمختار) مسئلہ کعبہ معظمہ کی چھت پر نماز پڑھی جب بھی یہی صورتیں ہیں مگر اس کی چھت پر نماز پڑھنا بلکہ پر چڑھنا بھی مکروہ ہے (تنویر الابصار) مسئلہ مسجد الحرام شریف میں کعبہ معظمہ کے گرد جماعت کی اور مقتدی کعبہ معظمہ کے چاروں طرف ہوں جب بھی جائز ہے اگرچہ مقتدی بہ نسبت امام کے کعبہ مکرمہ سے قریب زیادہ ہو بشرطیکہ یہ مقتدی جو بہ نسبت امام کے قریب زیادہ ہے ادھر نہ ہو جس طرف امام ہو بلکہ دوسری طرف ہو اور اگر اس طرف ہے جس طرف امام ہے اور بہ نسبت امام کے زیادہ قریب ہے تو اس کی نماز نہ ہوئی (عامہ کتب) مسئلہ امام کعبہ مقدسہ کے اندر ہے اور مقتدی باہر تو اقتدا صحیح ہے خواہ امام تنہا اندر ہو یا اس کے ساتھ بعض مقتدی بھی ہوں مگر دروازہ کھلا ہونا چاہیے کہ امام کے رکوع سجود کا حال معلوم ہوتا رہے۔ اگر دروازہ بند ہے مگر امام کی آواز آتی ہے جب بھی حرج

نہیں مگر جس صورت میں امام تنہا اندر ہو کراہت ہے۔ کہ امام تنہا بلندی پر ہوگا اور یہ مکروہ ہے درمختار ردالمحتار **مسئلہ** امام باہر ہو اور مقتدی اندر جب بھی نماز صحیح ہے بشرطیکہ مقتدی کی پیٹھ امام کے سامنے نہ ہو

# نمازِ جمعہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا
اے ایمان والو۔ جب نماز کے لئے جمعہ کے دن اذان دی جائے تو ذکرِ خدا کی

إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ پارہ ۲۸ سورۂ جمعہ رکوع ۲

## خطبہ کے ضروری احکام

**مسئلہ** خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے (۱) کہ وقت میں ہو (۲) اور نماز سے پہلے ہو (۳) اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لئے شرط ہے کہ خطیب کے سوا تین مرد ہوں (۴) اور اتنی آواز ہو کہ پاس والے سن سکیں۔ اگر کوئی امر شرعی مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا یا تنہا پڑھا یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضرین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا تو عاقل بالغ مرد مکلف ہیں تو ہو جائے گا **مسئلہ** خطبہ ذکرِ الٰہی کا نام ہے اگرچہ ایک مرتبہ الحمد للہ یا سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہا۔ اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے **مسئلہ** چھینک آئی اور اس پر الحمد للہ کہا یا تعجب کے طور پر سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہا تو فرض خطبہ ادا نہ ہوا **مسئلہ** خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں **مسئلہ** سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں مل کر طوالت میں بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑوں میں **مسئلہ** خطبہ میں یہ چیزیں درست ہیں۔

(۱) خطیب کا پاک ہونا (۲) کھڑا ہونا (۳) خطبہ جمعہ سے پہلے خطیب کا ممبر پر بیٹھنا (۴) سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا (۵) افضل یہ ہے کہ محراب ممبر کی بائیں طرف ہو (۶) حاضرین کا امام کی طرف متوجہ ہونا۔ خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا (۷) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں (۸) الحمد سے شروع کرنا (۹) اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا (۱۰) اللہ عزّ و جلّ کی وحدانیت (۱۱) اور حضور محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی رسالت کی شہادت دینا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر درود بھیجنا کم سے کم ایک آیت قرآن مجید کی تلاوت کرنا (۱۲) پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت کرنا (۱۳) دوسرے میں حمد و ثنا و شہادت و درود دوبارہ (۱۴) اور مسلمانوں کے لئے دعا کرنا۔ دونوں خطبوں کا مختصر ہونا۔ دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔ (۱۵) مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو۔ اور خلفائے راشدین و عمین کریمین حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہو۔

## بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# خُطبہ اُولیٰ جُمُعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ جَمِیْعًا ط وَاَقَامَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِلْمُذْنِبِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْھَالِکِیْنَ شَفِیْعًا ط فَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ وَبَارَکَ عَلَیْہِ ط وَعَلٰی کُلِّ مَنْ ھُوَ مَحْبُوْبٌ وَّمَرْضِیٌّ لَّدَیْہِ ط صَلٰوۃً تَبْقٰی وَتَدُوْمُ ط بِدَوَامِ الْمَلِکِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ط وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ ط صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ط اَمَّا بَعْدُ فَیٰٓاَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اُوْصِیْکُمْ

وَنَفْسِیْ بِتَقْوَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِی السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ ط فَاِنَّ
التَّقْوٰی سَنَامُ ذُرَی الْاِیْمَانِ ط وَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ
شَجَرٍ وَّحَجَرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ہ وَاَنَّ اللّٰہَ
لَیْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ہ وَاقْتَفُوْا اٰثَارَ سُنَنِ سَیِّدِ
الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ
اَجْمَعِیْنَ ط فَاِنَّ السُّنَنَ هِیَ الْاَنْوَارُ ط وَزَیِّنُوْا قُلُوْبَکُمْ
بِحُبِّ هٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ط عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ
وَالتَّسْلِیْمِ ط فَاِنَّ الْحُبَّ هُوَ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ
لَہٗ ط اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ ط اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ ط
رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ حُبَّ حَبِیْبِہٖ هٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ
وَعَلٰٓی اٰلِہٖ اَکْرَمُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی وَ
اسْتَعْمَلَنَا وَاِیَّاکُمْ بِسُنَّتِہٖ وَحَیَّانَا وَاِیَّاکُمْ عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَتَوَفَّانَا
وَاِیَّاکُمْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَحَشَرَنَا وَاِیَّاکُمْ فِیْ زُمْرَتِہٖ وَسَقَانَا وَ
اِیَّاکُمْ مِّنْ شَرْبَتِہٖ ط شَرَابًا هَنِیْٓئًا مَّرِیْٓئًا سَآئِغًا لَّا نَظْمَأُ بَعْدَہٗ
اَبَدًا ط وَاَدْخَلَنَا وَاِیَّاکُمْ فِیْ جَنَّتِہٖ بِمَنِّہٖ وَرَحْمَتِہٖ وَکَرَمِہٖ
وَرَأْفَتِہٖ اِنَّہٗ هُوَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ ط عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالذَّنْبُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ ط
اِعْمَلْ مَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ ط اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ ط فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ط وَمَنْ یَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ط بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ
الْعَظِیْمِ ط وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ط اِنَّہٗ تَعَالٰی
مَلِکٌ کَرِیْمٌ جَوَادٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ط اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# خُطْبَۂ ثَانِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ
بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ؕ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ
يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ ؕ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ ؕ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ ط اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا ۔ لَاسِيَّمَا عَلٰى
اَوَّلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ وَاَفْضَلِهِمْ بِالتَّحْقِيْقِ ط اَلْمَوْلَى الْاِمَامِ
الصِّدِّيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُشَاهِدِيْنَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط
سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰٓى اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ مُزَيِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ ط
اَلْمُوَافِقِ رَاْيُهٗ بِالْوَحْىِ وَالْكِتَابِ ۔ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَغَيْظِ الْمُنَافِقِيْنَ ط اِمَامِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِىْ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَبِىْ حَفْصٍ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ ط رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنِ كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ ط مُجَهِّزِ
جَيْشِ الْعُسْرَةِ فِىْ رِضَى الرَّحْمٰنِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الْاِمَامِ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَصَدِّقِيْنَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَبِىْ عَمْرٍو
وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ط رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰٓى اَسَدِ اللّٰهِ

الغَالِبِ اِمَامِ المَشَارِقِ وَالمَغَارِبِ ؕ حَلَّالِ المُشْكِلَاتِ وَالنَّوَائِبِ ؕ دَفَّاعِ المُعْضِلَاتِ وَالمَصَائِبِ ؕ اَخِ الرَّسُوْلِ وَزَوْجِ البَتُوْلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا الاِمَامِ اَمِيْرِ المُؤْمِنِيْنَ ؕ وَاِمَامِ الوَاصِلِيْنَ اِلٰی رَبِّ العٰلَمِيْنَ ؕ اَبِی الحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الكَرِيْمَ وَعَلٰی اِبْنَيْهِ الكَرِيْمَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ ؕ القَمَرَيْنِ المُنِيْرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الزَّاهِرَيْنِ البَاهِرَيْنِ الطَّيِّبَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ ؕ سَيِّدَيْنَا اَبِی مُحَمَّدِنِ الحَسَنِ وَاَبِی عَبْدِ اللّٰهِ الحُسَيْنِ ؕ وَعَلٰی اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَآءِ البَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ ؕ فِلْذَةِ كَبِدِ خَيْرِ الاَنْبِيَآءِ ؕ صَلَوٰتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَسَلَامُهٗ عَلٰی اَبِيْهَا الكَرِيْمِ ؕ وَعَلَيْهَا وَعَلٰی بَعْلِهَا وَاِبْنَيْهَا وَعَلٰی عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ المُطَهَّرَيْنِ مِنَ الاَدْنَاسِ ؕ سَيِّدَيْنَا اَبِی عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَاَبِی الفَضْلِ العَبَّاسِ ؕ وَعَلٰی سَائِرِ فِرَقِ الاَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَةِ ؕ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا اَهْلَ التَّقْوٰی وَاَهْلَ المَغْفِرَةِ ؕ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ رَبَّنَا يَا مَوْلٰنَا وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ رَبَّنَا يَا مَوْلٰنَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ ؕ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالعَدْلِ وَالاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِی القُرْبٰی وَيَنْهٰی عَنِ الفَحْشَآءِ وَالمُنْكَرِ وَالبَغْیِ ؕ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَجَلُّ وَاَعَزُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ ؕ

خطبۂ ثانی کے شروع کرنے سے پہلے امام منبر پر کھڑا ہو کر ۳ مرتبہ ۔ آخر میں سات مرتبہ آہستہ اللہ اکبر کہے کہ یہی سنت ہے ۔

مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور اگر داہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جانے اور امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگے۔ البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو ممبر پر نہیں گیا اور آگے جگہ خالی ہے تو جا سکتا ہے اگر خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے پر ہی بیٹھ جائے۔ خطبہ سننے کے وقت دو زانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں **مسئلہ** بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے مثلاً مالک رقاب الامم یہ محض جھوٹ و حرام ہے **مسئلہ** خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا درمیان خطبہ کے کلام کرنا مکروہ ہے البتہ خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بری بات سے منع کیا تو اسے اس کی ممانعت نہیں غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلاف سنت متوارثہ ہے یونہیں خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہیں۔ اگرچہ عربی ہی کے ہوں ہاں دو ایک شعر عربی پند و نصیحت کے اگر پڑھ دیئے تو حرج نہیں۔

## فضائل روز جمعہ

(۱) حدیث مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے۔ اس میں ہی آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اس دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن میں جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا اور قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی۔ (۲) حدیث ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و بیہقی اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے (۳) جمعہ کے دن سیدنا نبی آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن میں انتقال فرمایا اور اسی میں نفخہ ہے (دوسری بار صور کا پھونکا جانا) اور اسی میں صعقہ ہے (پہلی بار صور کا پھونکا جانا) اس دن میں مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے کہ تمہارا درود مبارک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ اس وقت حضور علیہ السلام پر ہمارا درود شریف کیونکر پیش کیا جائے گا جب حضور انتقال فرما چکے ہوں گے فرمایا اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کر دیا ہے اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف

کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو درود شریف پڑھے گا
پیش کیا جائے گا۔ ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی اور انتقال کے
بعد؟ فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔ اللہ کا نبی زندہ
ہے روزی دیا جاتا ہے (۴) حدیث احمد و ترمذی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
راوی حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرے گا اللہ تعالیٰ
اس کو فتنۂ قبر سے بچائے گا۔ (۵) ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ انہو
نے یہ آیت کریمہ پڑھی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی
نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو پسند فرمایا ان کی خدمت میں ایک یہودی
حاضر تھا اس نے کہا ہم پر یہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے۔ عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے درمیان اتری جمعہ اور
عرفہ کے دن۔ ہمیں اس دن کو عید منانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ عزوجل نے جس دن یہ آیت
اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ اور عرفہ یہ دونوں مسلمانوں کے عید کے دن ہیں اور اس
دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذوالحجہ۔

## فضائل نمازِ جمعہ

(۱) حدیث مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
راوی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے اچھی
طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور خطبہ سنا اور چپ رہا اس کے لئے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں
کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور۔ اور جس نے کنکری چھوئی
اس کا خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے مثلاً کنکری پڑی ہوئی ہٹا دے
(۲) ابن حبان اپنی صحیح میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید الانبیاء صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتی لکھ دے گا
(۱) جو مریض کو پوچھنے جائے (۲) اور جنازے میں حاضر ہو (۳) اور روزہ رکھے (۴) اور جمعہ کو جائے۔
(۵) اور غلام آزاد کرے۔

## جمعہ چھوڑنے والوں پر وعیدیں

(۱) حدیث مسلم ابوہریرہ وابن عمر اور نسائی وابن ماجہ ابن عباس وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور محمد مصطفیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر غافلین میں سے ہو جائیں گے (۲) حدیث فرماتے ہیں جو تین جمعہ سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کرے گا اسکو ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابوالجعد ضمری سے اور امام مالک نے صفوان بن سلیم سے اور امام احمد نے ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا (۳) صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔

## جُمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان

(۱) صحیح بخاری میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سید الکونین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ہو سکے طہارت کرے اور تیل لگائے اور گھر میں خوشبو ہو لگائے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے شلاً دو شخص بیٹھے ہوں انہیں علیحدہ علیحدہ کر کے درمیان میں نہ بیٹھے (۲) حدیث ابن ماجہ بسند حسن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے عید بنایا تو جو جمعہ کو آئے وہ نہائے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے (۳) طبرانی کبیر میں بروایت ثقات ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں کہ جو جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے

### جمعہ کو اول جانے والوں کا ثواب اور گردنوں کو پھلانگنے والوں کی ممانعت

(۱) حدیث بخاری و مسلم وابوداؤد و ترمذی و مالک و نسائی و ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے راوی حضور رحمۃ للعٰلمین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے خواہ
غسل فرض ہو یا غیر فرض پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو
دوسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا گویا
اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی
نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا اس نے انڈا خرچ کیا پھر جب امام
خطبہ کو نکلا ملائکہ ذکر سننے کو حاضر ہوتے ہیں۔ (۲) احمد، ابوداؤد و نسائی عبد اللہ بن بسر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے حضور
علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات خطبہ فرما رہے تھے۔ فرمایا بیٹھ جا تو نے تکلیف پہنچائی (بہار شریعت حصہ چہارم)

# روزہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے کہ فرض ہوئے تھے اگلوں پر

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ

تم سے پہلے ہوئے تاکہ تم گناہوں سے بچو۔ گنتی کے دنوں کا (پارہ ۲، سورۃ بقرۃ رکوع ۷)

## فضائل رمضان مبارک

حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی
رمضان مبارک میں مجلس وعظ میں حاضر ہو اسکے ہر قدم پر
برس دن کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور قیامت کے دن وہ شخص میرے ساتھ سایہ عرش
کے نیچے ہوگا اور جو شخص رمضان میں نماز باجماعت پڑھیگا اسکو ایک رکعت کے بدلہ جنت میں
ایک نورانی شہر عطا ہوگا اور جو شخص رمضان میں والدین کے ساتھ حتی المقدور احسان و سلوک
کرے گا اور انکی رضامندی چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو منظورِ رحمت فرمائیگا۔ اور میں اس کا کفیل
ہوں گا۔ اور جو کوئی عورت اپنے خاوند کو رمضان میں خوش رکھنے کی کوشش کرے اس کو حضرت

مریم اور آسیہ علی نبینا وعلیہما التسلیمات کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا اور جو شخص رمضان
میں کسی مسلمان کی ایک حاجت پوری کریگا اللہ تعالےٰ اس کی ایک لاکھ حاجتیں پوری فرمائے
گا اور جو شخص محتاج عزیز رشتہ داروں کو رمضان میں اللہ واسطے دے اس کے نامۂ اعمال
میں ایک لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور ایک لاکھ گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور ایک لاکھ درجے
جنت میں بلند کر دیئے جائیں گے لہٰذا ہر کلمہ گو پر لازم ہے کہ وہ رمضان المبارک کی عزت و تعظیم
کو ملحوظ رکھیں۔ اور نماز پنجوقتہ اور روزہ حج، زکوٰۃ کے پابند بن جائیں اور حکم الٰہی کے صحیح عامل بن
جائیں اور نواہی سے بچیں اور رمضان مبارک میں دن کو اپنے تنور و ہوٹل اور حقہ نوشی کو بند
رکھیں اور جس مسلمان پر روزہ فرض ہو اسے اپنے سامنے کھانے پینے نہ دیں بلکہ اسے رمضان
مبارک کی حرمت و عزت یاد دلائیں اور نصیحت کریں۔ بدنصیب ہیں وہ مسلمان جو اس
مبارک مہینے کی برکتوں اور رحمتوں سے محروم رہتے ہیں اور رمضان مبارک گزرنے سے پہلے
اپنے گناہ نہ بخشوالیں سَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ اپنے رب کی بخشش
اور جنت کی طرف دوڑو۔

## روزہ کے متعلق مختصر مسائل

**مسئلہ** بھول کر کھانے یا پینے یا جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ولیکن اگر کسی نے یاد ولیا پھر کھایا
یا پیا یا جماع کیا تو اب روزہ فاسد ہو جائے گا اور قضا لازم ہو گی کفارہ نہیں **مسئلہ** مکھی یا
دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ آٹے کا غبار ہو یا خاک ہو اسے اڑ کر حلق
میں پہنچے اگرچہ اسے روزہ دار ہونا یاد تھا **مسئلہ** اگر قصداً دھواں پہنچایا تو فاسد ہو گیا جبکہ روزہ
دار ہونا یاد ہو خواہ وہ کسی چیز کا دھواں ہو اور کسی طرح پہنچایا ہو یہاں تک کہ اگر بتی اور خوشبو
سلگتی تھی اور منہ اس کے قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچا تو روزہ جاتا رہا۔ **مسئلہ**
اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے **مسئلہ** اگر روزہ یاد ہو اور حقہ پینے والا
حقہ پیئے گا تو کفارہ بھی لازم ہوگا **مسئلہ** اسی طرح سگار، سگریٹ، چرٹ پینے سے بھی
روزہ ٹوٹ جائے گا **مسئلہ** بھری سنگی لگوائی یا تیل یا سرمہ لگایا یا پھول یا عطر سونگھا تو
روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہو جب تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی

دیتا ہو تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا مسئلہ جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ سارا دن جنب رہا۔ روزہ نہ گیا۔ مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ و حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنب جس گھر میں ہوتا ہے اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے مسئلہ منہ میں رنگین ڈورا رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر نگل گیا روزہ جاتا رہا مسئلہ مسافر نے اقامت کی حیض و نفاس والی پاک ہو گئی۔ مجنون کو ہوش آ گیا۔ مریض تھا تندرست ہو گیا جس کا روزہ تھا جاتا رہا۔ اگرچہ جبراً کسی نے توڑ دیا یا غلطی سے پانی وغیرہ یا کوئی شے حلق میں چلی گئی۔ کافر تھا مسلمان ہو گیا، نابالغ تھا بالغ ہو گیا، ان سب صورتوں میں جو کچھ دن باقی رہ گیا ہے اسے تعظیماً روزہ کی طرح گزارنا واجب ہے مسئلہ نابالغ جو بالغ ہوا۔ کافر مسلمان ہوا ان پر اس دن کی قضا نہیں باقی سب پر قضا واجب ہے مسئلہ کان میں تیل ٹپکایا یا پیٹ یا دماغ کی جھلی تک زخم تھا اس میں دوائی لگائی اور دماغ تک پہنچ گئی یا حقنہ لیا یا ناک سے دوا چڑھائی یا پتھر یا کنکر یا روئی یا کاغذ یا گھاس وغیرہ ایسی چیز کھائی جس سے لوگ گھن کرتے ہیں یا رمضان میں بلا نیت روزہ کی طرح رہا یا صبح کو نیت نہ تھی مگر ضحوہ کبریٰ سے پہلے نیت کی اور بعد نیت کھا لیا یا روزہ کی نیت تھی مگر روزہ رمضان کی نیت نہ تھی یا اس کے حلق میں مینہ کی بوند یا اولا چلا گیا یا بہت آنسو یا پسینہ نگل گیا یا یہ گمان کر کے کہ رات ہے سحری کھائی یا رات ہونے میں شک تھا حالانکہ صبح ہو چکی تھی یا یہ گمان کر کے کہ آفتاب ڈوب گیا ہے افطار کر لیا حالانکہ ڈوبا نہ تھا ان صورتوں میں صرف روزہ کی قضا لازم ہے کفارہ نہیں ٹیکہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر روزہ کی حالت میں نہ چاہیئے فاسد ہونے کا خطرہ ہے اگر جوف و دماغ یا معدہ میں ٹیکہ لگانے سے دوا یا غذا پہنچے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ منہ میں نسوار رکھنے سے اور پان چبانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا کیونکہ اس کے باریک اجزا حلق میں پہنچتے ہیں

## سحری میں دیر اور افطار میں جلدی کرنا سنت و موجب برکت ہے مگر نہ اتنی کہ شک

ہو جائے۔ صبح کو رات کا ساتواں حصہ سمجھنا قطعاً غلط ہے۔ عام جنتریوں میں صبح سے پہلے

انتہائے سحری لکھ دیتے ہیں۔ یہ خلافِ سنت ہے اوقاتِ نماز و روزہ میں جنتریاں غلط چھپتی ہیں، ان پر اعتماد کرنا ناجائز ہے۔ ریل و تار کی گھڑیاں بھی غلط ہو جاتی ہیں

ایسے وقت پر کلی اس طرح کریں کہ ہر پرزہ پر پانی بہ جائے اور ناک میں لیا کہ جہاں تک نرم بانسا ہے چڑھ جائے وضو میں سنت مؤکدہ ہے کہ ترک عادت سے گناہی ہوگا مگر یہ غسل میں فرض ہیں کہ یہ نہ ہوں تو غسل ہی نہ ہو اور نماز باطل رہے لہذا روزہ دار کو بھی اس سے چارہ نہیں۔ مگر روزہ دار انہیں بااحتیاط بجالائے کہ منہ کا ہر پرزہ اور ناک کا جز زم بانسا دھل جائے اور پانی نہ حلق میں اترے نہ دماغ میں چڑھے۔ ہاں غرغرہ اور ساری ناک میں پانی چڑھانا غیر روزہ میں سنت ہے روزہ میں نہیں۔ کلی کرنے سے حلق میں قطرہ اتر جائے یا کسی سبب سے رمضان کا روزہ نہ رہے تو دن بھر روزہ دار کی طرح رہنا واجب ہے۔ ہاں حیض و نفاس سے روزہ نہ رکھنے والی چھپ کر کھائے لیکن روزہ میں حیض و نفاس آجائے تو اس دن بھی نہ کھلائے نہ پئے۔ روزہ کی حقیقت دل، کان، آنکھ، ہاتھ، زبان سب کا روزہ ہے۔ نہ کہ منہ بندھا رہے اور اعضاء گناہوں میں مشغول۔ حقہ کا دم لگانا کہ حواس میں فرق آجائے حرام ہے اور رمضان مبارک میں اور سخت حرام ہے لہذا مسلمانوں کو بچنا چاہیئے۔ تاش۔ دوا۔ ستا۔ شطرنج چوسر وغیرہ لہو و لعب حرام ہیں اور روزہ میں سخت حرام ہیں۔

## نماز تراویح اور اس کے متعلق مختصر مسائل

بقولِ مفتیٰ بہ تراویح ۲۰ رکعت باجماعت سنت مؤکدہ ہے۔

مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں بسند صحیح مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں صحابہ کرام تیئیس ۲۳ رکعت کے ساتھ قیام کرتے تھے۔ بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر لہذا ان سے زائد رکعت جماعت کے ساتھ اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ عالمگیری میں خلاصہ سے منقول ہے کہ نماز عشاء کے بعد سے صبح صادق تک وتروں سے قبل اور وتروں کے بعد بھی پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ اگر عشاء کی نماز دھوکے سے بے وضو یا ناپاک کپڑوں سے پڑھ لی اور تراویح و وتر باوضو اور پاک کپڑوں سے پڑھی پھر معلوم ہوا کہ عشاء بے وضو پڑھی گئی تو بقولِ مختار عشاء کی نماز مع سنن و تراویح و وتر دھرائی جائے گی مسئلہ ہر

چار رکعت کے بعد بقدر چار رکعت بیٹھنا اور تسبیح و تہلیل یا درود شریف پڑھنا مستحب ہے
جامع الرموز میں تین مرتبہ اس تسبیح کا پڑھنا مستحب لکھا ہے

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ
وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ
الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ
الرُّوْحِ۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ
نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ۔ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ
سَلَّمَ ۔ (غنیہ، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ اگر وتروں اور تراویح کے درمیان لوگوں کو بیٹھنا ناگوار ہو تو نہ بیٹھیں۔
مسئلہ تراویح پڑھنا مرد و عورت دونوں کو سنت مؤکدہ ہے مسئلہ تراویح کی جماعت
مردوں پر سنت مؤکدہ ہے مسئلہ اگر تراویح جماعت کے ساتھ گھر میں پڑھی جائیں تو جماعت
کا ثواب مل جائے گا مگر مسجد کے ثواب سے محروم رہے گا مسئلہ اگر اپنی مسجد میں ختم قرآن
مجید باجماعت تراویح نہ ہو تو دوسری جگہ امام خوش الحان صحیح مخرج کے ساتھ پڑھنے والا
خوش عقیدہ متبع سنت ہو اور ان وجوہ سے مسجد محلہ چھوڑ کر دوسری جگہ جائے جائز ہے
مسئلہ اور اگر امام محلہ بدعقیدہ یا ڈاڑھی کٹا ہو تو دوسری مسجد میں جانا ضروری ہے مسئلہ
ایک امام کو دو مسجدوں میں پوری پوری تراویح پڑھانا جائز نہیں مسئلہ ایک امام کے پیچھے
پوری تراویح پڑھنا افضل ہے مسئلہ اگر جماعت فرض میں کسی کو شرکت میسر نہ ہو اور تنہا
فرض پڑھے تو اس کو تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

**مسلمانوں پر سخت افسوس ہے**

کہ بعض مساجد میں نماز تراویح کے لئے نابالغ
لڑکوں کو امام بنایا جاتا ہے جو باوجود نابالغ ہونے
کے مسائل صلوٰۃ سے بھی بے خبر اور ناآشنا ہوتے ہیں۔ نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے اور
نابالغ کی نماز ناقص نفل ہے لہذا بقول مفتی بہ نابالغ کے پیچھے سنن مؤکدہ ادا نہیں ہوتیں اور

بعض مسجدوں میں ریش بریدہ امام مقرر کئے جاتے ہیں ڈاڑھی منڈانے والے اور ایک مٹھی سے کم ڈاڑھی رکھنے والے فاسق ہیں۔ اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمہ ہے ایسوں کو امام بنانا گناہ ہے اور نماز ان کے پیچھے مکروہ تحریمہ ہوتی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے مسئلہ سونے کی انگوٹھی پہننا مرد کو حرام ہے اور اس کے ساتھ نماز مکروہ ہوگی۔ خالص ریشمی لنگی قمیص اور تہبند وغیرہ بھی مرد کو حرام ہے اور اس کے ساتھ بھی نماز مکروہ ہے مسئلہ وہ بدعتی جس کی بدعت حد کفر تک پہنچ چکی ہو اس کو امام بنانا مطلقاً ناجائز ہے۔ سیاہ خضاب لگانا یا زری کا مغرق کلاہ پہننا بھی حرام ہے ان کے ساتھ نماز مکروہ تحریمہ ہوگی۔ (کتب فقہ)

## مسلمانوں عمر کا قدر کرو

ہر کہ وقت صبحدم در یاد حق بیدار نیست
خفتہ باشد ہمچو حیواں عمر ضائع میکند

اٹھ جاگ مسافر بھور بھئی اب رین کہاں جو سووت ہے
جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے سو کھووت ہے

جو کل کرنا ہے آج کرلے جو آج کرنا ہے اب کرلے
جب چڑیوں نے چگ کھیت لیا پچھتاوا پھر کیا ہووت ہے

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے۔

## احکام اعتکاف

بیس رمضان المبارک کی عصر سے عید کا چاند دیکھنے تک اعتکاف کرنا مسلمانوں پر سنت مؤکدہ فرض کفایہ ہے۔ تمام شہر کے مسلمانوں سے یا تمام محلہ کے مسلمانوں سے ایک شخص بھی اعتکاف کریگا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے۔ اگرچہ ثواب سے محروم رہیں گے لیکن ترکِ سنت کا الزام کسی پر نہ رہے گا مسئلہ اعتکاف ایسی مسجد میں کرنا چاہیئے جس میں پنجوقتہ نماز باجماعت ہوتی ہو مسئلہ بعد نیت اعتکاف حدِ مسجد سے باہر نکلنا بجز انسانی حاجتوں اور شرعی ضرورتوں کے حرام ہو جاتا ہے مسئلہ انسانی حاجتیں، پیشاب، پاخانہ اور نہانا ہے اگر نہانے کی حاجت ہو جائے اور استنجا کرنا اور وضو ہے مسئلہ اگر کوئی گھر سے کھانا لانے والا نہ ہو تو بحر الرائق اور مراقی اور طحاوی میں ہے کہ کھانے کے واسطے بعد مغرب گھر تک جانا بھی حوائج ضروریہ انسانیہ سے ہو جاتا ہے اور بہتر

یہی ہے کہ کھانا گھر سے آوے اور مسجد میں کھائے مسئلہ اور حاجات شرعی سے مراد جمعہ ہے لہذا نماز جمعہ کو تیار ہو کر ایسے وقت جائے کہ وہاں جاکر چار سنتیں پڑھ کر خطبہ سن سکے اور نماز باجماعت پڑھے اور بعد چاہے تو پوری ظہر پڑھے اور بلا ضروریات مذکورہ معتکف کو مسجد سے باہر نکلنا اگرچہ صاحبین کے نزدیک مکروہ ہے مگر جب تک آدھے دن سے زیادہ مسجد سے باہر نہ رہے گا۔ اعتکاف نہ ٹوٹے گا۔

**اعتکاف میں معتکف کو** مسجد میں کھانا، پینا، سونا، دین کی کتابوں کا پڑھنا پڑھانا، مسائل دین کا بیان کرنا، بزرگان دین و انبیائے کرام کے حالات بیان کرنا اگر ضرورت پڑے بغیر لائے مال کے مسجد میں زبانی خرید و فروخت جائز ہے۔ ورنہ نہیں

## احکام صدقۂ فطر

اشعر

| لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا | ہر چہ داری صرف کن در راہِ او |
|---|---|

**صدقۂ فطر کس پر واجب ہے** صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد صاحب نصاب جس کی نصاب حالت اصلیہ سے فارغ ہو پر واجب ہے۔ اپنے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے فی کس ۲ سیر ۲ چھٹانک ۱۱ ماشہ گندم۔ یہ بھی آسن ہے۔ اس میں عاقل بالغ اور مال ہونے کی کوئی شرط نہیں۔ لہذا نابالغ یا مجنون اگر مالک نصاب ہیں تو ان پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے انکا ولی ان کے مال سے ادا کرے۔ اگر ولی نے ادا نہ کیا اور نابالغ بالغ ہو گیا یا مجنون کا جنون جاتا رہا تو اب یہ خود ادا کریں اور اگر یہ خود مالک نصاب نہ تھے اور ولی ادا کیا تو بالغ ہونے یا ہوش آنے پر ان کے ذمہ ادا کرنا واجب ہے۔ مسئلہ باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ دینا واجب ہے مسئلہ صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں۔ اگر کسی نے عذر سفر یا مرض وغیرہ کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ یہ جو جہلا میں مشہور ہے کہ جو روزہ رکھے وہ صدقۂ فطر ادا کرے اور جو نہ رکھے اسے صدقۂ فطر ادا کرنے کی

ضرورت نہیں۔

## صدقۂ فطر کی مقدار

مسئلہ گیہوں یا اس کا آٹا، ستو، نصف صاع اور کھجور یا منقیٰ یا جو یا ستو ایک صاع مسئلہ اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن ۳۵۱ روپے بھر ہے اور نصف صاع ایک سو ساڑھے پچھتر روپیہ بھر۔ سوا دو سیر

## صدقۂ فطر کس کو دیا جائے اور کس کو نہ دیا جائے

صدقۂ فطر کے مصارف چھ۶ ہیں۔ فقیر۱، مسکین۲، رقاب۳، غلام۴، فی سبیل اللہ۵، ابن السبیل۶۔ مسئلہ اپنی اصل ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہم جن کی اولاد یہ ہیں اور اپنی اولاد بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا نواسی وغیرہم کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ اسی طرح زکوٰۃ، نذر و کفارہ نہیں دے سکتے رہا صدقہ نافلہ وہ دے سکتے ہیں مسئلہ بہو، داماد، سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد یا شوہر کی اولاد کو دیا جا سکتا ہے مسئلہ عید کے دن صبح صادق کے طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے کہ جو شخص صبح ہونے سے پہلے ہی مر گیا یا غنی تھا فقیر ہو گیا یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو واجب نہ ہوا اور اگر صبح طلوع ہونے کے بعد مرا یا صبح طلوع ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو واجب ہے (عالمگیری)

## لیلۃ القدر

حضور محمد مصطفےٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر آخر عشرہ رمضان میں تلاش کرو حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں بالغ ہوا ہوں ہر رمضان المبارک میں شب قدر پاتا ہوں میرا تجربہ ہے کہ اگر پہلی تاریخ رمضان کی اتوار یا بدھ ہو تو شب قدر انتیسویں رات کو ہوتی ہے اور جب پیر کو پہلی ہوتی ہے تو اکیسویں شب کو شب قدر ہوتی ہے اور منگل یا جمعہ کو پہلی ہو تو ستائیسویں رات کو شب قدر ہوتی ہے الغرض اس رات کی تلاش میں عشرہ آخر کی دسویں رات تک شب بیداری کی جائے کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ عشرہ کی برکت سے ہر رات کی عبادت

کا ثواب شب قدر کے برابر ہی عطا فرمائے۔

## رویت ہلال

شریعت میں رویت ہلال کا اعتبار ہے۔ جو واضح طور پر یا صحیح شرعی شہادت سے ثابت ہو۔ چاند اپنے اپنے محلہ میں دیکھنے کا انتظام کرنا چاہیئے اور ہر چاند کی شہادت و ثبوت شہر کے مقتدر عالم کے سامنے پیش کرنی چاہیئے۔ چاند دیکھ کر خاموش ہو رہنا ٹھیک نہیں۔ رویت ہلال خط یا تار یا افواہ بازار یا کہیں سے دو چار شخصوں کا آ کر یونہی کہہ دینا کہ وہاں چاند ہوا اصلاً معتبر نہیں۔ ریڈیو و ٹیلیفون کے ذریعہ جو خبر موصول ہو اس پر بھی عمل ناروا ہے۔ کیونکہ یہ شہادت نہیں۔ شہادت میں حاضر ہونا ضروری ہے

## شوّال کے روزے

حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھ لئے تو اس کو پورے روزوں کا ثواب ملے گا۔ ان روزوں کو متفرق رکھنا افضل ہے اگر متواتر چھ دن رکھ لے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

روزہ رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں:۔

صَوْمَ الْغَدِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَوَيْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ

میں صبح صادق کے وقت روزۂ ماہ رمضان مبارک کے مہینہ کی نیت کرتا ہوں۔ تو یا اللہ مجھے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما۔

روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ

یا اللہ میں نے تیری ہی خاطر روزہ رکھا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر توکل کیا اور

عَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

میں تیرے رزق کے ساتھ چھوڑتا ہوں۔

# عیدین کا بیان

اللہ عزّ و جلّ فرماتا ہے :-

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ط

روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی پارہ ۲ - سورۂ بقرہ رکوع ۷

اور فرماتا ہے :-

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ط

اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر - پارہ ۳۰ سورۂ کوثر رکوع ۱

**نمازِ عید** ہر مسلمان مرد عاقل، بالغ مکلف تندرست مقیم پر چھ تکبیروں کے ساتھ واجب ہے -

**عید کے متعلق ہدایات** نمازِ عیدین کے لئے اذان و اقامت کی ضرورت نہیں جن شرطوں کے ساتھ نماز جمعہ فرض ہو جاتی ہے انہیں کے ساتھ نمازِ عیدین واجب ہو جاتی ہے جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے فرض ہے اور عیدین کا خطبہ بعد نماز کے سنت - عید کے دن صبح اٹھ کر اول غسل کرے، مسواک کرے، عمدہ کپڑے پہنے نئے ہوں یا دُھلے ہوئے - خوشبو لگائے اور کوئی میٹھی چیز کھائے کھجور افضل ہے -

**صدقۂ فطر ادا کرنے کے بعد** نماز کے لئے جائے اور آہستہ آہستہ یہ تکبیریں پڑھتا جائے :-

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط عید گاہ کو ایک راستے سے آوے اور دوسرے راستے سے واپس جاوے یہ سب مستحب ہیں

**نیّت نمازِ عید** نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز عید الفطر واجب کی ساتھ چھ تکبیروں کے اس امام کے پیچھے منہ طرف کعبہ شریف کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

اس کے بعد زیرِ ناف ہاتھ باندھے اور یہ قاعدہ شرعی یاد رکھیں کہ جس تکبیر کے بعد کچھ پڑھا جائے
دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ پھر اول نیت کرکے تکبیر کے ساتھ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر
سب ہاتھ باندھ لیں اور پھر سُبحانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ امام کے ساتھ بغیر اعوذ
اور بسم اللہ کے پڑھ کر امام کے ساتھ دو تکبیروں میں رفع یدین کہہ کے ہاتھ چھوڑے رکھیں
اور پھر امام کے ساتھ تیسری تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ کر چپ کرکے کھڑے رہیں اور امام الحمد للہ
اور کوئی صورت پڑھے۔ پھر دوسری تکبیر میں جب امام قرآت سے فارغ ہو کر تکبیر کہے
تو تینوں تکبیروں میں ہاتھ کانوں تک لیجا کر چھوڑے رکھے اور ہاتھ چھوڑے ہوئے چوتھی
تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے جائیں اور با قاعدہ نماز ختم کریں۔

**عید اضحی تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے** مگر بعض امور میں فرق ہے۔ لہذا:-

**اہل السنت پر واضح کرتا ہوں** کہ بعد اختتام نماز سکون و اطمینان کے ساتھ خطبہ سنیں۔ جب خطبہ ختم ہو جائے تو جہاں
پر اپنی حوائج ضروریہ کے لئے دعا مانگیں تو دعا کے ساتھ یہ الفاظ بھی شامل کرلیں۔ یا اللہ بطفیل
سیدنا حضرت محمد مصطفٰے علیہ السلام ہم کو بد مذہبوں سے محفوظ فرما کر اہل السنت و
الجماعت پر قائم رکھیں۔ آمین۔

ہر مسلمان آزاد مرد ہو یا عورت مقیم شہر میں ہو یا گاؤں میں مالکِ نصاب علاوہ
مکان سکونت و اسباب خانہ داری وغیرہ سے ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے
سات تولے سونے کا عید کے دن مالکِ نصاب ہو بر حسب احکام شریعت غراء علٰے
صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قربانی واجب ہے جس کا وقت شہر والوں کے لئے ذوالحجہ کی
دسویں تاریخ عید اضحی کی نماز کے بعد سے اور گاؤں والوں کے لئے عید کے دن طلوع
فجر کے بعد سے شروع ہو کر بارھویں ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک باقی رہتا ہے۔

**قربانی کا جانور خوبصورت** ہو بلکہ بموجب حدیث موٹا تازہ کہ پلصراط پر سواری ہو
گی۔ قربانی بھیڑ، بکری، گائے بھینس، اونٹ سے

جائز ہے۔ بھیڑ، دنبہ، بکری، بکرا ایک سال گائے بھینس دو سال کی۔ اونٹ پانچ سال سے
کم نہ ہو۔ چکی والا چھ ماہ کا دنبہ جب کہ ساتویں ماہ میں شروع ہو اور دیکھنے میں سال بھر کا
معلوم ہو وہ بھی جائز ہے۔ گائے بھینس، اونٹ میں ایک سے زیادہ سات تک شریک
ہو سکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ بوقت خریداری سب شریک موجود ہوں۔ جو جانور معیوب
اندھا، کانا، لنگڑا کہ مذبح تک نہ پہنچ سکے یا چوتھا پاؤں زمین پر نہ رکھ سکے۔ کان و
دُم نہ رکھتا ہو۔ دیوانہ چارہ نہ کھائے۔ خارش والا کہ دبلا ہو۔ خنثیٰ محض۔ لاغر، پستان
کٹے ہوئے۔ جو نجاست کے سوا اور کچھ نہ کھاتا ہو کوئی عضو کان، دم وغیرہ تیسرے
حصہ سے زیادہ کٹا ہوا ہو۔ اس کی قربانی ناجائز ہے۔ لیکن خصی کی قربانی جائز بلکہ اولیٰ
ہے جس شخص پر قربانی واجب ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ عشرہ ذی الحجہ میں ناخن بال
نہ ترشوائے بلکہ ۲۹۔ ۳۰ ذی قعدہ تک حجامت سے فارغ ہو جائے اور بعد تشریق
نمازِ عید قربانی کر کے حجامت بنوائے۔ مستحب ہے کہ نویں تاریخ کی صبح سے لے کر
تیرھویں تاریخ کی نماز عصر تک بعد نماز جماعت پنجگانہ تین بار تکبیر بلند آواز سے
کہی جائیں۔ تکبیریں یہ ہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ

## عید اضحیٰ کے دن مستحب ہے

کہ کھانا کھا کر نہ جائیں بلکہ فارغ ہو کر قربانی سے کھانا شروع کریں۔ غسل کر کے کپڑے نئے اگر نہ ہوں
تو پاک ستھرے پہنیں۔ خوشبو لگائیں اور تکبیریں باآواز بلند کہتے ہوئے عیدگاہ کو جائیں
اور نماز سے فارغ ہو کر کہتے ہوئے آویں گو بہتر ہے کہ راستہ بدل کر آویں۔ مستحب یہ
ہے کہ ذبح کر جانتا ہو تو خود کرے، عورت ہو یا مرد۔ ورنہ دوسرے سے کروائیں اور
چھری وغیرہ جس سے ذبح کرنا چاہتے ہیں پہلے خوب تیز کریں مگر جانور کے رُوبرو نہ کریں
اور جانور کو رُو بہ قبلہ کر کے کھونٹے پر ایک پیر رکھیں اور گھنڈی سر کی طرف رکھ کر
نیچے سے ذبح کریں۔ اس وقت دل سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی حصول رضا کے لئے
یہ قربانی کرتا ہوں اور زبان سے یہ کہے:-

اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَاِلَیْكَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ فلاں بن فلاں - اگر خود ذبح کر رہے ہوں تو اپنا اور اپنے باپ کا نام لیں اور دوسرے کی کرتے ہیں تو اس کا نام اور اس کے باپ کا لیں، کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاھِیْمَ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ مُّصْطَفٰی عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ اس کے پڑھنے کے ساتھ ہی چھری حلق پر پھیر دیں کہ سرچہار رگیں حلقوم (سانس لینے کی رگ)۔ مری (یانی، دانہ کھانے کی رگ) ودجان (خون کے آنے جانے کی رگیں) سب ان کا اکثر حصہ کٹ کر دم مسفوح کہ خون حرام ہو جائے۔ ٹھنڈا ہونے پر کھال اتاریں اور گوشت ایک تہائی فقرا کو، ایک تہائی قریبی رشتہ داروں کو اور ایک تہائی اپنے لئے رکھ لیں۔ قربانی سے کوئی حصہ قصاب یا کسی مزدور کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ قربانی کی کھال سے مصرف ڈول، مشک، چھلنی وغیرہ میں لا سکتے ہیں اور مساکین وغربا پر صرف کر سکتے ہیں۔

# نمازِ استسقا کا بیان

اللہ عزّوجل فرماتا ہے:۔

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ۝ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ

اپنے رب سے بخشش مانگو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ موسلا دھار پانی تم پر بھیجے گا

مِّدْرَارًا ۝ وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّ

اور مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغ دے گا اور

یَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا ۝ؕ

تمہیں نہریں دے گا پارہ ۲۹ سورۃ نوح۔ رکوع ۱

استسقا پانی طلب کرنے کو کہتے ہیں | استسقا دعا و استغفار کا نام

ہے۔ استسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ استسقا کے لئے پرانے یا پیوند لگے ہوئے کپڑے پہن کر تواضع اور خشوع وخضوع کے ساتھ برہنہ پیدل جائیں اور پا برہنہ ہوں تو بہتر۔ اور جانے سے پہلے خیرات کریں۔ کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے ہیں رحمت کے لئے اور کافر پر لعنت برستی ہے تین دن پہلے روزہ رکھیں۔ پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں۔ اور زبانی توبہ کافی نہیں دل سے توبہ کریں۔ اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کرے یا معاف کرائے کمزوروں، بوڑھوں، بوڑھیوں، بچوں کے توسل سے دعا کرے۔ اور سب آمین کہیں۔ امام دو رکعت جماعت بلند قرآن کے ساتھ پڑھائے پہلی رکعت میں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ دوسری میں سورۃ غَاشِیَۃ پڑھے۔ پھر امام اپنی چادر کو پلٹا دے دائیں سے بائیں۔ بائیں سے دائیں۔ نیچے سے اوپر، اوپر سے نیچے۔ سب لوگ استغفار و دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ مینہ برسائے۔ پھر یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ

یا اللہ دے ہم کو مینہ فریاد پہنچنے والا سیراب کرنے والا خوشگوار نفع دینے والا نقصان نہ دینے والا

عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ دَائِمٍ مُمْرِعِ النَّبَاتِ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ

جلد آنے والا دیر نہ کرنے والا فراخ کرنے والا انگوری کا یا اللہ پانی دے اپنے بندوں کو

وَبَهَائِمَكَ وَاَنْزِلْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَةَ

اور اپنے چار پایوں کو اور اپنی رحمت نازل فرما اور زندہ کر اپنے مردہ شہر کو

# نمازِ کسوف کا بیان

**کسوف سورج گہن کو کہتے ہیں** سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط

جمعہ اس کے لئے شرط ہیں۔ وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں گھر میں یا مسجد میں (درمختار و ردالمختار) مسئلہ اگر لوگ جمع نہ ہوں تو ان لفظوں سے پکاریں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (تین مرتبہ) اعلان کریں (درمختار) مسئلہ امام دو رکعت جماعت بلا اذان و اقامت اور خطبہ کے پڑھائے قرأت بلند نہ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں اگر یاد ہو تو سورہ بقرہ اور دوسری میں سورہ آل عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دعا میں مشغول رہیں۔ یہانتک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دعا میں طول خواہ امام قبلہ رُو دعا کرے یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کہ یہ اور بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں اگر دعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے۔ دُعا کے لئے منبر پر نہ جائے (درمختار وغیرہ)

# نمازِ خسُوف کا بیان

نمازِ خسُوف چاند گہن کو کہتے ہیں۔ اس کی دو رکعت ہیں اس کو بلا جماعت علیحدہ علیحدہ پڑھیں امام موجود ہو یا نہ مسئلہ تیز آندھی آوے یا دن میں سخت تاریکی چھا جاوے یا رات میں خوفناک روشنی ہو۔ یا لگاتار کثرت سے مینہ برسے۔ یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سرخ ہو جاوے۔ یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں۔ یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آویں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جاوے ان سب کے لئے دو رکعت نماز مستحب ہے (عالمگیری۔ درمختار وغیرہ)۔ ایسے وقتوں میں علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ کر رفع تکلیف کے لئے دعا میں مشغول ہونا سنت ہے یہاں تک کہ چاند روشن ہو جاوے۔ مسئلہ اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہا میں مروی فرماتی ہیں۔ جب تیز ہوا چلتی تو حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا

وَخَيْرِ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَ
وَشَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ

# نمازِ خوف کا بیان

اللہ عزّ و جلّ فرماتا ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ؕ

اگر تمہیں دشمن کا خوف ہو تو پیدل یا سواری پر نماز پڑھو۔ پارہ ۲۔ سورۃ بقرہ۔ رکوع ۱۵

**نمازِ خوف پڑھنے کا طریقہ** ایسے وقت میں امام جماعت کے دو حصے کرے ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کھڑا کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے تو پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو لوگ دشمن کے مقابل تھے وہ چلے آئیں۔ اب ان لوگوں کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے پھر التحیات پڑھے اور سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہو جائے مگر مقتدی پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں یا یہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں۔ اور وہ لوگ آجائیں اور ایک رکعت بغیر قرأت پڑھ کر التحیات سے عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک، درود اور دعا يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ تک پڑھ کر سلام پھیریں۔

**یہ طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے** جیسے فجر و عید و جمعہ یا سفر کی وجہ سے چار کی دو ہو گئیں۔ اور اگر چار رکعت والی نماز ہو تو امام ہر گروہ کے ساتھ دو دو رکعت پڑھے اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھے۔ اور اگر پہلے کے ساتھ ایک پڑھی اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز نہ ہو گی (در مختار عالمگیری وغیرہ)۔

**مسئلہ یہ سب احکام اس صورت میں ہیں** جب امام و مقتدی سب

مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہو۔ اور مقتدی مسافر۔ اور اگر امام مسافر ہو۔ اور امام
مقیم تو امام ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ
کر سلام پھیر دے۔ پھر پہلا گروہ آوے اور تین رکعتیں بغیر قرآت پڑھے۔ پھر دوسرا گروہ
آوے اور تین رکعت پڑھے پہلی میں فاتحہ و سورۃ پڑھے۔ اور اگر امام مسافر ہے اور مقتدی
بعض مقیم ہیں بعض مسافر۔ تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کرے اور مسافر مسافر کے طریقہ پر۔
(عالمگیری وغیرہ کتب فقہ)۔

قَدْ خَتَمَتْ نُورِ شَرِیْعَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَهُ الْحَمْدُ
أَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّبَاطِنًا وَّظَاهِرًا وَّالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ
أَرْسَلَهٗ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ
وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا وَّاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ إِلٰى يَوْمِ
الدِّيْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

فقیر ابو الحامد حافظ نور محمد شیخوپوری
کریالوی باغانوالہ نمبر ۱۹۔ غفر اللہ لہ و
لوالدیہ ○

۱۱۔ ماہِ مبارک رجب الخیر ○
سنہ ۱۳۷۰ھ

گیلانی پریس ہسپتال روڈ لاہور میں باہتمام حافظ نور محمد پرنٹر چھپا